

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۰	حضرت ادیس قرنی رضی اللہ عنہ	۱۷	بیان نسب طہر و تاریخ ولادت
۳۱	حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ		باسادت وابتدائے نزول وحی
۳۲	حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر		ومہراج و ہجرت از مکہ معظمہ و
۳۳	صدیق رضی اللہ عنہ		وصول بہ مدینہ و وفات حضرت
۳۴	حضرت امام عظیم ابو حنیفہ کوفی		رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
۳۵	حضرت امام مالک قدس سرہ	۱۹	حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی
۳۶	حضرت امام شافعی قدس سرہ	۲۰	حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی
۳۷	حضرت امام احمد بن حنبل قدس سرہ	۲۱	حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ
۳۸	حضرت امام ابو یوسف قدس سرہ	۲۲	حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ
۳۹	حضرت امام محمد شیبانی قدس سرہ	۲۳	حضرت امیر المومنین حسن رضی اللہ عنہ
۴۰	سلسلہ علیہ قادریہ	۲۴	حضرت امیر المومنین حسین رضی اللہ عنہ
۴۱	حضرت شیخ معروف کرخی قدس سرہ	۲۵	حضرت امیر المومنین امام زین العابدین رضی
۴۲	حضرت شیخ سری بن انفلس السقطی	۲۶	حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ
۴۳	سید الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادی	۲۷	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
۴۴	حضرت شیخ ابو بکر شبلی قدس سرہ	۲۸	حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ
۴۵	حضرت شیخ عبدالواحد شبلی قدس سرہ	۲۹	حضرت امام علی موسیٰ ہادی رضی اللہ عنہ
۴۶	حضرت شیخ ابو الفرج طوسی قدس سرہ	۳۰	حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ
۴۷	شیخ ابوالحسن نہکارمی قدس سرہ		حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ
۴۸	حضرت شیخ ابوسعید مبارک		حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ
۴۹	شیخ حماد دیواس قدس سرہ		حضرت امام محمد رضی اللہ عنہ
۵۰	حضرت غوث الثقلین شاہ محی الدین		حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۶۷	شیخ محمد بن احمد الجونی رحمه الله -		عبد القادر جیلانی رضی الله عنه -
"	شیخ ابو مدین مغربی رحمه الله -	۵۸	شیخ سیف الدین عبدالوہاب -
"	شیخ محی الدین عربی رحمه الله -	"	شیخ شرف الدین عیسیٰ رحمه الله -
۶۸	شیخ صدر الدین محمد بن اسحق قونیوی -	۵۹	شیخ شمس الدین عبدالغفری رحمه الله -
"	امام عبداللہ بن اسعدیاضی رحمه الله -	"	شیخ سراج الدین عبدالجبار رحمه الله -
"	شیخ عبدالقادر شانی -	"	شیخ تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق رحمه الله -
۶۹	شیخ عبداللہ سبقتی -	"	شیخ ابوالحسن ابراہیم رحمه الله -
"	حضرت شیخ میر محمد شہوہ بیان میر رحمه الله -	۶۰	شیخ ابوالفضل محمد قدس سرہ -
۷۰	سلسلہ شریفہ خواجہ بزرگوار -	"	شیخ ابوعبدالرحمن عبداللہ رحمه الله -
"	شیخ ابو یزید بسطامی رحمه الله -	"	شیخ ابوزکریا یحییٰ رحمه الله -
۷۱	حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمه الله -	۶۱	شیخ ابونعمان موسیٰ قدس سرہ -
"	شیخ ابوعلی رودباری رحمه الله -	"	شیخ علی بن ہبیتی قدس سرہ -
"	شیخ ابوعلی کاتب رحمه الله -	۶۲	شیخ ابوعمرو صریفی قدس سرہ -
"	شیخ ابو عثمان مغربی رحمه الله -	۶۳	شیخ ابوسعید قلیوی قدس سرہ -
۷۵	شیخ ابوالقاسم گرگانی رحمه الله -	"	شیخ قاضی لبان موصلی رحمه الله -
"	شیخ ابوعلی فارمدی رحمه الله -	۶۴	شیخ احمد بن مبارک رحمه الله -
"	خواجہ یوسف بن یوبہ جدانی -	"	شیخ صدقہ بغدادی رحمه الله -
۷۶	خواجہ حسن ندائی رحمه الله -	۶۵	شیخ بقاسی بن بلور رحمه الله -
"	خواجہ احمد بسوی رحمه الله -	۶۶	شیخ محمد الاولانی المعروف بابن القايد
"	حضرت خواجہ عبدالخالق مجددانی -	"	شیخ ابوالسود بن اشبل رحمه الله -
"	خواجہ عطاء دین ریلو کرمی قدس سرہ -	"	شیخ ابوعمرو قرشی رحمه الله -
۷۷	حضرت خواجہ ابو الخیر فنوی رحمه الله -	"	شیخ موفق الدین مقدسی رحمه الله -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۹	خواجہ علوی دنیوری رحمہ اللہ	۷۷	خواجہ علی دہلوی رحمہ اللہ
۸۹	خواجہ ابو الخلیف شامی رحمہ اللہ	۷۷	خواجہ محمد ایما سی رحمہ اللہ
۸۹	خواجہ احمد ابدال چشتی	۷۷	شیخ امیر کلال قدس سرہ
۹۰	خواجہ محمد چشتی رحمہ اللہ	۷۸	خواجہ بہار الدین نقشبند رحمہ اللہ
۸۹	خواجہ یوسف بن محمد سمان رحمہ اللہ	۷۹	خواجہ محمد پارسا رحمہ اللہ
۸۹	خواجہ مودود چشتی رحمہ اللہ	۷۹	خواجہ ابو نصر پارسا رحمہ اللہ
۹۱	خواجہ احمد بن مودود چشتی	۸۰	خواجہ علاء الدین عطار رحمہ اللہ
۸۹	شاہ سبحان رحمہ اللہ	۸۰	مولانا یعقوب چرخي رحمہ اللہ
۹۲	خواجہ حاجی شریف زہدی رحمہ اللہ	۸۱	حضرت خواجہ عبد اللہ رحمہ اللہ
۸۹	حضرت شیخ عثمان بارونی رحمہ اللہ	۸۱	مولانا نظام الدین عاوش رحمہ اللہ
۹۳	حضرت خواجہ عین الدین چشتی رحمہ اللہ	۸۲	مولانا سعد الدین کاشغری رحمہ اللہ
۹۳	شیخ حمید الدین لہوری السعدی	۸۲	حضرت مولانا عبد الرحمن جامی رحمہ اللہ
۸۳	الناگوری رحمہ اللہ	۸۳	مولانا عبد الغفور لاری رحمہ اللہ
۸۳	حضرت خواجہ قطب الدین وشی کلکے	۸۳	خواجہ عبد التیمید رحمہ اللہ
۹۴	شیخ فرید گنجشکر قدس سرہ	۸۵	خواجہ باقی رحمہ اللہ نقشبالی
۹۷	شیخ نظام الدین دلیا رحمہ اللہ	۸۵	لاشم خواجہ و صالح خواجہ دہلوی
۹۸	امیر خسرو دہلوی قدس سرہ	۸۵	سلسلہ شریفہ چشتیہ
۱۰۰	شیخ نصیر الدین جہانگیر دہلی رحمہ اللہ	۸۶	خواجہ عبد الواحد زید قدس سرہ
۱۰۱	شیخ برہان الدین عربی رحمہ اللہ	۸۶	حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ
۸۷	شیخ عبد القدوس کنگوہی رحمۃ اللہ	۸۷	حضرت سلطان برہم ادب رحمہ اللہ
۸۸	حضرت شیخ جلال تھانیہ قدس سرہ	۸۸	خواجہ ضلیفہ مرغشی رحمہ اللہ
۱۰۲	سلسلہ کبر و میر رحمہ اللہ	۸۸	خواجہ بہیرہ بصری رحمہ اللہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۱۰	شیخ احمد ابو دینوری رحمہ اللہ -	۱۰۲	شیخ ابو بکر بن عبد اللہ صلیح رحمہ اللہ -
۱۱۱	شیخ محمد عویہ رحمہ اللہ نقاسے -	۱۰۳	شیخ احمد غزالی رحمہ اللہ نقالی -
۱۱۲	حضرت رومی قدس اللہ سرہ -	۱۰۴	شیخ ابو انجیب سہروردی رحمہ اللہ -
۱۱۳	شیخ ابو عبد اللہ بن خلیفہ رحمہ اللہ -	۱۰۵	شیخ غلام راسر رحمہ اللہ نقاسے -
۱۱۴	شیخ ابو العباس نہاوندی -	۱۰۶	حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ رحمہ اللہ -
۱۱۵	شیخ اخئی فرج زنجانی رحمہ اللہ -	۱۰۷	شیخ محمد الدین بن داوی رحمہ اللہ -
۱۱۶	شیخ وجیہ الدین رحمہ اللہ -	۱۰۸	شیخ سعد الدین جموی رحمہ اللہ -
۱۱۷	حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی -	۱۰۹	شیخ سیف الدین باغری رحمہ اللہ -
۱۱۸	شیخ حمید الدین ناگوری رحمہ اللہ -	۱۱۰	شیخ نجم الدین رازی رحمہ اللہ -
۱۱۹	شیخ نجیب الدین علی بن بخش -	۱۱۱	شیخ رضی الدین علی لالہ رحمہ اللہ -
۱۲۰	شیخ عبد الرحمن بن علی بن بخش -	۱۱۲	شیخ جمال الدین احمد خرقانی -
۱۲۱	شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمہ اللہ -	۱۱۳	شیخ نور الدین عبد الرحمن الغزالی کسرقی -
۱۲۲	شیخ فرید الدین عراقی رحمہ اللہ -	۱۱۴	شیخ رکن الدین علاء الدولہ سنمانی -
۱۲۳	امیر حسینی سادات رحمہ اللہ -	۱۱۵	شیخ نجم الدین محمد بن محمد الاول کانے -
۱۲۴	شیخ صدیق الدین محمد قدس سرہ -	۱۱۶	شیخ محمود خردقانی رحمہ اللہ نقاسے -
۱۲۵	شیخ رکن الدین رحمہ اللہ -	۱۱۷	سیرت شیعہ علی ہدائی رحمہ اللہ -
۱۲۶	حضرت مخدوم جہانیاں رحمہ اللہ -	۱۱۸	شیخ بہاؤ الدین ولد رحمہ اللہ -
۱۲۷	برہان الدین قطب عالم رحمہ اللہ -	۱۱۹	مولانا جلال الدین دمی رحمہ اللہ -
۱۲۸	حضرت سراج الدین محمد شاہ عالم رحمہ اللہ نقالی -	۱۲۰	حسام الدین طبری رحمہ اللہ -
۱۲۹	متفرقہ	۱۲۱	سلطان ولد قدس سرہ -
۱۳۰	مالک بن یار رحمہ اللہ نقاسے -	۱۲۲	سلسلہ سہروردیہ
۱۳۱	شیخ حبیب عجمی قدس سرہ -	۱۲۳	مشاد دینوری رحمہ اللہ -

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۲۹	یحیی ابن معاذ رازی رحمه الله -	۱۲۰	حضرت سفیان ثوری قدس سره -
۱۳۰	ابو حصص حداد قدس سره -	۱۲۱	داؤد بن قسطلانی رحمه الله -
۱۳۱	شیخ علی بن یحیی بن عیسی بن عیسی رحمه الله -	۱۲۲	علیه بن غلام رحمه الله -
۱۳۲	محمد بن وهب رحمه الله -	۱۲۳	امام عبد الله مبارک رحمه الله -
۱۳۳	شاه شجاع کرمانی رحمه الله -	۱۲۴	محمد صبیح المشهور بابن سماک -
۱۳۴	مدون قصار رحمه الله -	۱۲۵	حضرت شعیب بن ابراهیم بلخی -
۱۳۵	فتح بن شعیب قدس سره -	۱۲۶	یوسف اسباط بن عبد الله روه -
۱۳۶	شیخ ابو عبد الله محمد بن عثمان رحمه الله -	۱۲۷	ابو سلیمان دارانی رحمه الله -
۱۳۷	ابو عبد الله مغربی رحمه الله -	۱۲۸	حضرت شیخ بشر بن علی رحمه الله -
۱۳۸	ابو عبد الله خاتقان اصفهانی رحمه الله -	۱۲۹	فتح بن علی موصلی رحمه الله -
۱۳۹	سید بن عبد الله تهرانی رحمه الله -	۱۳۰	بشر حافی قدس سره رحمه الله -
۱۴۰	ابو سید حجازی رحمه الله -	۱۳۱	احمد بن ابی الحارثی رحمه الله -
۱۴۱	عماس بن حمزه نیشابوری رحمه الله -	۱۳۲	حاتم بن عوان اهم رحمه الله -
۱۴۲	ابو حمزه بن داود رحمه الله -	۱۳۳	شیخ احمد هروی رحمه الله -
۱۴۳	ابو حمزه نیشابوری رحمه الله -	۱۳۴	شیخ ابو العباس حمزه بن عمارت بن اسد -
۱۴۴	شیخ ابو بکر وفاق رحمه الله -	۱۳۵	محاسبی رحمه الله -
۱۴۵	ابراهیم النواصر رحمه الله -	۱۳۶	حضرت شیخ ذوالنون مصری رحمه الله -
۱۴۶	زکریا بن دلوله رحمه الله -	۱۳۷	حضرت ابوتراب بن شعیب رحمه الله -
۱۴۷	ابو الحسن نوری رحمه الله -	۱۳۸	حضرت ابراهیم بن عیسی رحمه الله -
۱۴۸	عمر بن عثمان مکی صوفی رحمه الله -	۱۳۹	زکریا بن یحیی الهروی رحمه الله -
۱۴۹	ابو عثمان داغظ رحمه الله -	۱۴۰	ابو عبد الله السجری رحمه الله -
۱۵۰	سمعان بن مسبل کذاب رحمه الله -	۱۴۱	شیخ محمد بن علی عیسی النزدی رحمه الله -

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۳۹	شیخ ابو محمد ترشش رحمه الله -	۱۳۹	ابو عثمان میرسی رحمه الله -
#	ابو یعقوب نهروری رحمه الله -	۱۴۰	شیخ احمد بن محمد بن سروق رحمه الله -
#	ابو الحسن صایح دینوری -	#	ملائی بن محمد صباح نبلی قدس سره -
۱۴۸	حضرت شیخ ابوبکر بن طاهر دینوری -	#	یوسف بن بنیدین رازی رحمه الله -
#	حضرت عبداللہ منازل قدس سره -	۱۴۱	شیخ ابوالعباس سیتی رحمه الله -
#	حضرت شیخ ابراهیم بن شیبان	#	ابو عبد اللہ بن جلال رحمه الله -
	الکریان شاهی -	۱۴۲	حسین بن منصور طبع رحمه الله -
#	حضرت شیخ ابوعلی شتوبلی قدس سره -	۱۴۳	ابو العباس بن جلال رحمه الله -
#	شیخ ابوسعید اعرابی قدس سره -	#	ابوبکر رازی رحمه الله -
#	شیخ جعفر الخزار رحمه الله -	#	ابوالخیر محمدی رحمه الله -
۱۴۹	شیخ ابراهیم بن احمد بولدیهونی -	#	ابن محمد جری رحمه الله -
#	شیخ ابوالقاسم الحکیم اسمرقندی -	۱۴۴	ابن یحییٰ محمد الحمالی رحمه الله -
#	شیخ ابوالقاسم بن عیسیٰ البغدادی -	#	محمد بن فضیل رحمه الله -
#	حضرت شیخ رحمه الله -	#	شیخ الاسود اوق رحمه الله -
#	شیخ ابوالعباس سیاری	#	شیخ ابوالعباس بن محمد رحمه الله -
۱۵۰	شیخ ابوالخیر تنیانی الاقلی -	#	شیخ عبد السلام بن عبد الله -
#	شیخ ابوبکر مصری قدس سره -	۱۴۵	تحمی الاشبیلی رحمه الله -
#	شیخ ابوزاهر شیرازی رحمه الله -	#	شخر ابوالبیان بن محفوظ رحمه الله -
۱۵۱	شیخ ابوعمر وزجایی رحمه الله -	#	شیخ ابوبکر بن محمد بن محمد رحمه الله -
#	شیخ جعفر بن محمد بن نصیر الخلدی الخواری -	۱۴۶	ابراهیم بن اود القصار الراتی -
#	شیخ الحسین الصوفی القوشچی -	#	ابوالحسن بن محمد الحزین رحمه الله -
۱۵۲	شیخ ابوبکر بن اود دینوری -	۱۴۷	ابوعلی ثقفی رحمه الله -

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۵۶	شیخ ابوالقاسم المقرئ رحمه الله -	۱۵۲	شیخ عبد الملك بن علی بن عبد الله -
۱۵۷	شیخ ابوبکر کلابادی رحمه الله -	"	شیخ بنابر بن حسین بن محمد بن حلب -
"	شیخ ابوالخیر حبشی رحمه الله -	"	شیخ علی بن بنابر بن حسین الصوفی -
"	شیخ احمد بن برهم السبوحی -	۱۵۳	شیخ ابوبکر الدانی رحمه الله -
۱۵۸	شیخ ابوالخسین بن سحون -	"	شیخ ابوالحسن بن سالم بصری رحمه الله -
"	شیخ ابوطالب مکی رحمه الله -	"	شیخ ابوبکر مقید رحمه الله -
"	شیخ ابوبکر السوسی رحمه الله -	"	شیخ اسماعیل نیشاپوری رحمه الله -
"	شیخ ابوالقاسم دینوری -	"	شیخ ابو عمرو بن محمد رحمه الله -
۱۵۹	خواجہ سحی بن عمار الشیبانی رحمه الله -	"	شیخ عبد الله مفسری رحمه الله -
"	شیخ عثمان بن ابو عمر باقلانی -	۱۵۴	شیخ ابوبکر قطبی رحمه الله -
"	شیخ ابو علی وفاق رحمه الله -	"	شیخ ابو احمد رحمه الله -
"	شیخ ابو عبد الرحمن سلمی رحمه الله -	"	شیخ ابو عبد الله رودباری -
۱۶۰	شیخ ابوسعید مالینی رحمه الله -	"	شیخ ابوسهل صعلوکی رحمه الله -
"	شیخ ابوالخسین جضمی رحمه الله -	"	شیخ ابراهیم بن ثابت رحمه الله -
"	شیخ عبد الله طاقی رحمه الله -	۱۵۵	شیخ ابوبکر فزاز رحمه الله -
"	شیخ ابو عبد الله داسته رحمه الله -	"	شیخ ابوالخسین هری رحمه الله -
"	شیخ ابونصور صفه رحمه الله -	"	شیخ ابوالقاسم نصر آبادی -
"	شیخ سالار سید رحمه الله -	"	شیخ ابوبکر طوسی رحمه الله -
"	شیخ ابو علی سماه رحمه الله -	۱۵۶	شیخ عبد الواحد بن علی الیاری -
"	شیخ ابوالحسن بن شهریار گازرو -	"	شیخ عبد الله بقی رحمه الله -
"	شیخ ابونصور بن محمد الانصاری -	"	شیخ ابونصر سراج رحمه الله -
۱۶۲	شیخ ابوسعید بن ابوالخیر رحمه الله -	"	شیخ ابوالقاسم رازی رحمه الله -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۷۳	شیخ سیدی احمد بن ابوالحسن فاعی -	۱۶۳	شیخ عمود رحمہ اللہ -
۱۷۴	شیخ حیوۃ بن قیس الخزالی رحمہ اللہ -	۱۶۴	شیخ ابو عبد اللہ ماکور رحمہ اللہ -
۱۷۵	شیخ شہاب الدین ہروردی مقبول -	۱۶۵	شیخ ابوالحسن روزی -
۱۷۶	شیخ جاگیر قدس سدرہ -	۱۶۶	شیخ پیر علی ہجویری رحمہ اللہ -
۱۷۷	شیخ عبدالرحیم مغربی رحمہ اللہ -	۱۶۷	شیخ ابوالقاسم قشری رحمہ اللہ -
۱۷۸	شیخ ابوعلی بن مسلم رحمہ اللہ -	۱۶۸	شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری -
۱۷۹	شیخ نظام گنجوی رحمہ اللہ -	۱۶۹	شیخ ابوالحسن بخاری -
۱۸۰	شیخ عبداللہ القرشی الماشمی -	۱۷۰	شیخ ابو نصر الہروی النانجہ باد -
۱۸۱	حضرت شیخ	۱۷۱	حضرت امام محمد بن محمد النزالی -
۱۸۲	شیخ روز بہان ثقلی رحمہ اللہ -	۱۷۲	شیخ ابوالعباس خرمی -
۱۸۳	شیخ ابواسحق انور رحمہ اللہ -	۱۷۳	حکیم سنائی غزنوی رحمہ اللہ -
۱۸۴	شیخ ابوالحسن کردویہ رحمہ اللہ -	۱۷۴	شیخ ابو عبد اللہ جوئی -
۱۸۵	شیخ ابن صباح رحمہ اللہ -	۱۷۵	عین القضاۃ ہدائی -
۱۸۶	شیخ یونس بن یوسف شیانہ -	۱۷۶	شیخ الاسلام شیخ احمد جام رحمہ اللہ -
۱۸۷	شیخ علی بن ادیس یعقوبی -	۱۷۷	شیخ ابوالعباس بن عریف -
۱۸۸	شیخ فرید الدین غطار رحمہ اللہ -	۱۷۸	شیخ عبدالسلام بن عبدالرحمن ابی الرجال -
۱۸۹	شیخ ابن خوارزمی مصری رحمہ اللہ -	۱۷۹	تخمی الکشبلی رحمہ اللہ -
۱۹۰	شیخ احمد الدین الکرمانی رحمہ اللہ -	۱۸۰	شیخ ابوالبیان بن محفوظ القرشی -
۱۹۱	مولانا شمس الدین تبریزی -	۱۸۱	شیخ عبد لاول بن شعیب السجری الہروی -
۱۹۲	شیخ ابوالفیض جیل مینی رحمہ اللہ -	۱۸۲	حضرت تاج العارفین ابوالوقا -
۱۹۳	شیخ ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ -	۱۸۳	شیخ عدی بن مسافر الشامی رحمہ اللہ -
۱۹۴	شیخ علی النخاری رحمہ اللہ -	۱۸۴	شیخ ماجد کردی رحمہ اللہ -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۸۸	خواجہ شمس الدین محمد الکووسی رحمہ اللہ۔	۱۸۰	حضرت عبد اللہ بلیانی رحمہ اللہ۔
۱۸۹	مولانا شمس الدین محمد رومی رحمہ اللہ۔	۱۸۱	شیخ لیس المعربی السور رحمہ اللہ۔
۱۹۰	شیخ صوفی علی رحمہ اللہ۔	۱۸۲	شیخ عقیف الدین تلمسانی۔
۱۹۱	امیر سید علی قوام رحمہ اللہ۔	۱۸۳	شیخ سعدی شیرازی رحمہ اللہ۔
۱۹۲	مخدومی شیخ حسین ازرمی رحمہ اللہ۔	۱۸۴	شیخ حسن بلغاری رحمہ اللہ۔
۱۹۳	شیخ علی متقی رحمہ اللہ۔	۱۸۵	شیخ ابو محمد مرغانی رحمہ اللہ۔
۱۹۴	شیخ ادہن چنپوری رحمہ اللہ۔	۱۸۶	حضرت ابن مطرف اندلسی۔
۱۹۵	شیخ سلیم فتحپوری رحمہ اللہ۔	۱۸۷	شیخ شمس الدین رحمہ اللہ۔
۱۹۶	شیخ نظام آپسٹی رحمہ اللہ۔	۱۸۸	شیخ عماد الدین رحمہ اللہ۔
۱۹۷	شیخ داؤد جنبی وال رحمہ اللہ۔	۱۸۹	شیخ سلمان ترکمان رحمہ اللہ۔
۱۹۸	شیخ نظام نارنولی رحمہ اللہ۔	۱۹۰	شیخ نجم الدین رحمہ اللہ۔
۱۹۹	شیخ حبیب الدین گجراتی رحمہ اللہ۔	۱۹۱	شیخ ابو محمد سیستانی رحمہ اللہ۔
۲۰۰	شیخ علاء الدین دودھی رحمہ اللہ۔	۱۹۲	شیخ ابو محمود ابیدرعانی رحمہ اللہ۔
۲۰۱	شیخ محمد بن فضل اللہ رحمہ اللہ۔	۱۹۳	مولانا زاہد مرعانی رحمہ اللہ۔
۲۰۲	شاہ ابوالمواعنی رحمہ اللہ۔	۱۹۴	مولانا زبیر الدین غازی رحمہ اللہ۔
۲۰۳	خواجہ عبدالحق جامی رحمہ اللہ۔	۱۹۵	مولانا نسیب الدین غازی رحمہ اللہ۔
۲۰۴	حضرت احمد کابلی دہلوی رحمہ اللہ۔	۱۹۶	مولانا محمد شمس الدین رحمہ اللہ۔
۲۰۵	شاہ بنیاد دل قدس سرہ۔	۱۹۷	شاہ قاسم انوار رحمہ اللہ۔
۲۰۶	ذکر نساء العارفات رض و ذکر	۱۹۸	شیخ زین الدین خوافی رحمہ اللہ۔
۲۰۷	ازواج مطہرات النبی صلعم	۱۹۹	حضرت سید بلع الدین رحمہ اللہ۔
۲۰۸	حضرت خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا۔	۲۰۰	مولانا جلال الدین یوہانی رحمہ اللہ۔
۲۰۹	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۰۷	حضرت غفیر العابدہ رحمہما اللہ۔	۲۰۱	حضرت زینب رضی اللہ عنہا۔
۲۰۸	حضرت رابعہ بصری رحمہما اللہ۔	۲۰۲	حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا۔
۲۰۹	حضرت نفسہ حمہما اللہ۔	۲۰۳	حضرت سودہ رضی اللہ عنہا۔
۲۱۰	حضرت فاطمہ نیشاپوریہ رحمہما اللہ۔	۲۰۴	حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا۔
۲۱۱	حضرت تحفہ رحمہما اللہ۔	۲۰۵	حضرت ام عبیدہ رضی اللہ عنہا۔
۲۱۲	حضرت ام عیسیٰ رحمہما اللہ۔	۲۰۶	حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا۔
۲۱۳	حضرت ام محمد رحمہما اللہ۔	۲۰۷	حضرت جوریہ رضی اللہ عنہا۔
۲۱۴	حضرت امہ الواحدہ رحمہما اللہ۔	۲۰۸	حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا۔
۲۱۵	حضرت امہ السلام رحمہما اللہ۔	۲۰۹	حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا۔
۲۱۶	حضرت یمونہ واعظہ رحمہما اللہ۔	۲۱۰	ذکریات رضی اللہ عنہا
۲۱۷	حضرت خدیجہ واعظہ رحمہما اللہ۔	۲۱۱	حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا۔
۲۱۸	حضرت ام محمد رحمہما اللہ۔	۲۱۲	حضرت زینب رضی اللہ عنہا۔
۲۱۹	حضرت کریمہ دزیہ رحمہما اللہ۔	۲۱۳	حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا۔
۲۲۰	حضرت فاطمہ واعظہ رحمہما اللہ۔	۲۱۴	حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا۔
۲۲۱	حضرت فاطمہ رحمہما اللہ۔	۲۱۵	ذکر نساء العارفات
۲۲۲	بی بی جراح خاتون رحمہما اللہ۔	۲۱۶	حضرت زاہدہ رحمہما اللہ۔
۲۲۳	خاتمۃ الکتاب۔	۲۱۷	حضرت شہوانہ رحمہما اللہ۔

—————

۱۴۴۱

۹

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين الصلوة والسلام على محمد سيد المرسلين على آله وصحبه اجمعين الطيبين الطاهرين
 اما بعد اگر چه احوال و معجزات حضرت سيد انام و مناقب اصحاب دوازده امام و مقامات
 اولیای عظام اظهر من الشمس است و متقدمین و متاخرین را کثر کتب معتبره عربی و فارسی مشیت
 گردانیده اند لیکن چون بعضی خصوصیات آن در کتب متفرقه مندرج است و بعد از تجسس و تفحص
 بسیار یافته و دانسته میشود و خالی از اشکالی نبود بنابراین این فقیر حقیر محمد داراشکوہ حنفی
 تادری خواست که اسامی و تاریخ تولد و وفات و محل قبور حضرت سرور کائنات بتمیز جو دات
 صلی الله علیه و سلم و چهار یار بزرگوار که چهار رکن رکین دین قویم و چهار برج حصین ملت
 مستقیم اند و دوستی و دشمنی ایشان دوستی و دشمنی خدا و رسول است بایازده امام و دیگر که
 هر یک شجره شجره صطفی و قره باصره اجتهاد و ارثان علم حضرت سید الانبیاء اند و ائمه اربعه
 که چهار دیوار خانه اسلام و مقتدره فرقہ انام و بعضی از اولیای کرام که حدیث صحیح نبوی
 باب ایشان وارد است علماء اہل کتب انبیاء نبی اسرائیل انبیا و علماء اولیاست

که علم ظاهر بی باطنی آنسر و صلعم با ایشان رسیده و احوال ایشان آنچه از کتب معتبره بنظر در آمده بود
 بیرون آورده سلسله سلسله قلمی نماید و جماعتی که ترتیب سلسله ایشان علوم نشد ذکر آنها را در فصل
 علمی و مندرج سازد تا طالبان آسانی بر طلب خویش فایز گردد و نیز چون این فقیر را کمال
 اخلاص و بندگی با این طائفه علیه بوده روز و شب بزرگوار ایشان مکرری ندشست و خود را از مشتاق و
 معتقدان ایشان میدانست و ازین جهت به تحریر شده از احوال سعادت شماتت ایشان شنودل شده
 زیرا که اگر کسی را وصل دوست میسر نباشد خاطر را بحسب جو و گفتگوی دل خوش میدارد و سلیمان علیه الصلوٰۃ
 و السلام فرموده اند اگر کسی مانده نهد که بران مانده رحمت یابد و تواند بود که او را از ان مانده میفانده
 نگردانند و نیز آنسر و صلعم فرمود من أحبّ قوماً فتموت منهم یعنی کسیکه دوست جماعتی را پس و
 از آنهاست و الحمد لله و البته که توفیق جمع ساختن این کتاب یافت و موسوم به سفینه الاولیاء
 گردانید تمسید بدانکه مخلوقات الهی بعد از انبیا علیهم السلام اولی اند قدس الله روحهم که ایشان بموجب
 آنکه کریمه شریف و پیغمبر و پیغمبر محاشقان و محشوقان خدای عجبان محبوبان و نید و این طائفه علیه همیشه بودند
 و هستند و خواهند بود و دنیا از برکت وجود و مبارک ایشان قائم و مستقیم است پس چنانچه حضرت
 پیر علی تجویری در کشف المحجوب نوشته اند که خداوند هرگز زمین را بی حجت ندارد و هرگز این آشت
 را بی ولی ندارد و دوست از رسول صلعم آورده اند که پیغمبر فرموده اند هرگز امت من غالی نباشد
 از طائفه که برخیزد باشد و همه چهل تن از امت من بر خوی ابراهیم علیه السلام باشد پس بعد از
 انبیا هر یک پس نزدیک تر از ایشان نیست بخدا و غرض و هیچکس بنی رگ تر از ایشان نیست
 و هیچکس محرم تر از ایشان نیست و هیچکس کریم تر از ایشان نیست و هیچکس عالی بهمت تر از ایشان
 نیست و هیچکس بے نیاز تر از ایشان نیست و هیچکس فاضل تر و کامل تر از ایشان نیست و هیچکس
 عالم تر و عامل تر از ایشان نیست و هیچکس حلیم تر و خلیق تر از ایشان نیست و هیچکس شجاع تر و
 سخنی تر از ایشان نیست چنانچه از شیخ ابو عبد الله سالمی رحمه الله پرسیدند که اولیاء الله را
 بچه چیز شناسند و میان خلق گفتند به لطافت زبان و حسن خلق و تازه روحی و تناسی نفس و
 قلت اعراض و پذیرفتن عذر و شفقت تام بر همه خلق پس دوستی ایشان دوستی خداست
 و نزدیکی ایشان نزدیکی او و حبستن ایشان حبستن او است و پیوستن با ایشان پیوستن با دوست

و ادب ایشان ادب دست چنانچه شیخ الاسلام حضرت خواجہ عبداللہ انصاری قدس اللہ سرہ فرمودہ اندہ اتی این چیست کہ دوستان خود را کزخی ہر کہ ایشان زہمت ترا یافت تا ترا ندید ایشانرا نشناخت شیخ ابو الحیر حبشی رحمہ اللہ گفتہ اند جو انہر و باید کہ تا جو انہر و بیند ہر کہ جو انہر و را دیدہ و را دیدہ کہ حق را دیدہ و طریقہ این طائفہ شریفہ ہر یک شیخ نیست ہر یکی را مشربی است جدا بعضی پنهانہ بعضی آشکار بعضی ہامراتی کرامات ظاہر کنند و برین تقدیر ظاہر ساختن کرامات لازم باشد و گرنہ مطلب ایشان عالی تر از کرامات است و بعضی از جہت محب نفس خود اظہار کرامات نکنند و در اخفای آن کوشند و بعضی مامور ہستند باین معنی ہر چہ از ایشان صادر شود بالہام ایزد نیست نکنند تا مامور نشوند و گویند تا نگویانند خود را تا خود را ندید و پوشند تا پوشانند و طریقہ بعضی ترک و تجرید کمال است چنانچہ گفتہ اند ہمیت شرط اول در طریق عاشقی دانی کہ چیست ترک کردن ہر دو عالم را و پشت پا زدن و بموجب آیہ کریمہ قل اللہ عظم ذرہم فی قوتہم لیخبتون عمل میکنند و میگویند تا ترک کمال نیست خاطر فارغ از ملال نیست و بعضی با سبب ظاہری دنیایمی پردازند و طریقہ ایشان خلوت در انجمن است و گویند ہمیت چیست دنیا از خدا غافل شدن و فی لباس فقرہ و فرزند وزن و بموجب آیہ کریمہ رجال لا یلتئمہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ و اقام الصلوۃ عمل نمایند پس اعتراض دانشا را ایشان ہر ظاہر کار و گفتار برابر این گروہ والا شکوہ نباید کرد شیخ الاسلام فرمودند سوال سائل از انکار است برین کار آنکس کہ ازین کار بومی ارد و ارباب سوال چہ کار انکار کن کہ آن کار شوم است ہر کہ انکار کند ازین کار محروم است قوس مشغول اند ازین کار و قومی برین کار با نکار و قومی خود در سر این کار آنکہ بدین کار با انکار است مزدور است و آنکہ بر سر این کار است غرقہ نور و حضرت مشاء و نیر می فرمودند ہر کہ بدوستی از دوستان حق انکار کند کمتر عقبت او آنست کہ او را داخل دوستان خود نگردانند زیرا کہ حق تمام لے فرمودہ است اولیا لی تحت قبا لی لا یخیر ختم نبیہن اولیا من پنهانہ کہ نمی شناسند ایشانرا غیر از من مگر بتائید من پس در کس بنظر حقارت نباید گرفت کہ دوستان خدا از چشم غیر پوشیدہ باشند و تا بصیرت و فراست صادق نباشد در خلق تصرف نباید کرد کہ بر خود قسم کردن است و بعضی در زمرہ ملائکہ خود را منسلک دارند تا کسی ایشانرا نشناسد اما نہ بروشی کہ محسوف

شرع باشد بلکه پیاپی حضرت سلطان العارفين شيخ باختر بسطامي قدس سره بعد از آنکه کمال
 رسیده اند و مشهور آفاق گشتند از سفر به بسطام آمدند اکابر و اشراف و اهل بی آنجا محبت استقبال
 ایشان برآمده و ملازمت نموده اعتقاد تمام شیعه را آوردند و سلطان العارفين چون هجوم عام
 دیدند و آفت را دانستند برای اینکه خلق پراکنده شوند و ملوک گردند با آنکه ما در مضافان بود
 نانی از بازار برداشته خوردند چون انیمنی را مشاهده کردند متکرر گشته متفرق شدند تا در بسطام
 بودند غلبه ایشان رجوع نکردند اگر چه ظاهر که مشکل ایشان بزرگی با وجود مضافان
 روزه بر خوان خورد اما خلاف شرع نکردند چرا که مسافر بودند و در سفر افطار رواست و
 رجوع خلق را نخواستند کسی را که رجوع باقی باشد رجوع غیر را نخواهد و طریقه ملائمت
 آنست که این قسم ملاستی که مخالف شرع نباشد قیاب خود سازند پس اعتراض بر کار این
 طایفه نباید کرد که حقیقت کار ایشان کسی مطلع نیست حضرت شيخ ذوالنون مصری و ابوتراب
 بخشی رحمهما الله فرموده اند که الله تعالی از نموده که اعراض فرماید زبان او طبع فرمود و انکار
 اولیاء الله در از شود و محدود قصار گفته اند که ملامت ترک سلامت است و ابراهیم قصار
 گفته اند که بسنده است تر از دنیا و چیز صحبت نقیصری و خدمت دوستی از دوستان خدا
 و ابوالعباس عطا گفته اند که اگر نتوانی که دست و روزنی در دوستان او زن اگر در درجه با ایشان
 نرسی ترا شفع باشند و محمد بن سماک قدس سره در وقت رحلت مناجات میکردند که بار خدا یا
 بر تو ظاهر است که در وقت مصیبت کردن اهل طاعت ترا دوست میداشتم اکنون دوستی
 ایشان کفارت گناهای من گردان در سیدن باین جماعه و ملازمت ایشان را از جمله واجبات
 و حصول سعادت باید دانست و در هر جا که باشند ملازمت ایشان باید کرد که شيخ الاسلام
 فرموده اند و پیدار مشایخ را غنیمت باید شمرد اگر چه دیدار پیران نبود و عرفات بشود که آنرا در
 نموان یافت آن همیشه نبود و عرفات همیشه باشد و دیدار ایشان را مستقیم دان که ترک
 شدن آنرا تدارک نباشد و ابو عبیده الله سجری گفته اند سودمندترین چیزی مردمان را محبت
 صالحان است و اقتدار ایشان در افعال و اقوال و زیارت کردن قبر آدوستان خدا
 و خواجیه معین الدین چشتی فرموده اند محبت نیکان با کار نیک و محبت بدان بدتر از کار بد

حضرت سلطان ابراهیم او هم فرموده اند شی در خواب دیدم که فرشته طوماری بنیست است و پیوسته
می نوشت پرسیدم چه می نویسی گفت نام دوستان خدا می گفتم نام من نوشتی گفت نی گفتم من از
ایشانم لیکن دوست دوستان اویم ایشانرا دوست دارم درین بودم که در رسید و گفت
طومار از سر گیر و نام ابراهیم را مقدم بر همه نویس که دوست دوستان است و سید الطائفة حضرت
شیخ جنید بغدادی فرموده اند که اگر کسی را بنید که ایمان دارد باین طائفة و سخنان ایشانرا بپذیرد
البته او را بگویند تا مراد عاید آورد و هم سید الطائفة شیخ را میفرمودند که اگر از همه عالم کسی را
بیایی که از آنچه میگوئی در یک کلمه موافق تو بود و دانش را بگیر حسین بن منصور طلاج رحمه الله
گفته اند هر که به سخنان اولیا ایمان آورد و از ان چاشنی دارد و از من سلام گویند و شیخ
شردائی گفته اند که اگر بای وارید بخراسان رودید زیارت شخصی که مراد دوست دارد و نیز با صاحب
خود گفته اند که وصیت میکنم شمارا به نیکوئی با کسی که این طائفة را دوست دارد و ملازمت
ایشانرا به محبت آزمایش یا سوال یا طلب کرامت باید کرد با عقدا و اخلاص باید آمد که سیل
ابن عبد الله تستری رحمه الله گفته اند از نشانه های بهنجستی است که دیدار و صحبت اولیا دست دهد
توفیق قبول نیاید و در دل انگار آرد و آید عبد الله مغربی قدس سره گفته اند که درویشان میان
خدا اند بر بندگان و ببرکت ایشان بلا از خلق شت قطع شود و استاد اولیا محبوب سبحانی حضرت
غوث الثقلین رضی الله عنه فرمودند این جماعه بادشاهان دنیا و آخرت اند و شیخ ابوالحسن غزنوی
گفته اند اولیا الله و الیمان عالم اند از آسمان باران برکت اقدام ایشان می بارد و از زمین نباتات
بصفا احوال ایشان میرود و از کتب مشایخ تحقیق نموده شد که چهار هزار اولیا الله اند که ایشانرا
مکتومان گویند و ایشان هر یک را نشانه و جمال حال خود دارند و همی صد تن دیگر از سرنگان
در گاه حق اند که ایشانرا اخبار گویند و چهل تن دیگر را حیوان نامند و چهل تن دیگر را ابدال
خوانند و هفت تن دیگر را ابرار گویند و چهار تن دیگر را اوتاد نامند و سه دیگر را نقباء خوانند
و می دیگر را امامان گویند و امامان در زمین و بسیار قطب باشند و یکی را ازین طائفة
قطب و غوث نامند و این جمله یکدیگر را بشناسند و با هم محتاج باشند و جماعه دیگر را مفردان
گویند که ایشان از همه ممتاز و بی نیاز و عدد ایشان بر طاق باشد و مرتبه ایشان باین نبوت

و صدیقیت باشد و این حقیر نیز امیدوار است که الله تعالی برکت این طایفه در دنیا و آخرت
توفیق عمل نیک نجات و ستگاری بخشد و از کمترین و ستان خود شمار دو در زمره ایشان برانگیرد و
از توجه ایشان ایمان نصیب گرداند بیت از عمل خویش ارم امید بر کرم تست مرا اتمام و
بیان نسب طهر و تاریخ ولادت با سعادت ابتدای نزول حجتی معراج و هجرت
از مکّه و وصول بدین و وفات حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم
بدانکه حضرت رسول صلی الله علیه و آله و صحابه و سلم بهترین سوی الله از ایمان و اشراف
قبیله قریش اند هم از جانب پدر و هم از جانب مادر اما از جانب پدر محمد بن عبد الله بن عبد المطلب
ابو هاشم بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرّة بن كعب بن لوی بن غالب بن فهر بن مالك
بن النضر بن کنانه بن خزیمه بن مدرکه بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان تا نجیب
میان ارباب سیر و تاریخ و اصحاب علم انساب اتفاق است و از عدنان تا اسماعیل و از اسماعیل
تا آدم علیهما السلام اختلاف بسیار است ولیکن جمهور اهل سیر و تاریخ متفق اند بر آنکه اسماعیل و
ابراهیم و نوح و شیت علیهم السلام انا جدا و کرام آنحضرت اند اما از جانب در آمنه بنت وهب
بن عبد مناف بن زمره بن كلاب الی آخر نسب صلی الله علیه و سلم و اسما و گرامی آنحضرت بسیار است
و از انجمله نود و نه مشهور است و نام نامی آنسر در علیه الصلوٰة والسلام در تورات احمد و خوک
و قتال و در انجیل حامد و در واتی فاروق لیطاد و در آسمان احمد و محمود است و ولادت
با سعادت آنحضرت علیه افضل الصلوٰة اتفاق علما و اهل سیر بعد از طلوع صبح صادق و
پیش از طلوع آفتاب و در دوشنبه بوده لیکن در تعیین سال و ماه و تاریخ آن اختلاف است
عامه اهل سیر و تاریخ بر آنند که آنسر در صلی الله علیه و سلم در سال فیل متولد شده بعد از پنجاه و پنج
یا چهل روز و قوی آنکه هر دو قضیه در یک و زوایع شده و بر عزم بعضی ولادت آنحضرت بعد
از سی سال از واقعه فیل و گمان جمعی بعد از چهل سال روست داد و قول اول صحیح است
و عقیده جمهور علما آنست که تولد آنسر و علیه الصلوٰة والسلام در ماه ربیع الاول بود و
و زعم طایفه آنکه در ماه رمضان واقع شده و مشهور آنست که دوازدهم ماه ربیع الاول
واقع شد و دوم و هشتم نیز گفته اند و قول بعضی اول دوشنبه که انا مذکور بوده نویسنده

و در او اهدی سوره است
باید دانست در کتب
این معنی واجب است
بکه در معنی است
که پنج صلوات
شده بن عبد الله بن
عبد المطلب بن كلاب
بن عبد مناف بود
طالع الانوار دارد
رسول صلوات
و بیست و شش
است از بیست

که آنسر در روز عید نو شیر و ان تولد نموده اند بعد از آنکه چهل و دو سال از مگوست او گذشت بدو صاحب جامع الاصول و غیره آوردند بیست صد و هفتاد و دو سال از وفات سکندر رومی گذشته بود یعنی این عباس از زمان حضرت عیسی تا ولادت پیغمبر صلی الله علیه وسلم ششصد سال بود و ابتدای نزول وحی بر آنسر علیها الصلوٰۃ والسلام بقول اکثر اصحاب یث و ابل سیر در دوشنبه سوم یا ششم ماه ربیع الاول سال چهل و یکم از ولادت آنسر صلعم بود نزد جمعی گفته اند که سیر در آیه پنج در راه مبارک رمضان بوده و محجراتی که آنسر در صلعم بطور رسید به مثل نزل قرآن و شوق تخرید سخن کردن طفل از اہل یمامہ کہ همانروز متولد شده بود و سخن کردن ابو و گواهی دادن سو حمار بر نبوت آنحضرت و تسبیح گفتن سنگریزه در دست مبارک آنحضرت آمدن درخت و شاخ فرما پیش آنحضرت در روان شدن شک برشت آب بطنب آنسر در اثر نه کردن آتش بر رویا کہ دست مبارک بان رسیده بود و در روان شدن آتیا ز انگشتان مبارک و ستون درخت خرازا کوکان سر بار در شدن آن و سخن کردن بزغالہ زبان زهر آورده و سوای این بسیار است و یک هزار و سیصد نقل کرده اند کہ از آنسر در ستم هزار غزوه بطور آمده آنقدر محجلاتی کہ از آنحضرت شده اند کی از آن سراج پیغمبری روی نموده مشراج آنحضرت صلعم بقول اکثر علماء در ماه ربیع الاول سال دوازده نبوت و گویند در شوال سال یازدهم و بقولی شب بیست و هشتم ماه ربیع این قول مشهور است و بقولی در بیست و هشتم ماه ربیع الآخر و بعضی در نهم ماه رمضان سال دوازدهم از بعثت واقع شده و جماعتی بر آنند کہ بعد از بعثت بر پنج سال آن صورت رونموده و گویند در شب دوشنبه بود بحجرت آنسر و علیها الصلوٰۃ والسلام با صدیق رضی اللہ عنہ در شب بیست و هشتم صفر یا آخر ربیع الاول سال سیزدهم یا چهاردهم از بعثت واقع شده و اکثر اہل سیر بر آنند کہ بیرون رفتن ایشان از مکہ دوشنبه بود بعضی بر آنند کہ پنجشنبه بوده است و وجه جمع آنست کہ خروج از خانه ابوبکر رضی اللہ عنہ پنجشنبه و خروج از غار و توجیه نمودن بمدينہ دوشنبه بالعکس بوده باشد و اللہ اعلم و باتفاق اہل سیر آنروز کہ حضرت پیغمبر صلعم داخل مدینہ منوره شدند روز دوشنبه بوده از ماه ربیع الاول و در آنکہ جدم ماه بوده و اختلاف است بعضی بر آنند کہ اول ماه و بقولی دوم و بقولی دوازدهم و بقولی سیزدهم بوده

واقعه با کلمه وفات آنحضرت صلعم

نزد و بهر ارباب سیر هنگام چاشت روز دوشنبه دوازدهم ربیع الاول سال نهم از هجرت بقولی دوم ماه مذکور واقع شده و شب چهارشنبه یا صبح و بقولی بعضی روز سه شنبه در مدینه منظمه در حجره حضرت با کشته صدیق رضی الله عنهما در آن مکان قبض روح مقدس واقع شد آنحضرت را صلی الله علیه وسلم دفن کردند و سن شریف شصت و سه سال و بقولی شصت و پنج و بقولی شصت و بقولی شصت و دو نیم سال بوده و بعضی علماء در وجه صحیح بیان این اقوال گفته اند که قول اول بنابر آنست که سال ولادت و سال وفات نه شمرده اند و قول دوم بنابر اعتبار سال ولادت و وفات است و آنکس که شصت گفته مافوق عشر است زانه شمرده و قول چهارم بنی بران حدیث که عمر پیغمبر نصف عمر آن پیغمبر است که پیش از او بوده و عمر عیسی علیه السلام کیست و نسبت و پنج سال بوده و این حدیث خالی از ضغنه نیست الله اعلم بالصواب

حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی الله عنه

کنیت آن فضل البشر بعد الانبیا ابوبکر است و لقب ایشان صدیق اکبر عتیق و نام شریف ایشان عبداللہ و ہوا بن ابی قحافہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ و نامم در ایشان اسم الخیر سلمی بنت صخر بن عامر بن عمرو بن کعب و نسب حضرت صدیق از جانب پدر و مادر کہ سیر عم و دختر یکدیگر بودند در مرہ کہ جد متهم سرور کائنات است و جد ششم ایشان است بہ نسبت آنہ و سیر سرد و ولادت صدیق اکبر بعد از واقعه فیل بہ دو سال و چهار ماہ بوده و اول کسی کہ از پیران بی طلبہ سجدہ پیغمبر صلعم ایمان آورد ایشان بودند و در روز وفات حضرت رسالت پناہ برستند خلافت نشستند و مدت خلافت ایشان دو سال و سہ ماہ بوده و وفات ایشان سال سیزدہم از ہجرت آخر روز دوشنبه و برایت اصبح شب سہ شنبه و بقولے جمعہ بست و دوم یا بست و سوم جمادی الآخرست و مدت عمر شریف ایشان شصت و سہ سال بوده و بقولی شصت و پنج سال و نقش نگین ایشان نعم القادر اللہ بود و قبر ایشان متصل قبر حضرت رسالت پناہ صلعم است چنانچہ گویند صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وصیت کرده بودند کہ تا بوقت مرا بدر و رضہ رسول علیہ السلام برید و بگویند کہ السلام علیک یا رسول اللہ ابن ابوبکر است

تفضیه وفات رداد و مدت عمر شریف ایشان نزد جبرئیل صلی الله علیه و آله و سلم و بقول پنجاه و هشت سال و بقول پنجاه و چهار سال و بقول پنجاه سال بوده و نقش گلین ایشان کنی بالموت و اغطایا عمر بوده و قبر ایشان متصل قبر حضرت صدیق اکبر است رضی الله عنه چنانچه حکیم خاقانی گفته است نظم مینی درم محمدی را و جولا که شهر سردی را و جولا که بنا رشتن خسته و پیشش و خلیفه رخ نهفته و چون یک الف و دو لام الله و هر سه شده بهم نهاد و همراه و گویند که عیسی علیه السلام متصل قبر فاروق اعظم و فن خواهند کرد و این دیار بزرگوار در میان دو نیمه نامدار مبعوث خواهند شد قال رسول الله صلعم لو کان بعدی نبیا لکان عمر بن الخطاب مشکوۃ یعنی گفت پیغمبر صلعم اگر می بود بعد از من پیغمبری می بود عمر بن الخطاب و قال رسول الله صلعم عمر سراج اهل الجنة صواعق یعنی گفت رسول الله صلعم عمر سراج اهل بهشت است

حضرت امیر المومنین عثمان و النورین رضی الله عنه
کنیت ایشان ابو عمر دیا ابولیلی یا ابو عبد الله است و لقب و النورین بحبت آن گویند که دو دختر حضرت پیغمبر صلعم در نکاح ایشان بوده گفته اند که هیچکس از او میا نرا این دولت دست نداده است که دو دختر پیغمبر در نکاح وی در آمده باشد مگر ایشان و آنسرور فرموده که اگر چهل دختر میداشتم یکی را بعد از دیگر بعثان میدادم و نام شریف عثمان و هو ابن عفان بن ابی العاص بن امیه بن عبد شمس بن عبد مناف و نام مادر ایشان بیضا عله آنسرور است صلعم که با محمد الله توانان بوده نسب ایشان از جانب پدر و از جانب پیغمبر صلعم در عبد مناف که جد چهارم آنحضرت و جد پنجم ایشان بوده میرسد و ولادت ایشان بعد از گذشتن شش سال از عام میل واقع شده و در سال اول بعثت بدلات صدیق اکبر ایمان آورده اند و عمر مرم سال بست و چهارم هجری بر سندن خلافت شستند و مدت خلافت ایشان و ازده سال بوده و ازده روز کم و یازده سال و یازده ماه و بست و دو روز نیز گفته اند و مدت عمر شریف ایشان هشتاد و هشت سال بوده و بعضی گویند نود سال و بمقاد و پنج سال و هشتاد و دو هشتاد و شش نیز گفته اند و در سال سی و پنجم و یاسی و ششم از هجرت روز جمعه سیزدهم یا هیزدهم ذی الحجه در مدینه منوره شربت شهادت چشیده اند و نقش گلین ایشان

بازو از شستن شش سال
چشمین را شسته و میانه
بازو از شستن شش سال
چشمین را شسته و میانه

دو سال از دهان خواب و
بیار می داشتند که اگر
نقلان بنی سید و دنیا
باشند که احدی بجهان آمده
در سال اول بعثت بود این
صدیق اکبر ایمان آورده نقوش

آنحضرت الله بوده و قبر ایشان در بقیع است قال رسول الله صلعم لكل نبي ميقات في الجنة
 عثمان يعني گفت تاثير صلعم هر مغیر را فیقی است و فیق من در بشت عثمان است و قال رسول الله
 صلعم لعل من يشفا من عثمان بعد ان يموت قد اتمى حبه ان لا يني گفت رسول الله صلعم هر آینه
 در اهل میوند از شفای عثمان بنماز هزار کس که هر سه حق عذاب و فرج شده باشند در بشت

حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم الله وجهه

گفت ایشان ابو الحسن ابو تراب است و لقب مرتضی و اسم الله و نام شریف ایشان علی است
 و هو این ابی طالب بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف و نام مادر ایشان فاطمه بنت اسد بن
 هاشم بن عبد مناف است و ولادت ایشان در مکة معظمه بوده است در درون خانه مبارک
 روز جمعه سیزدهم رجب بعد از واقعه قبل بهی حال بعضی گفته اند که ولادت ایشان در خانه
 کعبه بود و در سال بعثت رسالت پناه صلعم یازده ساله بوده اند بعضی سیزده گفته اند و اول
 کسیکه از صحبایان ایمان آورده ایشان بودند و در سال سی و پنجم یاسی و ششم از هجرت برآمدند
 خلافت ششصد و مدت خلافت ایشان پنج سال و سه ماه بوده و بقوله چهار و سه ماه بوده
 شهادت ایشان شب و شنبه سبت و یکم ماه رمضان سال چهارم هجری و بقوله روز جمعه هفدهم
 ماه مذکور وی نموده و بعضی سبت و سوم گفته اند و مدت عمر شریف ایشان شصت سه سال
 یا شصت و پنج سال بوده و نقش نگین حضرت امیر المملک الله بوده گویند که حق سبحانه تعالی بر وی حضرت
 امیر کرم الله وجهه دو بار و شمس کرد و آفتاب از مغرب باز گردانید یکی در عهد رسول الله صلعم
 و یکبار بعد از وفات آنحضرت و قبر ایشان در نجف است چنانچه در شواهد النبوت سطور است که
 امیر المومنین علی امام حسن حسین راضی الله عنهما وصیت کرده بودند که چون بمیرم مرا بر سر چاه
 بنمید و بیرون برید و بفرزین که الحال به نجف شهرت دارد برسانید و آنجا شگه سفید خواهر سید
 یافت که ازان نور درخشان است آنرا بکنید در آنجا کسادگی خواهر سید یافت مرا در آنجا دفن کنید
 ملا عبد الغفور لاری رحمه الله آورده اند که قبر حضرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه در
 نجف است موضعی که باستانه امیر مشهور است و در این باب حجتها آورده اند و الله اعلم
 قال رسول الله صلعم انت منی بمنزله هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی تفیق علیه مشکوٰۃ

گفت رسول الله صلعم علی را که نسبت تو بمن همچو نسبت بارون است بر منی بخیر از آنکه نسبت بعد از من
 من پیغمبری قال رسول الله صلعم من کنت مولاه علی مولاه اللهم وال مع الاله و عاهد مع عاهده
 صواعق یعنی گفت رسول صلعم روز غدیر خم هر کس از من مولای او پس علی مولای او است
 خدا یا دوست دار کسی را که دوست دارد علی را و دشمن را که دشمن دارد او را حضرت امیر امام
 اول انداز ائمه اثنا عشر رضی الله عنهم و سلسله آججمع اولیا ایشان متقی میشود و ترتیب فضیلت
 چهار یار حضرت سید ارباب ترتیب خلافت است چنانچه در کلام الله در آن سوره فتح اشاره بآن
 شده محمد رسول الله و الذین معه اشداء علی الکفار رحمانهم تراهم رکعاً سجداً یاتونک فظلاً من
 الله و رضواناً باید دانست و هر چهار یار را بهترین جمیع خلق خدا بعد از انبیا باید شناخت که علماء
 اسلام برین متفق اند و این حقیر در جواب سباده ملازمت خلفای اشدین رضی الله عنهم معین
 مشرق گشته چنانچه شبی در خواب می بیند که چهار کس لباس سفید بزرگانه متعاقب یکدیگر میروند
 فقیر از شخصی پرسید که اینها چه کسانی اند گفت چهار یار پیغمبر صلعم فقیر از محبت ایشان دان گشت
 ایشان از دور یا گدشت بر کوهی که بسیار بلند بود آتند و برابر هم ایستادند فقیر بیشتر رفته اول
 خدمت صدقین اکبر رسیده گفت السلام علیکم یا صدیق اکبر و جواب فرمودند علیکم السلام
 گفتیم التماس فاتحه داریم فاتحه خوانند و بعد از آن بهمین روش خدمت حضرت فاروق اعظم رفتیم و
 سلام گفته فاتحه التماس نمودم ایشان نیز خواندند و باز بهمین طرز خدمت عثمان ذو النورین
 حضرت امیر المومنین علی رضی الله عنهم سلام گفته و جواب شنیده التماس فاتحه کردم ایشان
 نیز در باره این فقیر جدا جدا فاتحه خواندند و فرمودند بجهت یادگاری ما مور شده ایم و فقیر را
 با عنایت خاصی رخصت فرمودند و این خواب از بیداری بخت و سعادت مندی کونین
 خود میداند که چنین عطیه عظمی مشرق گشته الحمد لله علی کلک

حضرت امیر المومنین حسن رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو محمد است و لقب نقی و سید نام حسن بر او بن علی بن ابیطالب رضی الله عنهما و ایشان
 امام دوم از ائمه اثنا عشر اند و ولادت ایشان بحدیثه منوره است در نیمه رمضان سال سوم از
 هجرت و جبرئیل علیه السلام نام ایشان را میدید پیش رسول صلعم بر قطعه حریر نوشته آورده

در خواب از انوار
 کبریا آید که در
 خاتون شامه در
 داده است بقلب
 عزیز من سالومه

سال نو و چهار هجری یا نو و پنج هجری رد نموده گفته اند که هرگاه ایشان وضو میساختند لون مبارک ایشان زرد میشد و کرده براندم ایشان می افتاد چون ایشان را از آن پرسیدند فرمودند پیش که خواهم ایستاد و قبر ایشان نزد یک به قبر حضرت امام حسن است رضی الله عنه

امیر المومنین امام محمد باقر رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو جعفر است و اتب باقر و نام محمد و هو ابن علی بن حسین رضی الله عنهم و ایشان امام پنجم اند و ولادت ایشان در مدینه مطهره پیش از قتل امیر المومنین حسین رضی الله عنه به سه سال بود روز جمعه سوم ماه صفر سال پنجاه و هفت هجری و نام مادر ایشان فاطمه بود و نبت امیر المومنین حسن بن علی المرتضی رضی الله عنهم و پیغمبر صلعم با ایشان سلام رسانیده اند چنانچه گویند جابر رضی الله عنه گفت روزی یا رسول الم علم بودم مرا فرمود که ای جابر شاید که تو بمانی تا آنوقت که ملاقات کنی یا یکی از فرزندان من که ویر محمد بن علی بن حسین گویند خدای تعالی ویرا نور و حکمت خواهد داد و ویرا از من سلام رسان و مدت عمر شریف ایشان پنجاه و هشت سال و لقبی شصت و سه و لقبی هفتاد و سه و در تاریخ نجاری از امام جعفر صادق منقول است که عمر شریف ایشان پنجاه و هشت سال بود و وفات ایشان در سال یک صد و چهارده هجری بود و لقبی محی بن معین در سال یکصد و هشتاد و لقبی مداح یک صد و هفتاد بود و قبر ایشان در تبعج است نزد یک قبر امام زین العابدین رضی الله عنه

امام جعفر صادق رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو عبد الله است یا ابوالحسن و لقب صادق و نام محمد بن علی بن حسین بن علی مرتضی رضی الله عنهم ایشان امام ششم اند و نام مادر ایشان فردة نبت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی الله عنهم و ماه امام فردة اسماء نبت عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق است رضی الله عنه و نسبت خرقه حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه از دو جانب است یکی از جانب حضرت امام محمد باقر حضرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه میرسد و دیگر از پدر و والده خود قاسم بن محمد بن ابی بکر است و ایشان ملاز سلمان فارس ایشان را از صدیق اکبر رضی الله عنه ولادت ایشان بمدینه در سال هشتاد و هجرت و لقبی هشتاد و سه در روز دوشنبه هفدهم ربیع الاول بوده است و مدت عمر شریف ایشان شصت و هشت سال و لقبی شصت

پنج سال بوده وفات الشیاء نیز در مدینه بوده است روز و شنبه پانزدهم رجب سال یکصد و چهل و هشت هجری و قبر الشیاء در بقیع است و آن گنبدیست که در آن امام محمد باقر و امام زین العابدین و امام حسن نیز آسوده اند رضی اللہ عنہم و در کشف المحجوب آورده اند که امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ روزی باموالی خویش نشسته بودند و میگفتند بیایید تا بیعت کنیم و عهد گیریم که هر که از میان ما دستگیری یا بداند قیامت همه را شفاعت کند گفتند یا ابن رسول اللہ صلعم ترا به شفاعت ما چه حاجت است که بدو شفیع جمله خلائق است الشیاء فرمودند که باین افعال خود شرم ندارم که اندر قیامت بروی جد خود نگریم

حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ

کنیت الشیاء ابو الحسن است و ابو ابراهیم و لقب کاظم نام موسی و هو ابن جعفر الصادق رضی اللہ عنہما و الشیاء امام هفتم اند از آنکه اثنا عشر ولادت الشیاء به ابو الیاء بوده میان مکہ و مدینه روز یکشنبه بیستم صفر در سال یکصد و بیست و هفت هجری و مادر الشیاء ام ولد بوده و حمید بربریه نام که امام محمد باقر رضی اللہ عنہ ویرا خریده یا امام جعفر صادق او را داده بودند و از او خیر اهل الارض امام موسی بن امام جعفر رضی اللہ عنہما متولد شدند مدت عمر شریف الشیاء پنجاه و چهار سال و بقول پنجاه و پنج سال بوده و وفات الشیاء روز جمعه ششم و بقول بیستم و بقول در نصف رجب سال یکصد و هشتاد و سه هجری در بسبارون الرشید جزای اللہ واقع شد و قبر الشیاء در بغداد است در مقبره که مشهور است بمقبره قریش

امام موسی علی رضا رضی اللہ عنہ

کنیت الشیاء ابو الحسن است چون کنیت پدر و از امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ آرند که فرموده اند ویرا عطا کردم کنیت خود و لقب رضا است و نام علی و هو ابن موسی بن جعفر رضی اللہ عنہم و الشیاء امام هشتم اند و ولادت الشیاء بمدینه بوده روز پنجشنبه یازدهم ربیع الآخر در سال یکصد و پنجاه و سه هجری بوده بعد از وفات عبد الشیاء حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ به پنج سال و بقول هشتم شوال و بقول بیستم و بقول ششم در سال مذکوره نزد و بعضی در سال یکصد و پنجاه و شش هجری بوده و مادر الشیاء ام ولد بوده اند کنسم نام واروی :

و نخبه و شمانه و ام البنین نیز گفته اند و ایشان کنیزک حضرت حمیدہ مادر امام موسی کاظم بودند و مانند
 رضی اللہ عنہ و آورده اند کہ شبی حمیدہ حضرت پیغمبر صلعم را در خواب دید کہ فرمودند نخبه را
 بہ موسی پس خود بخوش و زود باشد پس رے بوجود آید کہ بہترین اہل زمین باشد و اندام
 رضا رضی اللہ عنہا روایت کند کہ گفت چون برضا حاملہ شدم ہرگز در خود نقل حمل نیافتم و در خواب
 از شکم خود آواز تسبیح و تملیل می شنیدم در زمانی کہ بوجود آمد و ستما بر زمین نہاد و روے
 بر آسمان کرد و لہبای مبارک می جنبانید چنانکہ کسی سخن گوید و مناجات کند و مدت عمر شریف
 ایشان چہل و نہ سال بودہ و بقولے چہل و چہار و بقولی چہل و پنج و بقولی پنجاہ سال است
 وفات ایشان در ولایت طوس واقع شدہ در قریب سنہ ۱۰۰ و ستاق نوقان روز جمعہ
 سبت و یکم یا نہم ماہ رمضان سال دوصد و شست ہجری گویند مامون ولد ہارون جزاہ اللہ
 ایشان را طلب داشت و پیش وی طبقاتی میوہ نمادہ بودند و خوشہ انگور در دست داشت
 و میخورد چون ایشان را بدید از جامی بر حسب و بالیشان معاقلہ کرد و ایشان را بنشانند و
 آن خوشہ انگور را بالیشان داد و گفت یا ابن رسول اللہ ازین انگور خور و دیدہ ایشان
 فرمودند کہ انگور نیکو از سبت باشد پس مامون گفت اذین انگور بخور امام رضا رضی اللہ عنہ
 فرمودند مرا معاف دار مامون مباقلہ کرد و گفت مانع چیست مگر ما را ستم میداری و از دست امام
 آن خوشہ را گرفت و بعضی را از این انگور بخورد و دیگر بابر انگور بخار رضی اللہ عنہ داد و ایشان
 دوسہ دانہ بخوردند و بنیداختند و بر خاستند مامون گفت بکجا میروی گفت با آنجا کہ فرمودے
 و چہیندی بر سر مبارک خود پوشیدہ بیرون آمدند و بفرمودند تا در سرایے بہ بندند و بر فراش خود
 بنفتند و در آنوقت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ فرزند ایشان از مدینہ بطریق علی ارض در یک ساعت
 نزدیک پدر حاضر شدند رضا رضی اللہ عنہ ایشان را بسینہ مبارک خود کشیدہ میان دو چشم
 ایشان را بوسیدند و بر سینہ خود بزدند و ایشان نیز روے بر روے پدر خود نهادند و بالیشان
 سخنان پنهان گفتند و بہا نوقت رحلت فرمودند و قبر ایشان در قبہ قبر ہارون الرشید است
 بہ قبہ کہ در سراسر حمید بن القحطی الطامی است و آن قریہ امروز معمورہ کلانی است
 و بشہد ہشتاد واد .

حضرت امام محمد تقی رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو جعفر است ایشان را ابو جعفر ثانی نیز گفته اند و لقب ثقی و جواد و امام محمد و جواد بن علی بن موسی بن جعفر صادق رضی الله عنه ایشان امام هفتم اند و ولادت ایشان بدمیه بوده روز جمعه و سیم رجب در سال یکصد و نود و پنج هجری بوده و نام مادر ایشان خیران یار بجانه و ام ولد بوده و بعضی گویند که از اهل ماریه قطیفه است و مدت عمر شریف نسبت به پنج سال بوده و وفات ایشان روز سه شنبه ششم ذیحجه سال دویصد و سبست هجری در ایام خلافت معتمد روی داده و قبر ایشان در بغداد است و رفقای قبر جد ایشان امام موسی کاظم رضی الله عنه گویند امام محمد تقی در سن یازده سالگی در بعضی از کوهپایه های بغداد با جمعی از کودکان استاده بودند اتفاقاً مامون بقصد شکار بیرون رفت گذر کرد بر آنجا افتاد همه کودکان از سر راه بگریختند و جواد رضی الله عنه بر جای استاده بودند چون مامون نزدیک رسید ایشان را دید و ایشان را خدای تعالی در دلها قبولی عظیم داده بود و اسب خود را نگاه داشت پرسید که ای کودک تو چرا با دیگر کودکان از سر راه زنی الهی جواب دادند که ما امیر المومنین را تنگ نمیت که برفتن آن راه بر تو کشاده گردانم و مرا جریمه نبود که از ترس بگریزم حسن ظن تو آنست که بی جریمه از راه بگریزم از آنکه مامون آنکرم و صورت ایشان بجاییت خوش آمد پرسید که نام تو چیست فرمود که محمد پرسید که فرزند کیستی فرمودند رضا رضی الله عنه پس نام غفل منتر خود را بکلیح ایشان درآورد

حضرت امام محمد تقی رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو الحسن است و ایشان را ابی الحسن ثانی گفتندی و لقب بادی و زکی و عسکری و به ثقی مشهور اند و نام علی بن محمد بن موسی بن جعفر صادق رضی الله عنه و ایشان امام و هم اند و ولادت ایشان در مدینه بوده نیز در هم ماه رجب و بقولی روز عرفة در سال دویصد و چهار هجری و بقول دیگر دویصد و سی و نه و مادر ایشان ام ولد بوده شامه نام و نیز در امام هفتم نسبت مامون و مدت عمر شریف ایشان پل یاسیل و یک سال بوده است و وفات ایشان در سن رازی که از نوایف بغداد بسیار مشهور است روی داده روز دوشنبه آخر ماه بادی اول و بقولی سیزدهم بادی آخر دویصد و چهار هجری در زمان خلافت مستنصر بالله واقع شده و قبر ایشان هم در سرای ایشان است که در سرمن رازی داشتند گویند که متوکل را خانه لور و در وی خانه مرغان بسیار که هر کس با آنها

تخلات آوازها شور آهانه سخن کسی را توانستی شنود و نه کس سخن زوی هر وقت که هادی رضی الله عنه با نخله در آمده همه مرغان خاموش گشتندی و چون بیرون شدی آواز و شور آغاز کردند

امام حسن عسکری رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو محمد است و لقب زکی و خاص و سراج و عسکری مشهور اند و نام حسن و چون علی بن محمد بن علی رضا رضی الله عنه و ایشان امام یازدهم از ائمه اثنا عشر ولادت ایشان بدین بود در سال دوصدوسی و یک بقولی دوصدوسی و دو هجری و ما در ایشان ام ولد بوده سوسن نام و لقب هادی رضی الله عنه و یک حدیث نام نهادند و مدت عمر شریف ایشان بسبب نه سال بقولی بسبب و سال بوده وفات ایشان روز جمعه ششم یا ششم رجب الاول سال دوصد و شصت و در سر من رلے اتفاق افتاد و قبر ایشان بقبر پدر ایشان است در سر من ای شخصی گفته که در زندان بودم از تنگی زندان و گرانی قید بنکی رضی الله عنه شکایتی نوشتم و می خواستم که از تنگدستی چیزی بنویسم اما شرم داشتم و نوشتم در جواب من نوشت که امروز نماز پیشین را در خانه خود خواهی گذارد و نماز پیشین مرا از زندان بیرون آوردند نماز در خانه خود گذاردم ناگاه دیدم که قاصدی آمد و برای من صد دنیا را آورد و سمرقان آن کتابتی و در آن نوشته که هر وقت ترا حاجتی باشد آنرا طلب بفرم و اگر آنچه طلب کنی بآن حاجتی رسید

حضرت امام محمد رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو القاسم است و نام محمد و ابو الحسن بن علی بن محمد بن علی رضا رضی الله عنه و ایشان دوازدهم از ائمه اثنا عشر لقب اول سنت و جماعت و ولادت ایشان در سر من رلے بوده است و بسبب و سوم رمضان سال دوصد و پنجاه و هشت هجری و ما در ایشان ام ولد بوده صقیل و بقولی سوسن و بقولی نرگس و رء ایت کرده اند که چون ایشان متولد شدند به دوزان و در آمده انگشت سبابه بجانب آسمان بر داشتند پس عطسه زده گفتند الحمد لله رب العالمین سال دوصد و شصت و پنج و بقولی دوصد و شصت و شش که این را امامیه تاریخ احتقاسے ایشان میدانند و اهل سنت و جماعت همین تاریخ وفات بشمارند و میگویند که امام مهدی آخر الزمان بعد ازین نزد یک بنزول حضرت عیسی علیه السلام متولد خواهند شد و نه اهل حق این است و الله اعلم بالصواب بدانکه اگر چه کرامات و فضیلت و خوارق عادات ائمه اثنا عشر رضی الله عنه

زیاده ازان است که تنقید تحریر در آید هر یک از ایشان را حالات و مقامات عالیه بوده چنانچه
تفصیل آن در بعضی کتب مندرج است و سلسله اکثر مشایخ کبار به بعضی از ایشان میرسد لیکن
بجبت اختصار برای ازان مثبت گردانید و از ائمه اثنا عشر رضی الله عنهم پس بزرگ و فرزندان
خلف رسول الله صلعم باید دانست و رضای سرور کائنات صلعم و نجات خویش را در دوستی و
محبت اهل بیت باید شناخت اما فضیلت و کمال و ولایت و کرامت اهل بیت را منحصر درین زنده
تن نه دانی اگر چه ایشان بجز فیضیلت و کمال اختصاص شتار یافته اند زیرا که اهل فضیلت و کمال
از اهل بیت بسیار بوده اند چه در طبقات ائمه اثنا عشر چه بتاخر از ایشان

حضرت سلمان فارسی رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو عبد الله است و ایشان از سلمان بن اسلام میگفتند از کبار صحابه اند و پیغمبر صلعم در
شان ایشان فرمودند که سلمان رحل من اهل البیت یعنی سلمان از اهل بیت است و انشاب ایشان
در علم باطن بصدیق اکبر است رضی الله عنه وفات ایشان بعد این بوده در سال سی و سه هجری
و مدت عمر شریف ایشان بقول یک هزار پانصد و بقول سه صد و پنجاه و بقول سه و دو صد
و پنجاه سال است و این قول صحیح است

حضرت اولیس رضی الله عنه

نام شریف ایشان اولیس است از اهل بنجد بوده اند قرن قبل از مسیح که ایشان غنوب اند
بعد از آنحضرت رسول صلعم ایشان را ذخیر القابین ستایش فرمودند و ایشان در زمان پیغمبر
علیه السلام بوده اند لیکن از دو سبب لازمست آنسر و صلعم سیر شدگی بسبب خدمت ماور
بیرنی که داشتند و دیگر از کما غلبه سال و ایشان شتر بانی کرده فردا از انبقات خود و مالده
در وقت تنه و بهیبت و اعانت آنسر و صلعم که در جنگ دندان مبارک شمشیر شده بود چون معاوم
بوده که از رزق شتر سده و دندانهای تور را تمام شکسته بودند چون پیغمبر صلعم و عبید
نمودند که خرد مرا راس رسانید بگوئید که است مرا که اندام سیراموشی عمر در ایام
خدمت یا امیرانوشین غنی رضی الله عنهما خرقه مبارک را نزد او میسر برود و درخواست
و عاقبت امت نمودند گوئید که بدعای ایشان حق تعالی ببرد و موی گو سفندان قبیله رجبیه و لفر

که در مسجد قبیلہ القدر گوشتند ان داشت انماست بجز علم نبوت و کفایت الشیطان در
 شواهد النبوة چنین مسلم است که در آندایان که از ارفقه بود و علمت بنواصحاب دی خواستند
 که قبر نکند بکنه رسیدند که قبر دی در آن کند بود و در آنجا ساخته فرماستند که کفن سازند و در
 جلعان دی جاها یافتند که دست بخت بی آدم نبود و در آن کفن ساخته و در آن قبر دفن کردند
 و صاحب کشف المحجوب و تذکرۃ الاولیاء چنین آورده اند که اولیس نزد امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ
 آمد و بوقت الشیطان و صفین حرب میکرو تا شهید شد و تاریخ وفات الشیطان بقبول اولی رسوم رسالت
 سال سبت بود و هجری و بقول ثانی در سال سی و هفت هجری بود و امام عبد اللہ ریاضی رحمه اللہ
 در روضۃ الریاضین هر دو قول را مذکور ساخته

حضرت حسن بصری رحمه اللہ

کنیت الشیطان ابو سعید است الشیطان گوهر فروش بود و ازین جهت حسن لولوی نیز میگفتند
 و از کبار تابعین اندا امیر المومنین عمر را با حدوسی کس از صحابه رضی اللہ عنہ دیدند که با دوشیا
 از حوالی ام سلمه بوده رضی اللہ عنہما نقل است که از الشیطان سوال کردند که مسلمانی چیست و مسلمانی
 چیست گفتند مسلمانی در کتاب است و مسلمانان در زیر خاک و بگریسیدند که ای شیخ و لها می ما
 خفته است که سخن تو در آنها اثر نکند چه کنیم فرمودند کاشکے خفته بودی که چون خفته را بجنبایه
 بیدار شود و لها می شمارده است که هر چند بجنبانید بیدار نمیشود و ولادت الشیطان در سال سبت
 یک هجری بوده و مدت عمر شریف الشیطان هشتاد و نه سال وفات در پنجم رجب سال یکصد و ده
 هجری و قبر الشیطان در بصره که سابق آباد بود و نزدیک به بصره که الحال آباد است واقع شده

قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہم

از کبار تابعین اند و یکی از فقهای سبعة مدینه و در خانه عمه خویش حضرت عائشه صدیقہ رضی
 تربیت یافته اند و بی بن معاذ فرموده اند که در مدینه پیچگی را افضل ترا از قاسم ندیدم و از زیارت
 مرویست که پیچگی را عالم ترازدی ندیدم و از عمر عبد العزیز رحمه اللہ منقول است که اگر عالم خلافت
 باختیار من می بود بقاسم می گذاشتم وفات الشیطان در سال یکصد و هفت هجری بوده و بقول
 یکصد و هشت و بقول دیگر صد و دوازده و صد و دویز گفته اند

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کو فی رضی اللہ عنہ

کینت ایشان ابوحنیفه است ولقب امام اعظم و نام عثمان و هونین ثابت و اشیا بن اذنا بن اند و
 امام اول اندازند که از بعد و امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ محبت داشتند و هفت کس از صاحب کبار
 دیده اند و از ایشان حدیث روایت کرده اند انس بن مالک جابر بن عبد اللہ عبد اللہ بن
 انس عبد اللہ بن ابی اوفی عبد اللہ بن حرث بن حر بندی معقل بن بسیار و اثنه بن اسقع
 رضی اللہ عنہم و استاد علم فضیل و عیاض و ابراهیم اوهم و لشبر حافی و داؤد طائی بوده
 رحمہم اللہ و صاحبین نیز شاگرد ایشانند کہ امام ابو یوسف و امام محمد باشند صاحب کشف المحجوب
 در ترفیع ایشان امام امامان و مقتدا می سنیان شرف فقہا و غر علمان نوشته اند گویند سرگاہ
 بطواف روضہ رسول صلعم پیغمبری گفتند السلام علیک یا سید المرسلین جواب بے آید
 و علیک السلام یا امام المسلمین و یحیی بن ساعدی از می رحمہ اللہ گوید کہ پیغمبر صلعم را بنحو اب دیدیم
 گفتیم یا رسول اللہ این اطلبک یعنی کجا جویم ترا قال عند علم ابو حنیفہ فرمودہ کہ نزد علم ابو حنیفہ و
 خواجہ محمد یار سادہ و فصول سنہ نوشتہ اند کہ وجود امام اعظم رضی اللہ عنہ بزرگ ترین معجزات
 پیغمبر است صلعم بعد از قرآن مجید مذہب او مذہبی است کہ عیسی علیہ السلام بعد از نزول حمل
 سال موافق آن مذہب حکم خواہند کرد و گویند کہ در آخر بار بطواف خانہ کعبہ رفتند شبی بر یکا السیادہ
 نصف قرآن را بر یک پای و نصف دیگر را بر پای دیگر ختم نمودند و گفتند کہ ما عرفاک حق معرفتک
 و لکن عبدناک حق عبدناک ہاتنی آواز داد کہ ای ابو حنیفہ شناسختی مرا انچہ حق شناسختی بودی
 عبادت کردی مرا انچہ حق عبادت کردی بود پس آمرزیدم ترا تا با جان تو آوردہ اند کہ رسول
 صلعم آب و مہن مبارک خود را با انس بن مالک با مانت سپردہ بودند کہ این را با ابو حنیفہ
 خواہی رساند و آن در لب انس رضی اللہ عنہ آلبہ شدہ بود تا و را یام طفولیت با امام اعظم
 رضی اللہ عنہ رسانیدند نقل است کہ امام سننیاں رضی اللہ عنہ ہر شب ہزار رکعت نماز میکرد
 و تا سی سال نماز بجا در بطارت نماز خفتن گذارده بودند آوردہ اند کہ تا امام اعظم رضی اللہ عنہ
 در حالت حیات بودند با آنکہ مدت عمل حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ چہار سال گذشتہ بود
 و از مادر متولد نہ شد نہ و در همان شب کہ حضرت امام شافعی تولد نمودند و ولادت حضرت امام اعظم

رضی اللہ عنہ در سال ہشتاد و ہجری و مدت عمر شریف ہفتاد و سال بودہ و قبر ایشان متصل شہر بغداد گنہ است

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ

کنیت ایشان ابو عبد اللہ است و نام مالک و ہون بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ و ایشان در جمیع علوم دینی امام دوم از ائمہ اربعہ و استاد امام شافعی اند رحمہم اللہ ولادت ایشان در سال نو و پنچ و بقولے نو و دو چہار و بقولے نو و دو ہفت ہجری بودہ و وفات در ربیع الآخر سال یک صد و ہفتاد و نہ ہجری روے دادہ و قبر ایشان در بقیع غرقہ است

حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ

کنیت ایشان ابو عبد اللہ است و لقب شافعی و نام محمد و ہون بن ادریس ز قبیلہ قریش اند و نسب ایشان بہشت واسطہ از جانب پدر عبد المطلب بن ہاشم کہ جد رسول صلعم اند میرسد و نام مادر امام شافعی ام المحسن است و ہی نیت ہمزہ بن القاسم بن نذیر بن حسن بن علی ابن ابی طالب ایشان قرشی ہاشمی علوی فاطمی اند و امام سوم اند از ائمہ اربعہ تا در مدینہ بودند پیش امام مالک کسب علوم مینمودند بعد از آنکہ بمراق آمدند با امام محمد بن حسن شاگرد امام اعظم صحبت داشتند استفادہ نمودند ولادت ایشان بفرہ و بقولے و مستقلان و بقولے در مناساں یکصد و پنجاہ ہجری واقع شدہ و وفات روز جمعہ سلح ماہ رجب سال دو صد و چہار روے دادہ و قبر ایشان در قرائہ مصر است گویند در ہفت سالگی حفظ قرآن نمودند و در پانزدہ سالگی فتویٰ میدادند سفیان ثوری رحمہ اللہ فرمودند کہ اگر عقل شافعی وزن کردندی با عقل یک نیمہ خلق عقل اورانج آندے

حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ

کنیت ایشان ابو محمد یا ابو عبد اللہ است و نام محمد و ہون بن محمد بن حنبل امام چہارم اند از ائمہ اربعہ و شاگرد امام شافعی اند ولادت ایشان بہ بغداد است در سال یکصد و شصت و چہار ہجری و مدت عمر ہفتاد و نہ سال وفات ہم بہ بغداد وقت پاشت روز جمعہ دوازدم ربیع الاول در سال دو صد و چہل و یک ہجری روے دادہ و قبر ایشان نیز در بغداد است گویند چون

در ابتدا معتزله علیه نمودند و امام را کنار شرط تکلیف کردند که قرآن را مخلوق گویند پس بسبب این خلیفه
 بردند و سرنگی برد و سرای خلیفه بود گفت ای امام زنها که مردانه باشی که وقتی من زدی کردم
 هزار و چهل و نه قرار نه نمودم تا عاقبت ربائی یافته منکه در باطل چنین صبر کردم تو که بر حق
 اولی تر باشی امام احمد فرمودند که این سخن باری بود مراد ایشان را با وجود کبر سن یعقوب بین
 کشیدند و هزار تا زبانه زدند که قرآن را مخلوق بگوئی نگفتند و در آن میان تبند از ایشان
 کشاده شدند و دستهای ایشان بسته شده بودند و دست از غیب پدید آمد معتزله
 چون این بران بدیدند را کردند و هم از آن آزار برست حتی پیوستند در حالت نزع بدست
 اشاره میکردند و بران میگفتند که نه هنوز نه هنوز پس ایشان گفت پدر اینچنینی حالت است فرمودند
 وقتی با خطر است چه جای سوال است بدعا مدد کن که بر این اندکی ابله است
 که در برابر ایستاده و خاک او بار بر سر میزنند و میگویند که ای احمد جان و ایمان بردی از دست من
 و من میگویم نه هنوز نه هنوز تا یک نفس ماره است جای خطر است نه جای امن و چون وفات
 کردند جنازه ایشان را برگرفتند مرغان می آمدند و خود را بر جنازه میزدند تا چهل هزار که وجود و تر
 مسلمان شدند و زمار می انداختند و فرمودند و لا اله الا الله محمد رسول الله میگفتند

حضرت امام ابو یوسف قدس الله سره

نام ایشان یعقوب بن ابراهیم اصل ایشان از کوفه است شاگرد امام مسلمین حضرت ابو حنیفه
 کوفی اندر صلی الله عنه و حضرت امام اعظم ایشان را ستایش میفرمودند و آل ایشان را قاضی القضاة
 خواندند با وجود آنکه قبضه اشتغال داشتند هر روز دو صد رکعت نماز نافله میگذاردند منقول است
 که در وقت رحلت میفرمودند که هر چه فتوی دادم برگزیده الا آنچه موافق کتاب و سنت
 رسول خداست صلی الله علیه و سلم وفات ایشان در سبت و هفتم رجب سال یک صد
 و هشتاد و دو هجری و مدت عمر هفتاد و سه سال و قبر در بغداد است

حضرت امام محمد شیبانی قدس سره

نام پدر ایشان حسن است از ولایت شام بعراق آمدند و در واسطه متوطن گشتند و در اینجا
 امام محمد متولد شدند و در کوفه نشو و نمایافته اند پدر ایشان از اهل ابود و حضرت امام محمد شاگرد رشید

حضرت امام اعظم اندر رضی اللہ عنہ و علم حضرت امام اعظم را ایشان در عالم منتشر کردند امام ابو یوسف و ایشان را صاحبین و امامین میگویند صاحب تصانیف مشہور بودند امام شافعی رحمہ اللہ شاگرد ایشانند سلطان المشائخ و مقلد حضرت گنج شکر میگویند کہ امام شافعی در کتاب امام محمد میرفتند و می گفتند کہ اگر بگویم قرآن بعثت محمد بن حسن نازل شده است رواست ہر آنی می توانم گفت بواسطہ فصاحت وی و وفات ایشان چہار دہم جمادی الآخری در سال یکصد و شستاد و نہ ہجری بودہ و قبر در ری است چون ذکر ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کہ بمنزلہ چہار عنصر دین اند و استقامت مذہب حق اہل سنت و جماعت بسبب وجود شریف ایشان است و ذکر امامین تمام شد شروع در ذکر اولیای کبار کرد اگر چہ در نفحات الانس و کشف المحجوب و تذکرۃ الاولیاء و دیگر کتب احوال ایشان تفصیل مذکور است لیکن سلسلہ سلسلہ ظاہری شد بنا بر آن این فقیر ہر سلسلہ را جدا جدا بیان نمی نماید و بعضی از مشائخ متقدمین کہ سلسلہ ایشان مسووع نہ شدہ در فصل علیہ ذکر خواهد نمود انتشار مریدان بمشائخ بستہ طریق است کی بخرقہ دوم بنالین سوم بصحبت و خدمت و تادب بان و خرقہ دوست خرقہ ارادت و آنرا جز یک شیخ روا نہ شدہ و دوم خرقہ تبرک و آن از مشائخ بسیار بحیث برکت گرفتن روا باشد

بیان سلسلہ متبرکہ علیہ عالمیہ قادریہ کہ منسوب است بحضرت غوث الثقلین شاہ عبدالقادر و مریدان سلسلہ علیہ را بعد از آنحضرت قادریہ می نامند و بالاتر ایشان تاج حضرت سید الطائفہ جنیدیہ می خوانند

حضرت شیخ معروف کرخی قدس سرہ

کنیت ایشان ابو محفوظ است و نام پدر ایشان فیروز و بقولے فیروزان و بعضیہ گفته اند معروف ابن علی الکرخنی و والدین در دین ترسا بودند بدست امام علی بن موسی الرضا رضی اللہ عنہ مسلمان شدند و در مذہب امام اعظم بودند و حضرت امام علی بن موسی را با ایشان کمال عنایت و محبت بودہ و آنچه یافته اند از تربیت و برکت خدمت امام رضی اللہ عنہ بودہ و در بار امام میگردہ اند صاحب تذکرۃ الاولیاء گوید اگر عارف بودے معروف بنودی و بادا و دوطائی کہ در علم شاکر و ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ و در طریقت مرید حبیب راعی است صحبت اشہ اند و حبیب راعی مرید سلمان فارسی رضی اللہ عنہم نقل است کہ یک روز طہارت ایشان شکست

در حال تخیم کردند گفتند انیک و حبلہ تخیم چرا میکنند فرمودند که تواند بود که تا آنجا برسم بے وضو
 بمیرم گویند برادر امام رضا رضی اللہ عنہ روزی مردم اندوہام کردند و پلو سے معروف
 قدس سرہ شکستند بیمار شدند سری سقطی گفت مراد صیغہ کن گفتند پیش از آنکہ بمیرم
 پیرا ہن مرا الصبد قدہ کہ میخواہم از دنیا بیرون روم بر بہنہ چنانکہ آمدہ بودم لاجرم در تجربہ مبتلا
 نہ داشتند صاحب کشف المحجوب گفتہ اند کہ معروف مناقب و فضائل بسیار است و اندر
 فنون علم مقتدا سے قوم بودہ است و حضرت شیخ معروف فرمودند علامت جو احمد دران
 سہ چیز بودیکہ وفاسے بخلاف دیگر ستایش بچو دود دیگر عطاسے بی سوال وفات ایشان
 دوم محرم سال دوصد و پنجاہ ہجری بودہ و قبر در بغداد است بدعا کردن و زیارت بد آنجا روند
 محرم است ہر کہ دعا کند مستجاب شود

حضرت شیخ سری بن القلس سقطی قدس سرہ

کنیت ایشان ابو الحسن بہت و مرید حضرت شیخ معروف کرخی و مقتدا سے زمان و شیخ وقت
 و امام اہل تفرق و در اصناف علم کامل بودہ اند ایشان فرمودند مردانست کہ در میان بازار
 بحق مشغول باشد و خرید و فروخت نماید و یک لحظہ از اللہ تعالی غافل نباشد و نیز فرمودند
 قوی ترین قوتہا آنست کہ بر نفس خود غالب آئی و فرمودند ادب ترجمان دل بہت و فرمودند
 ہر کہ عاجز آید از ادب نفس خویش از ادب غیر عاجز تر بود و فرمودند کہ پنج چیز است کہ قرار
 نگیرد در دل اگر دران چیز دیگر بود خوف خدا سے در جا بجا سے و دوستی بجا سے و حیا
 از خدا سے و انس بجا می و فرمودہ اند کہ خلق آنست کہ خلق را نہ بخانی و می فرمودند کہ ہر روز چند بار
 در آئینہ می نگرم از بیم آنکہ مباد از شوئی گناہ رویم سیاہ شدہ باشد سید الطائفہ شیخ
 جہینہ فرمودند کہ سچکس را در عبادت کامل تر از سری سقطی ندیدم کہ دود و ہشت سال
 نگذشت کہ پلو بر زمین نہ نہاد و مگر در بیماری مرگ و ہم فرمودہ اند کہ وقت رحلت گفتم
 مراد صیغہ کن فرمود ای جنید مشغول مشو بسبب خلق از صحبت خدا سے تعالی گفتم این سخن
 اگر پیشتر میگفتی با تو صحبت نمیداشتم وفات ایشان با دوسہ شنبہ سوم باہ رمضان
 سال دوصد و پنجاہ ہجری بودہ و قبر در شونیزہ بغداد است۔

حضرت شاه سید الطائفة شیخ جنید بغدادی رحمه الله

کنیت ایشان ابوالقاسم است و لقب سید الطائفة و طاووس العلماء و قواریری و زخاج و خزاز و
 قواریری و زخاج از آن گویند که پدر ایشان محمد بن جنید باشد آنگینه فروختی و الی سید الطائفة
 از نهادند بوده اند و مولد شاه سید الطائفة به بغداد بوده مذہب سفیان ثوری است و
 مرید کامل و خواهرزاده شیخ سری سقطی اند مرجع مشائخ کبار مطلق مساوات و انداز برحق اوقاف
 و اسرار سلطان طریقت پیشوای اهل حقیقت مقتداے زمان او تا دوجان و از آنم و مساوات
 این قوم بوده اند و با حارث تماسبی محمد قصاب صحبت داشتند و در ویم و ابوالحسن نورس
 و شبلی و خزاز و غیره و مشائخ جمیع سلسله نسبت به ایشان و بست گفتند و منسوبان ایشان را
 جنیدیه خوانند و ازین حجت ایشان را سید الطائفة امام ائمہ گویند سخن ایشان در طریقت حجت
 و سبکی از مشائخ متقدمین و متاخرین بر ظاهر و باطن ایشان انگشت توانست نماید قبول همه بودند
 و بنا به طریقه ایشان بر صحت و معنی صحو و سکرها صاحب کشف المحجوب تفصیل بیان کرده اند
 روزی از سری سقطی پرسیدند که هیچ مرید را درجه بلندتر از تیر پاشد گفتند بل بر باله این
 ظاهر است جنید را درجه فوق درجه من است خلیفه بغدادی را درجه من است ای بی ادب تو گفتم
 من بی ادب نباشم که نیم روز با جنید صحبت داشته باشد از وی ادبی نیاید و شیخ ابو جعفر حداد
 گفته اند اگر عقل مردی بودی بصورت جنید بودی که میند که سیرت جنید سی سال کار خفتن
 گذارده بر پانی با سناوی و اصبح اللہ گفتی پس هم با بر سر نماز بیدار می نمود
 خدای تعالی سی سال بزبان جنید با جنید سخن گفت و جنید و بیان نه و خلق را خبر و نیز می فرموده اند
 که یک بار در زمزم شد و گوشتی و نه باز و نه بدیدم که با جنید اول بدان را بود و ایم تا با پانی
 گویا بهینوا از ناما غیا با پانی نقل است که یکی از بزرگان بر وی صلوات علیهم با جواب دید شصت و شیخ جنید
 حاضر شخصه فتوی در آور و در صلوات فرمودند جنید فتوی ده گفت یا رسول الله تو فاضل فتوی
 با نگیری چون هر هم فرمودند که چند آنکه انبیا را همه امت خود مباحات بود و مرا با جنید
 مباحات است حضرت شیخ فرمود و جد هر گز نمی فرمودند و باطن به شرع شریف
 آراسته بودند نقل است که روزی سخن میگفتند مرید که خمره بزاد در از آن منع کردند

و برنجایند و فرمودند اگر بار دیگر نره زنی ترا مجبور کرد و انتم پس ایشان باز تسبیح بخن شدند و آن
 جوان خود را نگاه میداشت تا حال بجای رسید که طاقتش نماند پلاک شد چون رفته او را دیدند
 در میان خلق خاکستر شده بود نقل است که در لند اوروزی و زوی را او نجاته بودند دیدند و برقعند
 و پاسبان و زور را بوسیدند مردم ازین سوال کردند گفتند نه از رحمت بروی باد که در کار خود مرد
 بوده است و چنان آن کار را کمال رسانید که سر در سر آن کار کرد نقل است که در مجلس حضرت
 شیخ کی برخواست و گفت دل کدام وقت خوش بود فرمودند آنوقت که او در دل بود و بهم
 حضرت شیخ جنید فرمودند که مرد بسیرت مرد آید نه بصورت و بهم فرموده اند که هر که
 شناخت خدا را هرگز نشاد و نبود و فرموده اند که وقت چون فوت شود آنرا هرگز نتوان
 یافت هیچ چیز غریب تر از وقت نیست و فرموده اند جو انز و س آنست که بار خولش بر خلق
 نهی و هر چه داری بدی و فرمودند خلق چهار چیز است سخاوت و الفت نصیحت و شفقت
 شفقت آنست که بطوع ایشان و بی و آنچه طلب میکند و منت بر ایشان نهی که ایشان قضا
 آن ندارد و سخنی نگویی که ایشان ندانند از حضرت شیخ پرسیدند که صحبت با که داریم فرمودند
 با کسی که هرگز نیکی که با تو کرده باشد بروی فراموش بود پرسیدند هیچ چیز نیست فاضل تر
 از زیستن فرمودند اگر سیتن برگه سیتن پرسیدند بنده کیست فرمودند آنکه از بندگی کسان آزاد
 بود پرسیدند راه بنده چگونه است فرمودند و نیار ترک گیری یافتی و خلاف کردی بحق
 پیوستی نقل است که فرمودند شی به نماز مشغول بودم هر چند همه کردم نفس من مراد یک
 سوره موافقت نمیکرد و هیچ تفکر دیگر توانستم کرد و دل تنگ شدم خواستم از خانه بیرون آیم چون
 در کشتادم جوانی دیدم خود را در گلیم پیچیده و بر در سراسر سرور کشیده چون مرا دید
 گفت تا ازین زمان در انتظار تو بودم گفتم تو بودی که مرا بقرار ساختی گفت آری مسئله را
 جواب ده چگونه در نفس که هرگز در داد و داد و دانی نگردد و او گفتم آری چون مخالف
 به او خود کند در داد و دای او گردد چون این گفتم سرگرم بیان برد و گفت آ
 نفس چندین بار از من همین جواب شنیدی اکنون از جنید بشنو برخواست و پرفت
 من ندانستم که از کجا آمد و کجا رفت و فات ایشان روز شنبه است و من رجب

گفت ای سپهر لقیّت و حقیقت این معانی را با ما موجب هدایت جمعی گرد و فرمودند این معانی را لازم است که هر نفس را نفس آخر شمارند و با اتفاق و نفس آخر مشغول بقضاء الله فیصل است از تلفظ بکلمه لا اله الا الله چرا که تواند بود که در نفی پیش از تلفظ لفظ الله نفس منقطع شود و جوان گفت ارید علی من هذا یعنی و حبی ازین بهتر نمیخواهم فرمودند که لازماً برای نفی غیر است و من غیر منتهی بنیم با تفسیر کم جوان گفت ارید علی من هذا فرمودند که درین طریق متابعت صدیق اکبر کرده ام رضی الله عنه چنانچه گویند که رسول صلعم صحبت غذا سه مرتبه اصحاب را بداد و اول رسول صلعم فرمودند و صدیق رضی الله عنه در هر مرتبه جمیع اموال خود را در راه حق و ادب رسول صلعم در هر بار می پرسیدند که چه گذاشتی برای عیال خود صدیق رضی الله عنه و در مرتبه اول گفت اولاد من از دو حال بیرون نیست صالح اند یا طالح اگر صالح اند حق تعالی بنده را صالح را ضایع نخواهد گذاشت و اگر طالح اند مرا بنشان چه کار و در مرتبه دوم گفت گذاشتم برای ایشان سوره واقعه را که بعد از مغرب بخوانند و در مرتبه سوم گفت عمر رضی الله عنه اگر روزی بر ابوبکر سبقت تو انعم کرد ام روز نخواهد بود و دوران روز عمر مالدار بود و ابوبکر رضی الله عنه فقیر عمر رضی الله عنه نصف اموال خود را داد و صدیق رضی الله عنه تمام را چنانچه گویند که آنحضرت صلعم در آن روز جبرئیل را بصورت شخصی دیدند که دیفت خرما پوشیده بود چون از سببان پرسیدند گفت یا رسول الله صلعم امروز جمیع مال من را بکس متابعت ابوبکر صدیق لیفت خرما پوشیده ناگهان دیدند که ابوبکر رضی الله عنه پیدا شد با نه دین خرما پوشیده بوریای کنه و دستاری و پیرایه که در برش بود بر سر برداشته می آید و در آن روز غیر ازین در بساط صدیقی چیز نبود و رسول صلعم پرسید زبانا ابوبکر براسه حال چه گذاشتی درین بار که مرتبه آخر بود گفت الله جوان گفت ای من پدر انلی من پدر حضرت شیخ شجاعی گفتند ای جوان و حبای خوب گفتیم اما صمت تو بس عالی است بهتر ازین با تویم فرمود که اختیار این طریق موجب امرائی است که در قرآن مجید آمده قل الله ثم ذرهم فی خودنهم لیعبون یعنی بگو ای محمد الله بس بگذارد آنها را در شغل آنها که بازی می کرده باشند جوان گفت جسی جسی یعنی بس است بس است بمن و نوره نزد جوان بداد

شیخ عبد الواحد شیبی قدس اللہ سرہ

شيخ ابو الفرح طرسوسي قدس الله سره

حضرت شیخ ابوالحسن نیکاری قدس سرہ

حضرت شیخ ابوسعید مبارک قدس سرہ

نام ایشان مبارک بن علی بن حسین المخزومی است سلطان الاولیا و برهان الاتقیاء و قدوة
عارفان و قبله سالکان پیر طریقت و اقطاب اسرار حقیقت جامع علوم ظاهری و باطنی و محبت و ابر
خضر علیه السلام و جنلی المذهب و مرید شیخ ابو الحسن نیکاری و پیر خرقه حضرت قطب ربانی محبوب
سجانی شاه محی الدین عبدالقادر جیلانی اندر صفی الله عنه از حضرت غوث الثقلین منقول
است که در ابتدای حال با خدای تعالی عهد کرده بودم که بخورم تا خورانند و نیا شام
تا نیا شامانند چون چهل روز نگذشت شخصی آمد و قدری طعام بگذاشت و برفت نزدیک بود که نفس

از رنگی بالای طعام افتد گفتم والله از عمدی که با خدای خود بستم برگردم ناگاه از باطن خود
آوازی شنیدم که کسی به آواز بلند میگفت الجوع الجوع حضرت شیخ ابوسعید خرمی بر من نگذشت
آن آواز بشنیده گفتم عبد القادر این چیست گفتم این اضطراب نفس است اما روح
بر قدر خود است و در مشاهد خداوند خود گفت بخانه ما بیا و برفت من گفتم بیرون
نخواهم رفت ناگاه ابو العباس خضر علیه السلام در آمد گفت برخیز و پیش ابوسعید رو فرستم
و دیدم که ابوسعید بر در خانه ایستاده انتظار من میکشید گفتم ای شاه عبد القادر آنچه من
ترا گفتم پس نبود که خضر را نیز بایستی گفت پس مرا بخانه در آور و طعامی که میا کرده بود بفرست
در دهان من می نهاد تا سیر شدم و بعد از آن مرا خرقه پوشانید و صحبت او را لازم گفتم
بنامی مدرسه باب الانبیا که بحضرت غوث الثقلین است ایشان کرده اند و در حیات بحضرت
غوث اعظم داده بودند چنانچه قبر مبارک حضرت غوث اعظم در همان مدرسه است وفات حضرت
شیخ ابوسعید الخرمی در سنه پانصد و سیزده هجری واقع شد

حضرت شیخ حماد و عباس قدس سره

کنیت ایشان ابو عبد الله است و نام حماد بن مسلم و عباس و دو شاب فروش را گویند
پیر صحبت حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر رضی الله عنه از شلخ کبار و عارف اسرار و
مقتدای وقت و صاحب کرامات عالییه بوده اند و با وجود آنکه امی اند حق تعالی علم لدنی را بایشان
گرامت فرموده بود و دوازده هزار مرید کامل داشتند بهتر و مترجمه مرید شیخ عبد القادر
جیلی اند رضی الله عنه نقل است که روزی شیخ حماد میفرمودند مرا دوازده هزار مرید است و هرب
ایشان را یاد میکنم و حاجات ایشان را از خدای تعالی میخواهم و هر که از ایشان بگناهی مبتلاست
درخواست میکنم یا در آن ماه توفیق توبه دهد یا از جهان بیرون برود تا دیر در گناه نماند
حضرت شیخ عبد القادر رضی الله عنه در اینجا حاضر بوده گفتند اگر حق سبحانه تعالی مرا منزلتی ببرد
از و درخواست کنم که مریدان من تا قیام قیامت بی توبه نمیرند و من بدین ضمان ایشان بیا
شیخ حماد گفتند که حق سبحانه تعالی مرا مشاهده نمود و آنچه او از خداوند خود است حق تعالی
قبول کرد و نقل است که حضرت غوث اعظم جوان بودند و در صحبت حضرت شیخ حماد میفرستند

روزی بادب تمام در مجلس شیخ نشسته بودند چون بر ناسته بیرون رفتند شیخ حماد فرمودند
این اعمی را قدمی است که در وقت او بر گردن همه اولیا خواهد بود هر آئینه ما مور شود بآنکه بگوید
قدمی بذه علی رقبه کل ولی الله هر آئینه آنرا بگوید و همه اولیا گردن نهند و قات شیخ حماد
در ماه رمضان پانصد و بیست و پنج حجری واقع شده

حضرت غوث الثقلین شاه محی الدین سید عبدالقادر حسنی الحسینی رضی الله عنه
کنیت ایشان بابو شاه شایخ اندر طریقت و امام ائمه اندر شریعت و محبوب ربانی ابو محمد است و نام شریف
آن پیر زمانه سرور عارفان یگانه شرف زما و فخر عباد قطب صداتی عبدالقادر و دهبان ابی صالح
سنوسی جنبلی دوست بن ابی عبداللہ بن یحیی زاید بن محمد بن داؤد بن موسی الجون بن عبداللہ
محض بن حسن شنی بن حسن بن علی مرتضی رضی اللہ عنہم و حسنی و حسینی از ان جهت گویند که پدیر عبداللہ
محض حسن شنی بن حسن بن علی مرتضی است رضی اللہ عنہم و مادر عبداللہ محض فاطمہ بنت حسین
بن علی مرتضی است رضی اللہ عنہم دیگر آنکه والدہ ماجدہ آنحضرت نیز حسینی بوده اند و لقب
محی الدین اسباب سبب تعلق آنحضرت بحی الدین آنست که فرموده اند روز جمعه از بعضی سیاحت
به بغداد می آمدیم ناگاه به بیماری نحیف البدن متغیر اللون بگذشتم مرا گفت السلام علیک یا عبدالقادر
جواب سلام باز دادم گفت نزدیک من آئی نزدیک اورفتم گفت مرا به نشان او را نبشاندیم جدا او
تازه شد و صورت او خوب گشت در رنگ اوصاف گردید از و ترسیدیم گفت مرا می شناسی گفتیم
گفت من دین جد تو ام ضعیف شده بودم چنانکه دیدی مرا خدای تعالی بتوزنده گردانید است
محی الدین او را بگذاشتم و بمسجد جامع رفتم شخصی خلیل پیش پای من نهاد و گفت یا شیخ محی الدین
نماز بگذارد و مخلق از هر طرف بر من هجوم کردند و دست پای مرا می بوسیدند و می گفتند یا محی الدین
و لقب آنحضرت در آسمان باز اشهب است چنانکه فرمودند شعر نابعلی الافراح الملوۃ و دواظرا
فونی العلیا و باز اشهب و غوث الثقلین میگویند که تصرف آنحضرت بر جن و انس بوده چنانچه
آو میان در مجلس آن غوث اعظم حاضری شدند و اسلام می آوردند و نائب می گشتند و افادہ می کردند
جنیان نیز صف صفت در مجلس حاضر میگشتند و اسلام می آوردند و فائده با حاصل می نمودند
و آنحضرت میفرمودند که مرا انس را مشایخ است و مرجن را مشایخ است و در ملک و من شیخ کل ام شیخ ابو سعید

عبداللہ بغدادی رحمہ اللہ گفتہ اند کہ عاجزہ داشتیم فاطمہ نام شانزدہ سالہ بالایا م برآمد و بود
غائب شد بخد مت حضرت غوث اقلین فرست و آن قضیہ را گفتم فرمودند امشب در خرابہ کرخ
کہ محلہ ایست از بغداد بر و بر زمین دائرہ بکش و وقت کشیدن ائمرہ بگوی بسم اللہ و علی نبی القادر
و در آن شبین چون شب تاریک شود طوائف جن بر تو خواهند گزشت بطور مختلفہ پیچ خوف نکنی و
وقت سحر بادشاہ ایشان باشکر بیاید و از تو پرسد بگویی شیخ عبدالقادر مراد تو فرستادہ است
و قضیہ دختر با و بگویی راوی گوید چنان کردم جنیان صف صف بصورت مختلفہ میگفتند و سپید
یکی نمیتوانست کہ نزد یک دائرہ آید تا آنکہ بادشاہ ایشان براسپی سوار با جامہ از جنیان پیدا شد
و مقابل دائرہ با ایستاد و مرا پرسید کہ حاجت تو چیست گفتم شیخ مراد تو فرستادہ است در حال
از اسب فرو آمد و زمین بوسید و بیرون دائرہ نشست و گفت چرا فرستادہ است خبر غائب
شدن دختر با و گفتم فرمود ما آن دیو کہ دختر را برودہ بود حاضر کنند در حال آن دیو را با و خستہ
حاضر کردند گفتند از دیوان چنین است آن دیو ہا گفت ترا چہ باعث شد کہ این دختر را از کتاب
غوث ربودی گفت مرا خوش آمد و در دل جای کرد فرمود آنرا گردن زنند دختر را بمن داد
گفتم مثل تو فرمان بردار مر شیخ را ندیدم گفت ما چگاہ مطیع او نباشیم کہ چون او از خانہ بیج اجنہ
اقصای عالم نظر میکند از مہبت او ہمہ در زار میشوند و چون حق تعالی اقامت قلم میکند
او را تمکن دیگر داند بر جن و انس و جلی آنحضرت را بحبت آن گویند کہ اصل آن غوث آفاق
از ولایت جیل است و ولادت با سعادت آن خیر در آنجا واقع شدہ و آن ملکی است
و رای طبرستان کہ آنرا جیلان و گیلان و گیل نیز گویند و بعضی گفتہ اند جیل موضعی است
بر کنار درجہ یکدہ راہ از بغداد بطرف واسطہ و نیز موضعی است جیل نام نزدیک مدائن
بحسب نسبت این دو موضع ہم گیل و گیلانی و جیلانی میگویند اما جامعہ کہ نسبت آنحضرت
باین دو موضع کردہ اند صاحب روضۃ النواظر کہ از کابر وقت بودند و قول ایشان
سند است نوشتہ اند کہ قول آنها غلط است و گفتہ اند میتواند بود کہ آنحضرت درین موضع
چند روز اقامت نمودہ باشند چنانچہ در برج عجمی اما اصل آنحضرت از ولایت گیلانست
و صاحب تعجب البلدان آنحضرت را بموضع بستیز کہ از مضافات ولایت گیلان است نسبت کردہ

نسبت ارادت آنحضرت بدانکه ترتیب حضرت غوث الثقلین بپواسطه از روحانیت حضرت رسالت
پناه محمدی صائم است و پیر خرقه آنحضرت شیخ ابوسعید مخزومی و از شیخ ابوسعید اسامی که بالاتبه تربیت
نموده شده نسبت خرقه پیشین معروف گریخی رسیده بحضرت امام رضا رضی الله عنه میرسد و از اینجا
از آبای کرام حضرت گذشته به سید امام صلعم میرسد و پیر صحبت آنحضرت شیخ حماد و یاس اند
رحمه الله و با خضر علیہ السلام بسیار صحبت داشته اند و جنلی مذسب بوده اند و قوی بر بند
امام شافعی و امام احمد حنبل میگرداند شیخ بقای بن بطو گفته اند روزی حضرت غوث اعظم
بزیارت قبر امام احمد حنبل رفتند پس دیدیم که امام از قبر خود بیرون آمد و آنحضرت را در کنار
گرفت و گفت ای شیخ عبدالقادر محتاج من بتو در علم شریعت و علم حقیقت و علم طریقت
کنیت والدۀ مکرمۀ مغلطه آنحضرت ام الخیر و لقب و نام آئمه الجبار فاطمه بنت شیخ عبد الله
صومعی است که از کبار مشایخ گیلان و مقتداے اولیای زمان و مستجاب الدعوات بوده اند
حضرت مولانا عبد الرحمن جامی نوشته اند که شیخ عبد الله صومعی از روسا و زیاد بوده و در احوال
احوال عالی و کرامات ظاهر بوده و قتیکه در غضب شدی حق سبحانه و تعالی از برای
وی زود انتقام کشیدی و هر چه خواستی خدای تعالی چنان کردی و هر چیزی که پیش از وقوع
آن خبر کردی چنان واقع شدی و والدۀ ماجده حضرت غوث الثقلین را بربۀ وافر بود و از خیر
صلاح شیخ عبدالرزاق ولد حضرت غوث اعظم فرمودند و قتی که غوث صدائی از صلب شریف
پدر برحم لطیف مادر حلول نمودند والدۀ مکرمۀ مغلطه ایشان در سن شصت سالگی که زمان یاس
بوده اند و این کرامات آنحضرت است والدۀ آنحضرت از کبار النساء عارفات صاحبات و
اصلات و صاحب مکاشفات بوده اند و ولادت با سعادت غوث اعظم در حیلان اول شب
ماه رمضان سال چهار صد و هفتاد و لوقولی هفتاد و یک هجری بوده والدۀ آنحضرت فرموده اند
که چون فرزندم عبدالقادر متولد شد هرگز در ماه رمضان روزلبتان نگرفتم و شیر نخوردم
یکبار بهلال رمضان بحبت ابر پوشیده شده بود و مردم از من پرسیدند گفتم فرزندم از
شیر نخورده است آخر معلوم شد که آنروز از ماه رمضان بوده است و آنحضرت فرمودند
که در اوائل جوانی چون چشم من بخواب گرم شدی آوازی می شنیدم که امی عبدالقادر ترا برآید

خواب نیا فریدیم و چون بکتاب میر رسیدیم آواز ملائکه می شنیدیم که می گفتند بر خیزید و جای دهید ولی
 خدای را و آنحضرت هیش و ده ساله بودند که از جیلان بفرهاد آمدند و در سال چهار صد و هشتاد و هشت
 به بغداد رسیدند به تحصیل علوم مشغول گشتند اول بقراءت قرآن بعد ازین بفقہ و حدیث و دیگر علوم
 دینی و در اندک زمانی بر اقران خود فائق شدند و از همه ممتاز گشتند و در همین مفاصل
 شصت کس از قطاع الطرق بر دست آنحضرت توبه کرده مرید شدند و در سال پانصد
 و هشت و یک بفرموده پیغمبر صلعم و حضرت علی کرم الله وجهه که آب و هن مبارک در دهن
 آنحضرت انداختند بر منبر بر آمده مجلس وعظ نهادند و تا چهل سال در جمیع علوم دینی تکلم میفرمودند
 وقت وعظ می فرمودند که ای اهل آسمان و زمین بیایید و بشنوید سخن مرا و از من چیزی بیاموزید
 که نایب و وارث پیغمبر صلعم در زمین و درین مجلس خلعتا عطا میشود حق تعالی بر دل من
 تجلی میکند و قریب هفتاد هزار نفر در مجلس وعظ آنحضرت حاضر می شدند و چهار صد نفر کلام
 آنحضرت را می نوشتند و هر گاه مجلس می شد از اثر آن کلام حقیقت انتظام و عجب و ذوق
 و دوستی کس می کردند و شیخ ابوسعید قیلومی رحمه الله گفته اند که در مجلس شیخ عبدالقادر مبارک
 پیغمبر صلعم و پیغمبران دیگر را صلوات الله علیهم و ملائکه واجب را صف صفت مشاهده میکردم
 کتاب غنیة الطالبین و فتوح الغیب تصنیف آنحضرت است علیه مبارک آنحضرت را در کتاب
 معتبره چنین نوشته اند خیف البدن میانه بالا عرض الصدک کشاده پیشانی گندمگون
 پیوسته ابرو و آواز آنحضرت بلند بوده و لباس بطریق علما و می پوشیدند گاهی طلیسان
 و گاهی جامه و دیگرند که قیمت یک گز آن بیک و نیار بودند یک حبه زیاده و نمی نمودند
 که نمی پوشش تا نمی پوشانند و نمی خورم تا نمی خوراند و نمیگویم تا نمی گویند و اگر کسی بدید
 آنحضرت می آورد قبول می نمودند اما غیر از سلاطین و همان لحظه بجا خزان مجلس شصت میفرمودند
 روزی امام المستجد بالله خلیفه بغداد بخدمت آنحضرت آمده بدیده زر پیش نهاد فرمودند
 حاجت نیست الحال بسیار نمود آنحضرت یک بدیده ابدست راست و یک رابدست چپ
 برداشته با هم بشلیدند از آن خون روان شد فرمودند ای ابوالمظفر از خدای شرمنداری
 که خونهای مردم میخوری و بر خود گرد میکنی و بدان با من برابر می شوی در حال خلیفه

بیوش شد فرمودند بجزت معبود اگر حرمت اتصال او به بنمای صلعم نبودی میکند آشتی که آن خون
 تا خانه او برفتی و حضرت غوث اعظم هرگز بجانه پیچ کی از خطا و صاحب شتمی نه رفتی اند
 و بر بساط آنمانه نشسته اند و محبت الشیخان نفیسم فرمودند و چون خلیفه بجانه آنحضرت آمدی
 اندرون میرفتند و باز می آمدند تا قیام از برای او نباشد در تکلم بخلیفه مبالغه بسیار می نمودند
 و خلیفه دست می بوسید و آبادانی نشست و می گفت هر چه شیخ فرماید بسبر و چشمه را چون رقم
 می نوشتند باین طریق که عبدالقادر بنو خنین میفرماید و فرمان او بر تو نافذ است و حکم او مبرا
 شود و مندر بر تو محبت چون رقم بر خلیفه رسیدی بوسیدی و بر سر گذاشتی گویند که هیچکس
 خوش خلق و شریکین و کریم و مهربان تر از آنحضرت نبوده چنانچه هر یکی از نه نشینان آنحضرت
 گمان بردی که از نزد آنحضرت عزیزتر نیست و هیچگاه جواب سائل را در نفرمودی و هر ساری
 که اطباء از علاج او عاجز می آمدند او را بخدمت آنحضرت می آوردند و بمجرب و رسیدن دست مبارک
 شفای یافت نقل است که دزدی بجانه آنحضرت درآمد نابینا شد و هیچ توانست برود درین اثنا
 خضر علیه السلام در رسید و گفت یا ولی الله کی از ابدال فوت شده بهر که حکم فرماید بجای او
 نصب کرده شود فرمودند که در خانه ما شخصی بشکستگی افتاده است بر دوار بیرون آرو بجا
 آن ابدال نصب کن خضر علیه السلام او را از آن خانه پیش آن یگانه عصر آورد و بیک نظر
 گیمیا اثر آنحضرت بنیاد دیده بمرتبه ابدالیت رسید چون در آن لقمه شریف غیر از معرفت
 و محبت الهی چیزی دیگر نبود پس در حقیقت آن شخص که بدزدی این متاع آمده بود ازین بود
 که آنحضرت او را بمطلب رسانیده اند و محروم و ساخته اند و بمرتبه ابدالیت فائز گردانید
 گویند که غزل و نصب اقطاب و ابدال و او تا دو سلب حال او لیاد بست ایشان بود
 هر کرا میخواستند غزل نموده بجای او دیگر بر نصب میفرمودند چنانچه یکی از ابدال وفات
 یافته بود کافر را از قسطنطنیه آورده موی بروت او را گرفته محمد نام گذاشتند و طاق
 مبارک خود را بر سر او نهاده داخل آن جامع نمودند و روزی یکی از مردان غیب در هوا میرفت
 چون بر سمت الراس بلند او رسید در دل گذرانید که در شهر بغداد پیچ مروی نیست
 حضرت غوث اعظم دریافته حال او را از سلب نمودند و آن جوان از هوا بدرگاه آنحضرت افتاد

و با تماس شیخ علی هبتی از تقصیر او در گذشتند توبه کرد باز در سوابق او از نموده برفت و طریقه آنحضرت
تمام شرع بوده و اگر کسی را میدیدند که برخلاف شرع شریف عمل میکند حال او را سلب میکرد و ند
و میفرمودند که امی مردم اگر او ب شرعیت نمی بود و هر آینه خبر میکردم شمار آنچه میخوری و ذخیره
میکنید شما پیش من همچو شیشه اید می بینم آنچه در ظاهر و باطن شماست یکی از اکابر حضرت علیه السلام
در باب حضرت غوث اعظم سوال نمود فرمود که حق تعالی هیچ ولی را بمقامی نرساند مگر آنکه
شیخ را مقامی برتر از ان داد و کاس محبت خود بنجشانید هیچکس را مگر آنکه شیخ را بهتر گویند و از ان
از ان داد و عطا فرمود و گفت شیخ عبدالقادر فردا حجابست و غوث و قطب اولیای زمان
خویش و گویند که آن غوث صدای روزی در ریاط خویش مجلس فرموده بودند و عام مشایخ
قریب صد تن حاضر بودند از انجمله شیخ علی هبتی بود و شیخ نقاشی بن بطوش شیخ ابو سعید قلیومی
و شیخ ابوالنجیب پسر دردی عم شیخ شهاب الدین سهروردی و شیخ جاگیر و قصب البان
موصلی و شیخ ابوالسعید و شیخ غراز بطاحی و شیخ منصور بطاحی و شیخ حماد بن مسلم و باس
و حوایج یوسف بن ایوب سیدانی که میر سلسله خواجگان نقشبندان و شیخ عقیل بن مسیحی
و شیخ ابوبکر مغربی و شیخ عدی بن مسافر و شیخ علی بن وهب سنجاری و شیخ موسی بن بامین و فی
و شیخ احمد بن ابوالحسن رفاغی و شیخ عبدالرحمن طفسونجی و شیخ علی مطرا و شیخ ماجد کردی
و شیخ ابو محمد قاسم بن عبدالمنصور لصری و شیخ ابو عمر عثمان بن مرزوق و شیخ سدید سنجاری
و شیخ حیات بن نعیم حرانی و شیخ مرسلان و شیخ عبدالکرم الاکبر العمر و شیخ ابوالعباس
ابو سقی الصرصری و شیخ ابوالکلیم ابراهیم بن دینار و شیخ مکارم اکبری و شیخ صدقه بغدادی
و شیخ یحیی دوری قرش و شیخ ضیاء الدین ابراهیم بن ابی عبداللہ بن علی جوینی و شیخ ابوعبداللہ
و شیخ ابوبکر الحامی المزین و شیخ جمیل و شیخ ابو محمد عبدالحق حریری و شیخ ابو عمر الکلمانی و شیخ ابو حفص
ابو نصران و شیخ غفر الحمال محمد بن درمائی اتفرونی و شیخ ابوالعباس احمد
یانی و شیخ ابوالعباس احمد بن العربی و شیخ ابوعبداللہ محمد المعروف النخاص و شیخ ابو عمر
و عثمان بن احمد شوکی که از جبال اغنیب بودند سیاره و شیخ سلطان بن احمد المزین و شیخ
ابوبکر بن عبدالحمید شیبانی و شیخ ابوالعباس احمد بن الاستاذ و شیخ ابو محمد بن عیسیٰ المعروف بالکونج

وشیخ مبارک بن علی الحلی وشیخ ابوالبرکات بن معدان العراقی وشیخ عبدالقادر بن حسن
 بغدادی وشیخ ابوالسعود احمد بن ابی بکر عطار وشیخ ابوعبداللہ محمد الادانی وشیخ ابوالاعلیٰ
 وشیخ شہاب الدین سہروردی وشیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود الزاز وشیخ ابوالمنان محمود
 بن عثمان البقال وشیخ عبادالبواب وشیخ عبدالرحیم قادی مغربی وشیخ ابومسعود
 وعثمان بن مروزر وشیخ تکارم ہنر خالصی وشیخ خلیفہ بن موسیٰ ہنرملکی وشیخ ابوالحسن جوہری
 وشیخ عبداللہ قریشی وشیخ ابوالبرکات بن صراموی وشیخ ابوالفتح ابراہیم بن علی اغلب
 وشیخ غوث رضی اللہ عنہم اجمعین وغیر الشیخان نیز جمیع از مشائخ کبار و راجا بودند و آنحضرت
 بالاسے منبر سخن میگفت وراثتہ سخن فرمودند قدی بذرہ علی رقبہ کل ولی اللہ شیخ علی ہستی
 بر منبر برآمدہ و قدم مبارک آنحضرت را گرفتہ برگردون نهاد و نہیر دامن آنحضرت در آمد و
 سائر اولیا گرد نهاد و پیش داشتند شیخ ابوسعید قیلوی گفتہ اند کہ چون حضرت شیخ عبدالقادر
 فرمود کہ قدمے بذرہ علی رقبہ کل ولی اللہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ بر دوش آنحضرت تجلی کرد و رسول
 صلعم بر دست طاہرہ از ملائکہ مقربین بحضور اولیای متقدمین و متاخرین کہ در انجا حاضر بودند احیا
 با حسابا و خود و اموات بار و لوح خود خلعتی در آنحضرت پوشانیدند و ملائکہ در جلال الغیب مجلس
 آنحضرت را در میان گرفتہ بودند و صفہا در نہر الیبتاودہ و بر روی زمین پیچ ولی نماند
 مگر کہ گردون خود را پیست کرد و گویند کہ یک کس از عجم تو اضع نکر خالی ویرا سلب نمودند
 و ظاہر است کہ ابرہہ ہم دعوی از کمال عنایت بی نہایت آکہ و فرزندے و حمایت حضرت
 رسالت پناہ نام بود کہ اولیاء اللہ تو اضع نمودند و فرمان الشیخان را قبول کردند و
 پیچ ولی با تقسم بذرہ سیدہ زکریا اللہ یوتیم من لیساء اللہ ذو الفضل العظیم
 و در او اکل حال آن غوث اعظم بعضی از مشائخ گفتہ اند کہ این جوان عجیب را قد فی است کہ
 برگردون چرخ اولیاء اللہ خواهد بود و از مشائخ کبار اکثری صد سال پیشتر نیز از احوال آنحضرت
 خبر داده بودند چنانچہ شیخ ابوبکر بن مرار الطابخی قدس اللہ سرہ کہ از کبار متقدمان مشائخ
 غزواند و صاحب کلمات فائزہ و نہایت فاخرہ بوده اند و در خواب مرید حضرت
 صدیق اکبر شدہ بیواسطہ خرقہ از حضرت صدیق رضی اللہ عنہ گرفتہ و فرمودند کہ

از حق سبحانہ و تعالیٰ عہد گرفتہم کہ جسدی کہ در روضہ من در آید آتش آذر السوز و دوقبر الشیطان
در بطح است و گوشت یا ماهی کہ از نزد یک قبر الشیطان می بردند ہرگز بخت نمی شدی گفتہ اند کہ
اوتاد عساق بہفت کس اند معروف کرخے و امام جنیل و شہر حافی و منصور بن عمار و حیدر لہذاوی
و تہیل بن عبداللہ تستری و شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اسرار ہم از الشیطان پرسیدند کہ شیخ عبدالقادر
کیست فرمودند عجیب است شریف نہ در بغداد بود بطور او در قرن پنجم است و شیخ ابو محمد آملی
کہ مرید شیخ ابوبکر بغدادی و از شیخان مشائخ عراق و صاحب خوارق بلندی و مقامات ارجمند بودہ اند
و قبر الشیطان در جداویہ است کہ از دیہ ہائے بطح است می فرمودند کہ شیخ عبدالقادر
کسی است کہ تقدیر کردہ شود با خیال او و اقوال او و حق قائلے حج کثیری را بہ برکت
او بہرتبہ ہائے عالی رساند و مباحات کند و زقیامت با متہائے سابق و حضرت غوث الثقلین
مسیح مودند کہ ہر دوی بر قدم بنی بیابند و من بر قدم جد خود صلعم و ہر قدری کہ جلد من برداشت
من برانجا نہادم مگر در قدم نبوت کہ راہ نیست و ران خمیر بنی را و این اشارت بہ کمال مرتبہ
ولایت و تابعیت و پیروی آل السور است صلعم نقل است از شیخ شریف بن خضر حسن موصلی
کہ گفت شنیدم از پدر خود کہ می گفت سیزدہ سال خدمت حضرت شیخ عبدالقادر
رضی اللہ عنہ کردم ہرگز ندیدم کہ مگس بر الشیطان نشستہ باشد یا خلط و غوسے بیرون
انداختہ باشند جمیع مشائخ وقت را روضے ارادت با حضرت بود و امام یافعی گفتہ اند
کہ اکثری از مشائخ مین حضرت غوث اعظم نسبت درست کردہ اند خواجہ عین الدین چشتی
و شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہا ملازمت آنحضرت رسیدہ فیض و جمعیت باطن
حاصل نمودہ اند نقل است بہ پیش شیخ عقیل ذکر کردند کہ جوان عجمی عبدالقادر نام در بغداد
مشہور شدہ است فرمودند او در آسمان مشہور تر است از آنکہ در زمین از شیخ ابوالخیر امی
مغربی کہ از ابلکہ مشائخ مغرب بودہ اند بعضی از اصحاب گفتند یہ لہذاویم فرمودند
چون با نیجا برسید ز ہمار کہ ترک ملازمت شیخ عبدالقادر نہ نماید بخدا سوگند
کہ در تمام عجب ہم مثل او آفریدہ نہ شدہ در عساق مثل او دیدہ نہ شدہ و مشرق
زمین مباحات میکند با ہر مغرب و علم و کمال او برتر است از علم و کمالات اولیائے دیگر

و چون ایشان را به بنیید سلام من برسانید و بگوئید که مرا فراموش نکنید گویند که آنحضرت فرموده اند
 که نسبت پنج سال در بیابانهای بقدیم تجرید در سیاحت بودم و چهل سال بوضوے عشا
 نماز باده او گذارده ام و پانزده سال بعد از ادا کے نماز عشا بیک پاسے الیتاده ختم قرآن
 میکردم تا سحر شبے نفس من آرزوے خواب کرد و گفت چه شود اگر یک ساعتی بجسی
 گفته او شنیدم و همانجا بیکپای الیتاده ختم قرآن کردم و خواب بصورتے پیش من
 متشکل شدہ می آمد من غضب بانگ برد می میزد و وقع می شد می فرمودند چهل چهل
 روز روزہ میداشتم در میان عراق یازده سال در بیج عجمی اقامت میکردم و بسبب فاق
 من آنرا برج عجمی گویند نقل است از شیخ عبدالرزاق فرزند آنحضرت که غوث اعظم
 میفرموده اند که مراد بست کاغذے داده شد بمقدار درازے آتنا نظر دیدم کہ نام اصحاب
 و مریدان من کہ تا قیام قیامت نسبت خود بمن درست خواهند کرد در اینجا ثبت نموده اند
 و حکم شد کہ این همه را بتو بخشیدم نقل است کہ آنحضرت میفرمودند کہ قسم بغیر و جلالت
 او کہ قدم بر ندارم از پیش پروردگار خود تا روان نکنند مریدان مرا با من بسوے هشت
 و آنحضرت فرموده اند کہ اگر مرید من در مشرق باشد و من در مغرب باشم و
 برهنه شود عورت او را هر آئینه بپوشم از مغرب در مشرق او را نقل است از شیخ
 عمران کہ وقتے با آنحضرت عرض کردم کہ اگر شخصی خود را مرید حضرت بگوید دست بعیت
 به شما نداده باشد و خرقة از شما نپوشیده باشد ما او را از اصحاب حضرت ستماریم
 یا نه فرمودند بلے ہر کہ خود را بمن نسبت کند قبول کند او را حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ و بیامرز
 گناہان او را و او از جملہ اصحاب من است نقل است از شیخ عمر بن زکریا کہ آنحضرت می فرمودند
 کہ نفع یزد حسین بن منصور عالج و کسی نبود در زمان او کہ دستگیری او کند اگر من بے بودم
 دستگیری او میکردم ہر کسی کہ از مریدان من باشد و بجز خود مرکب او را تا قیام قیامت
 دستگیری کنم بشارت باد بر کسانی کہ پیر ایشان شیخ عبدالقادر داماد ایشان ابو ضیف
 و غیبہ ایشان محمد رسول اللہ صلعم و خوشحال آن سعادت مند ان دنیک بختانی
 کہ باین سعادت عظمی مشرف شدہ اند و درین درگاہ نسبت ارادت و بندگی را درست

کرده اند امید که این نقیر نیز که از کترین بندگان دنیا زندان این درگاه است تبویح
 آنحضرت پیر دستگیر در دنیا و آخرت نجات یابد و داخل منسوبان آن درگاه و الا جاہ
 باشد نقل است کہ آنحضرت میفرمودہ اند ہر مسلمانے کہ بر مدرسہ من گذشتہ است یا روی مرا
 دینے است عذاب گور و قیامت ازو تخفیف کردہ شود و آوی گوید کہ مردے از سہان بر آنحضرت
 آمد و گفت پدر من وفات یافتہ است اورا در خواب دیدم گفت مراد گور عذاب میکنند
 بخدمت شیخ عبدالقادر برو و التماس دعا کن شیخ گفت او وقتے بہ مدرسہ من گذشتہ است
 گفت آری شیخ ساکت شد نہ روز دیگر آن مرد بیاد و گفت پدر خود را در خواب دیدم
 بنجابت خوش و خرم و خلعت سبزے در بر پوشیدہ میگفت کہ عذاب از من برداشتند
 و این خلعت ببرکت شیخ عبدالقادر بمن دادند بر تو باد کہ ہمیشہ در خدمت حضرت شیخ باشی
 سعادتمند چشمیکہ آن جمال را دیدہ باشد و دولتمند آن گوش کہ آن آواز شنیدہ باشد
 و طالع مند شخصے کہ بر آن مدرسہ گذشتہ باشد شیخ علی بن ہبیتی گفتہ کہ بیچ خرقہ را با برکت تر
 دیبچ طائفہ را سرفراز تر از خرقہ و طائفہ شیخ عبدالقادر ندیدہ ام و بیچ روزے را مبارک تر
 از ان روز کہ آن جمال را میدیدم ندیدم کیے از اہل مین گوید کہ غریمت اسلام کردم و در
 خاطر داشتم کہ پیش بہترین اہل مین باین سعادت مشرف گردم در خواب دیدم کہ حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام می فرمودند بہ لہذا برو برو دست شیخ عبدالقادر اسلام آر
 کہ بہترین اہل زمین است و شیخ ابو عمرو بن مرزوق رح گفتہ اند شیخ عبدالقادر شیخ و
 امام ہست ہر کہ درین زمان براہ آئی میرود و حالے بر مقائے باو میدہند پس شیخ عبدالقادر
 امام اوست و حق تعالیٰ عمدہ گرفتہ است از اولیائے وقت کہ امر او را قبول کنند و بہر فیضی
 کہ اند سوز مسلم باصحاب میرسید درین زمان از شیخ محمد عبدالقادر باو لیائے وقت میرسد
 و بہ مراتب جمیع اولیاء اللہ اطلاع دارد و ہمگی پس را بہر مرتبہ شیخ اطلاع نیست درین طریقہ
 بیچ کیے را بجز خدا در رسول بروست نیست و آنحضرت میفرمودند کہ میخوانم در صحرا تا بخواہم
 لیکن حق سبحانہ و تعالیٰ نفع خلق را بمن باز بستہ است و تا حال صد ہزار کس بروست من
 توبہ کردہ نقل است از شیخ ابو محمد علی کہ گفتہ اند روزی رفیقانم با دست حضرت شیخ عبدالقادر

رضی اللہ عنہ در آمدن و مدتی در خدمت ایشان ماندم چون غزمت مراجعت مصر کردم از آن بیت
دستوری خواستم مرا وصیت کردند که از هیچ کس چیزی نخواهی دانگشت مبارک خود را در
دین من انداختند و فرمودند که این را یک و باز گرد بپایان کردم از بغداد تا بمصر آب و
طعام احتیاج نه شد و قوت در ریاضتی بود نقل است از شیخ ابوالمنظر اسمعیل که وقتی شیخ علی
بن سبیتی بیمار شد حضرت غوث اعظم بیاوت شیخ رفتند و در آن موضع دو درخت خسرو
خشک شده بود و از مدت چهار سال اصلا بار و ریزی شدن پس غوث الثقلین در زیر یک درخت
و صومناختند و در زیر درخت دیگر و در کعبه نماز گزارند بعد از آن هفته هر دو درخت سبز
شدند و بار گرفتند نقل است که وقتی شخصی بخدمت آن قبله حاجات آمد و گفت که عورت من حامله
و مرا آرزوی پسیر است فرمودند خواهد شد چون وضع حمل شد زن آن مرد را دختر بزاد و آنرا
برداشتند بخدمت آنحضرت آورد و گفت که این دختر است فرمودند در خانه در آئی و این را
به هیچ و به بین که چه میشود چون بموجب فرموده عمل کرد و همان لحظه آن دختر پسیر شد نقل است
از شیخ ابوالسعود که حضرت غوث صمدانی میفرمودند که آفتاب و ماهتاب بر من آیند تا بر من
سلام کنند و سال و ماه و هفته در روز بر من آمده سلام میکنند و آنچه از خیر و شر در ایشان
مقرر شده خبر میدهند و شیخ سیف الدین عبد الوهاب ولد غوث اعظم فرموده اند که هیچ ماهی
از ماه بانودی مگر که پیش از آن که نوشیدی بیامدی پیش والد من اگر چنانچه در آن ماه بدی
و سختی مقرر شده بودی در صورت تا خوش آمدی و اگر نمت و خیر مقرر شده بودی بصورت
نیکی بیامدی آخر روز جمعه سلج جامدی الاخری سال بالفصد و شصت جمعی از مشایخ و محبت
آنحضرت نشسته بودند که جوانی خود بر دوش در آمد و گفت السلام علیک یا ولی اللہ
من ماه ربیم آمده ام تا ترا تنیبت گویم و در سن بیج بدی و سختی مقرر نه شده است
در آن ماه رجب بیج ندیدند مردم مگر خیر و نیکی چون یکشنبه سلج رجب بود شخصی که میامد
و گفت السلام علیک یا ولی اللہ من شهر شعبانم آمده ام که ترا تنیبت گویم مقرر شده است
در من موت و فناء خلق و بغداد و گران در حجاز و قتل و کشتن در خراسان چون ماه
شعبان آمد هر چه هر جا گفته بود واقع شد و آنحضرت در ماه رمضان چند روز بیمار شدند

روز دوشنبه سبت و نهم رمضان محبی از مشایخ پیش آنحضرت حاضر بودند چون شیخ علی حسینی و
 شیخ نجیب الدین سهروردی و غیره با شصت و بارها و قار تمام در آمد گفت السلام علیک یا ولی الله
 من ماه رمضان آمده ام که اعتدال کنم از آنچه بر تو مقدر شده بود و من دوازده گنم تر که این آخر اجتماع
 نیست با تو پس باز گشت و آنحضرت در بیج الاثر نال قوم برکت حق پیوستند در رمضان دیگر و
 نیازمند وفات آنحضرت بعد از نماز عشاء شب شنبه ششم یا هفتم یا بیج الاثر سال یا بعد شصت یک
 هجری رومی داده و بعضی یازدهم یا بیج الاثر گفته اند و بقولی سیزدهم و بقولی هفدهم ماه مذکور بوده
 اصح قول نهم ماه است و مدت عمر شریف آنحضرت بقول اول سال و ولادت نو سال هفت ماه
 و نه روز است و بقول ثانی هشتاد و نه سال و هفت ماه و نه روز بوده و عرس آنحضرت در هندوستان
 یازدهم و بعضی هفدهم میکنند اما در بغداد هفدهم است و این فقیر عین را شب نهم میکند
 که صحیح ترین اقوال قول نهم است آورده اند روز وفات آنحضرت اکثر از مشایخ حاضر بودند
 شیخ عبدالوهاب ولد آنحضرت طلب وصیت نمودند فرمودند که علیک تقوی الله و طاعته
 یعنی لازم گیر پیروی را که خالص از برای خدای تعالی باشد و لازم گیر طاقت او را
 و لا تخف احد و لا ترج یعنی بیم و امید بغیر از حق تعالی از هیچکس مدار و کل الحوائج الی الله و لا یسأل
 و بسپار همه حاجت را بحق تعالی و طلب حاجت را از او و لا تق با حد سوی الله و اعتماد کن
 هیچکس مگر بخدا و خدا تو حید التوحید التوحید اکل یعنی لازم گیر توحید را و مکرار برای
 تاکید است که بر توحید اجتماع کل است و جمیع مشایخ و سادات این قوم را بر توحید
 اتفاق است و بعد از آن با و لا اجد خود که در گرد آنحضرت نشسته بودند فرمودند خیر
 و جایی دهید و ادب ایشان بجا آرید که اینجا رحمت عظیم در شمار است و جایی تنگ مدارید
 بر ایشان و می فرمودند علیک علیه السلام در حمت الله و یک شبانه روز این کلمات بسیار
 می فرمودند لا اله الا الله یعنی الموت یعنی من از هیچ چیز پاک ندارم و از ملک الموت
 هم پاک ندارم قبر آنحضرت در مدینه باب الاذخ واقع شده که در شهر بغداد است و شیخ
 ابو سعید غزونی در حیات خود با آنحضرت داده بودند نیزار و تمبر ک حق سبحانه و تعالی چنانچه
 آنحضرت را در ایام حیات بر تمام عالم تعرف داده بود و بعد از وفات در قبر نیز همان تعرف

وادہ است چنانچہ امام عبداللہ فیاضی رحمہ اللہ گفتہ اند کہ کسی کے صاحب حال باشد در بغداد داخل
 شود و زیارت محبوب سبحانی شاہ عبدالقادر گیلانی رضی اللہ عنہ کند حال او سلب شود
 نقل است از شیخ عبدالوہاب و شیخ عبدالرزاق رحمہما اللہ کہ روزے حضرت والد بزرگوار
 در مدرسہ باب الانارخ شیر تناول میکردند شیر خوردن ترک وادند تا دیرے غائب بودند
 بعد از ان فرمودند فتح شد بر دل من بقایہ روزہ از در ہای ارنی کہ وسعت ہر روزی برابر بہمت
 آسمان ازین است در روزے فرمودند کہ شرق و غرب و بحر و بر و جبل مرا تسلیم کردند و بیج
 ولی نماند کہ در آنوقت بمن تسلیم نکردہ شیخ عمر بنہ ارحمہ اللہ گفتہ اند کہ غوث اعظم قسم فرمودند
 ہر کہ در کتبہ بمن استمانت کند و اگر در انم آن کربت را از دو ہر کہ در شد تے بنام من
 نہا کند غائبی بخشم اور از ان شدت شیخ ابو عمر و صبر نقی و شیخ ابو محمد عبدالحق گفتہ اند کہ
 وقتی روزہ شنبہ سوم ماہ سفر در خدمت حضرت غوث الثقلین در مدرسہ بودیم پس آنحضرت
 بر قافستہ و منوکر و دود و رکعت نماز گزار دند چون از نماز فارغ شد ندغہ بلند باہیبت
 بر آوردہ یکے از ثقلین چون کہ در پاسے مبارک آنحضرت بود در ہوا انداختند و آن از
 نظر غائب شد بعد از ان نلیدند دیگر در ہوا بنید افتند آن نیز از نظر ناپدید گشت
 و آنحضرت نہشتہ سقندر کس را بال این نشد کہ ازین معنی سوال کند بعد از سب و سہ روز
 قافلہ از بلاد عجم بیامد و افتند ما را تہیہ تہا براسے حضرت شیخ غوث اعظم فرمودند
 سبتانید ایشان کیہ مزاج و جہاننا از خرم و قداری از رونقین آنحضرت را آوردہ بنہادند
 بہت اعظم فرمودند این تہین را از کجا یافتید گفتند روزہ شنبہ سوم ماہ صفر
 در راہ بودیم ناگاہ از زمان بیرون آمدند و قافلہ ما را غارت کردند و بعضے را بکشتند
 و ام و مال را برودہ و کبہ وادی فرود آمدند و قسمت میکردند با کفستہ حضرت شیخ عبدالقادر
 بہت یاد ہر کم در حال براسے حضرت شیخ نذر کردیم و در زمین اٹنا کرد و لغزہ عظیم
 کہ بہت آن تمام دایمی را و گزشتہ بریدہ روزانہ بخوتہ مغرب و عاجز برآمدند
 مگر جا کفہ دیگر از راہ زمانہ استیاس تاختہ ما را گفتند بیامید و مال
 نذر کرد و اورید و بنہید را ما چہ مصیبت رسیدہ است رفیقہم و دیدیم

نقل است این
القادری حضرت عثمان غفر
عنہ

کیسے اپنے کام کو نوازاؤ گے

مجلس شورای اسلامی

شماره ۱۰۰

پڑھیں اور لکھیں

انجمن علمی

اسلامک تحریک گفت

سلام دست بوی ()

گوئی ہم اور وہ ملازم

اسلام علیکم السلام
و دوست بوی

دست بردارید و بفرستید

1

نزدیک بتواتر رسیده و باتفاق ثابت شده که کراماتی که از ایشان بطور رسیده از دیگر
مشایخ ظاهریه شده و اگر آنچه از آنحضرت در ایام حیات بطور رسیده و آنچه الحال نیز مشاهده
نموده میشود جمیع کتب کلامی میشد ازین جهت بهمین قدر اختصار نمود و خوانی که از آنحضرت
ظاهر گردیده و دیگر در حقیقت معجزه رسول است صلعم چنانچه حضرت ملا عبدالرحمن جامی قدس سره
فرمودند بیت از ولی خاقلی که مسوع است و معجزه آن بنی یسوع است و اول شبی که
این کترین میدان شروع در نوشتن ذکر حضرت پیر و تسکیر غوث اعظم نموده در واقع خود را
بغداد یافت و رکنید مبارک آنحضرت و بطواف حضرت امام موسی کاظم و حضرت غوث اعظم
رضی الله عنهما مشغول و از سعادت مندی خود باین شرف عظمی مشرف گشت و یقین این
فقیر شد که تحریر این کتاب مقبول گشت الحمد لله علی ذلک

حضرت غوث الثقلین راده پسر است اول شیخ سیف الدین
عبدالوهاب قدس الله سره

ایشان بزرگترین فرزندان حضرت غوث اند و علوم ظاهری و باطنی از والد بزرگوار
خود کسب نموده اند و از جمیع علوم بهره تمام داشتند و بعد از غوث اعظم در مدرسه
آنحضرت و غوث میفرمودند و از فیض صحبت ایشان خلق بهره مند میگشتند نقل است از
شیخ عبدالوهاب که می گفتند وقتی در بلاد مجسم مسافر شدم و از انواع علوم و فنون حکم حاصل
کرده بغداد آمدم و از والد بزرگوار اذن خواستم که در حضور ایشان و غوث گویم نخست آوند
بالای منبر برآمده انواع علوم و مواظبت بیان کردم و سپس را در ول اثر نکرد و آب از دیده
نیامد اهل مجلس از والد درخواست کردند که غوث فرماید من فردا آمدم و حضرت ایشان
بر منبر برآمده فرمودند که شجاعت صبر کیاست است بجز و استماع این کلام از اهل مجلس فریاد و فغان
برخواست من از بیغنی پرسیدم فرمودند تو تسکیم هستی بخود من تسکیم هستم بغیر ولادت
ایشان در ماه شعبان سال پانصد و دوازده بود و وفات شب بست و پنجم ماه شوال
سال ششصد و سه هجری بوده و قبور ایشان در بغداد است و ایشان را دو سبزه بوده
شیخ ابو منصور عبید السلام و شیخ ابو الفتح سلیمان عالم و عالم کمال بوده اند رحمهما الله

	حضرت شیخ شرف الدین عیسیٰ رحمۃ اللہ
کنیت ایشان ابو عبد الرحمن است فرزند حضرت غوث اعظم اند و جمیع علوم را در خدمت والد جد خود کسب نموده بعد از آن حضرت درس حدیث و تفسیر و وعظ میفرمودند و کتاب جوهر الاسرار و علم صوفیہ که مشتمل بر حقائق و معارف است تصنیف ایشان است و حضرت غوث صدیقی کتاب فتوح الغیب را بحبت ایشان تصنیف کرده اند و فات ایشان در مصر سال یا نصد و نهماد و ستم ہجری بود	
	شیخ شمس الدین عبد الغفر رحمۃ اللہ
کنیت ایشان ابو بکر است فرزند حضرت غوث اعظم اند و ایشان نیز کسب علوم ظاہری و باطنی از والد بزرگوار خود نموده اند و بسیاری از برکت صحبت ایشان فیض حاصل کرده اند و ایشان جانب سنجار غریمیت نموده ہما بنما متوطن گشتند	
	حضرت شیخ تاج الدین ابو بکر عبد الرزاق قدس سرہ
کنیت ایشان عبد الرحمن و ابو لفرح است فرزند حضرت غوث اعظم اند و ایشان نیز تحصیل علوم از خدمت والد شریف خود نموده اند و مفتی عراق بوده اند و ایشان از علوم قدرت تمام بوده و رسالہ جلاء الخاطر کہ ملفوظ والد بزرگوار ایشان است بخط ایشان این مرید با اخلاص دارد و در آن نوشته اند کہ حضرت غوث اعظم میفرمودند کہ طمع خالی است	
	پہون حروف طبع قبداً ایشان در بغداد است
	حضرت شیخ ابواسحق ابراہیم قدس اللہ سرہ
فرزند حضرت غوث اعظم اند قدوہ اولیاء و اکمل اتقیا بوده اند علوم ظاہر و باطن را آنحضرت برونہ کمال کسب نموده و خلق بسیاری از فیض و صحبت ایشان بدرجہ کمال رسیدہ اند تفکر و سکوت بر ایشان غالب بودہ و زہد و ورع را بر مرتبہ کمال داشتند و از حیا سے پروردگار خود نسی سال سر بالانہ کردند و ولادت ایشان در سال یا نصد و ہشت ہجری و فات در ششم ماہ شوال سال ششصد و ہشت بود و قبر ایشان نزد یک قبر والد بزرگوار است و از ایشان منقول است کہ روز سے والدین برائے نماز جمعہ بیرون آمدند و من باد و برادر در خدمت ایشان بودم ناگاہ دیدم کہ سہ بار تہنیر ہے	

سلطان می برند و از ایشان بوسیله می آید و سرسنگان همراه اند حضرت غوث اعظم فرمودند که بالیسید آنها ایستادند و دو آب را به تعبیل می رانند آنحضرت فرمودند که بالیسید در حال همه فریاد بر آورند و بر جاسه نمایند هر چند آن سرسنگان میزدند و دو آب از جامی حرکت نمی کردند در حال سرسنگان را قویج گرفت و بر زمین افتادند و می پدیدند پس همه فریاد بر آورند که ما توبه کردیم فی الحال قویج بر طرف شد و خمر سیر که مبدل گشت آنحضرت بمسجد رفتند و این خبر به سلطان رسید و بخدمت آنحضرت آمده از جمیع محرمات توبه کرد گویند که روزی شیخ عبدالرزاق مردان غیب را در مجلس والد ماجد خود در پیو ادیده تبر سیدند حضرت غوث اعظم فرمودند مردان غیب اند مگر س که تو نیز ازین جماعه ایشانرا پنج سپر بوده شیخ ابوصالح نصر شیخ ابوالقاسم عبدالرحیم شیخ ابو محمد اسمعیل شیخ ابوالحسن فضل الله و شیخ جمال الله که ایشان در صورت با غوث صدانی بسیار مشابیه بودند و یکی در خدمت عم بزرگوار خود شیخ عبدالوهاب کسب علوم صوری و معنوی نموده هر یک کامل و مکمل گشته اند

حضرت شیخ ابوالفضل محمد قدس سره

ولد حضرت غوث اعظم اند و علوم ظاهری و باطن را در خدمت والد بزرگوار خود کسب نمودند و کامل گشته اند و فاته ایشان در بغداد است و پنجم و لقیقه سال ششصد هجری بوده

حضرت شیخ ابو عبد الرحمن عبد الله

فرزند حضرت غوث الثقلین اند و کتاب علوم صوری و معنوی از خدمت والد بزرگوار خود کرده اند و محدث و فقیه گشته اند و فاته ایشان نسبت و هفتم ماه صفر سال پانصد و هشتاد و هفت هجری بوده و قبر در بغداد است ایشان را دو سپر بود شیخ ابو محمد عبد الرحمن و شیخ ابو محمد عبد القادر که کنیت و نام ایشان موافق جد بزرگوار است جمیع علوم را از والد ماجد و علم خود شیخ عبدالرزاق کسب نموده عالم و کامل گشته بودند

حضرت شیخ ابوبکر یاججی رحمه الله

ولد حضرت قطب ربانی اند و کتاب علوم فقه و حدیث از والد بزرگوار خود نموده اند

وفاضل و کامل گشته اند و ولادت ایشان در ششمین ربیع الاول سال پانصد و پنجاه هجری بوده
و وفات در شب برات سال ششصد هجری است و قبر ایشان در بغداد متصل قبر برادر ایشان
شیخ عبد الوهاب است

حضرت شیخ ابوالضر موسی قدس سره

آخرین فرزند حضرت غوث اعظم ایشانند و تحصیل علوم در خدمت والد شریف خود نموده فقیه
محدث و عارف و کامل گشته بودند و ولادت ایشان در سلخ ربیع الاول سال پانصد و سی و نهم
بوده و به دمشق رفته و متوطن شده و در همانجا شب غره جمادی الاخری سال ششصد و هشتاد
هجری بوده و وفات نموده اند و قبر ایشان نیز در دمشق است ذکر مریدان بی واسطه و با واسطه
غوث اعظم اگر چه مریدان آنحضرت زیاده از آنکه در شمار آئیده حضو صا در ولایت هند و شام
که مسلمانان اکثر مریدان این سلسله علیه اند و کافرین نیز موقد خیا نچه متعارف شده که مسلمانان
و کافران شب جمعه ندان آنحضرت بفرمان بخش می کنند

حضرت شیخ علی بن سبیتی

از کبار مشایخ بطایف اند و مرید شیخ کمال العارفین ابوالوفاء ایشان مرید شیخ ابو محمد سنبلکی و
ایشان مرید شیخ ابوبکر بن مراد ایشان اویسی صدیق اکبر رضی الله عنه پیوسته در خدمت
حضرت غوث اعظم می بودند و فائده بامیگرفتند و فقیه آنحضرت فرمودند قد می نده علی رفته کل
ولی الله اول کسی که بالاس منبر رفت و قدم آنحضرت را بر گردن نهاد و بزرگوار
در آمده باین سعادت مشرف شد ایشان بودند گویند روزی غوث اعظم و غلط میفرمودند و شیخ
علی سبیتی در برابر آنحضرت نشسته بودند شیخ را خواب گرفت غوث اعظم اهل مجلس گفتند
تا موش باشد از منبر فرو داده در پیش شیخ بادب الیاد اند و جانب دمی نمی نگرسیزند
چون شیخ علی بیدار شد آنحضرت گفتند که رسول معلم را در خواب دیدی گفت آری
غوث اعظم فرمودند من برای او بادب الیاد بودم بچه چهره صیت کردند ترا گفت بکار من
بعد از آن از شیخ علی پرسیدند از معنی آنچه غوث اعظم فرمودند که من از برای آن بادب
الیاد بودم شیخ گفت آنچه خواب میدیدم آنحضرت به بیداری میدید و حضرت غوث انطین

ایشان را بسیار ستایش میکردند و می فرمودند که هر کس از اولیای الهی از عالم غیب شهادت داخل بغداد میشود او همان نیست و من همان شیخ علی بن هبیتی و چون شیخ از زیر آن که محل اقامت ایشان بود بهلازمت حضرت غوث اعظم میرفتند بمبریدان خود می گفتند که غسل بکنید و خود نیز غسل میکرد و با آنها میگفتند که خبردار باشید و خاطرهای خود را نگذارید که پیش سلطان میرویم و چون بخدمت حضرت غوث اعظم میرسیدند آنحضرت میفرمودند برای چه ملاحظه میکنید شما را اکابر عراق اید شیخ میگفتند که بادشاه عراق توفی از تو ملاحظه کنیم و سرگاه امان و بی امان میشود حضرت غوث اعظم میفرمودند لا خوف علیکم منقول است که روزی شیخ به نهر ملک میرفتند دیدند که میان اهل دودیه بر سر مرده نزاع است ایشان بر سر آن ایستاده گفتند ای بنده خداے آن مرد بر خاست و چشم کشاده بشیخ گفت چنانچه حاضران شنیدند که فلان بن فلان مرا کشته و بنیتاد و بمرد و از کرامات شیخ علی هبیتی نقل کرده اند که اگر شیر رو بروی شخصی بیاید و او نام ایشان را بگیرد او برگردد و وفات ایشان در سال پانصد و شصت هجری بوده و مدت عمر صد و شصت سال و قبر در زیر آن است

حضرت شیخ ابو عمر و صریحی قدس سره

نام ایشان عثمان است و مرید حضرت غوث الثقلین است گفته اند که بدایت کار من آن بود که شبی در مرغین روے در آسمان کرده به لثیت افتاده بودم و دیدم که در هوا پنج کبوتر میگذرد یکی میگفت سبحان من عنده خزائن کل شیء ما نزل الا بقدر معلوم و دیگری میگفت سبحان من اعطی کل شیء خلقه ثم بدئی و دیگری میگفت سبحان من بعث الانبیاء حجة علی خلقه و فضل علیهم محمد صلی الله علیه و سلم و دیگری میگفت کل ما فی الدنیا باطل الا ما کان الله و رسوله و دیگری میگفت یا اهل الفلکة عن مولاکم قوموا الی ربکم رب کریم عیسیٰ الخبزیل و یحییٰ الذنوب العظیم چون آنرا شنیدم بخود شدم و فتنیکه بخود آدم دوستی دنیا و آنچه دنیا است از دل من رفته بود چون با ما داشتند با خدای تعالی عهد کردم که خود را تسلیم شخصی نکنم که مرا بخدای تعالی رسنانی کند روان شدم و منی دانستم که کجا میروم ناگاه پیری نیکو دیدار بایست

و دو قاریش آمد و گفت السلام علیک یا عثمان جواب سلام گفتم و سوگند بوی دادم که تو گیتی که نام من
داستی گفت من خضر پیش شیخ عبدالقادر بودم گفت یا ابوالعباس من و ش مردی بود و صفین جذبه
رسیده و قبولی یافته و از بالای هفت آسمان و برانداخته که من یک عبدی با خدای خود عهد کرده است
که خود را تسلیم شخصی کند و بر او پیش من آر پس مرا گفت یا عثمان عبدالقادر سید العارفین و قلبه
الواقفین درین وقت است پس لازم بگیر ملازمت و خدمت و تعظیم و احترام او را من خود حاضر نشدم
مگر خود را در بعد او دیدم و خضر علیه السلام غائب شد پیش شیخ عبدالقادر در آدمم گفت مرحبا
ای عثمان زود باشد که خدای تعالی ترا مریدی و بدنام وی عبدالحی بن شافعه که مرتبه وی بلندتر
باشد از او یای بسیار و خدای تعالی بوی مفاخرت کند بر ملا که بعد از ان طایفه بر سر من نماند
خوشی و خنکی آن بدماغ من رسید و از دماغ بدل و ملکوت بر من کشف گشت شنیدم که عالم
و آنچه در عالم است تبلیح حق سبحانه و تعالی میگویند باختلاف لغات نزدیک بود که عقل من اهل گم
و در دست حضرت شیخ پاره پنجه بود بر من نه و محفل برقرار ماند بعد از ان چند ماه در خلوت
نشانده و الله که مرا هیچ امر ظاهری و باطنی واقع نشد پیش از آنکه من بگویم با من بگفت و مرا از
چیز با خبر داد که بعد از سی سال واقع شد و میان خرقه پوشیدن من از وی و خرقه
پوشیدن ابن ثقفی از من بست پنج سال شد و ابن ثقفی چنان بود که شیخ فرموده بودند

حضرت شیخ ابو سعید قلیومی قدس سره

از سادات حسی و کبار مشایخ عراق بودند که امانت و مقامات عالیه داشتند و خرقه ارادت
از حضرت غوث الثقلین شاه عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه پوشیده اند و می فرمودند که
شیخ عبدالقادر نزدیکترین اهل زمین است بحق تعالی درین عصر روزی بحجت طهارت میرفتند
و ابریقی پرا ز آب بدست یکی از مردان النشان بود و ابریق بقیاد و لب گشت شیخ دست خود
را بر آن ابریق کشیدند فی الحال چنانکه بود درست شد و پرا آب شد و از ان آب طهارت کردند
وفات النشان در سال پانصد و پنجاه و هفت هجری بوده و قبر النشان در قلیویه است

حضرت شیخ قصب البان موصلی

کنیت النشان ابو عبداللہ است از مردان کامل حضرت غوث الثقلین اند و خوارق کرات عجیب

فتیہ در موصول است

و نهقا و بحر می بوده است

کینست ایشان ابوالفتح دینم پیر الشیخان حسین است مقیم اخذ او بودند همیشه در مجلس
غوث اعظم حاضر میشدند و استفاده می نمودند روزی شیخ صدقه برباط حضرت غوث اعظم
درآمدند و آنحضرت به واسطه منبر رفتند و هیچ سخن نگفتند قاری را هم نه فرمودند که چیزی
بجوایز آمازم را و در بی انگیمن و نانی قوی فرو گرفت شیخ صدقه با خود گفتند که غوث اعظم
چیز بے گفتند و قاری بیخ بخواند این وجوب چیست حضرت غوث اعظم روی
بشیخ صدقه کرده فرمودند باید ایکی از مردیان من از بیت المقدس با نیایک گام آمده است
و بعد دست من توبه کرده امروز حاضران در محافی اویند شیخ صدقه با خود گفتند کیسکه
از بیت المقدس نیایک گام بنیدار آید ویرا از چه توبه باید کرد و بشیخ چه حاجت دارد

آنحضرت رومی بایشان کرده فرمودند یا خداوی تو به میکنی از آنکه دیگر در هر روز و حاجت
او بمن آنست که او را بحسب حق سبحانه و تعالی راه نمایم وفات ایشان در سال پانصد
و هفتاد و سه هجری بوده

حضرت شیخ بقای بن بطور رحمہ اللہ

صاحب کرامات و مقامات عالیہ و در زمرہ و درجہ کامل بوده اند و مرید شیخ تاج العارفین النعمانی
و دائم در مجلس حضرت غوث الثقلین حاضر می بودند و فیض می ربودند و ایشان گفتند که در روزی
در مجلس غوث اعظم حضرت شیخ عبد القادر حاضر بودم در آنای آنکه در پای اول منبر و عظمای آنروز
ناگاه قطع سخن کردند ساخته خاموش بوده برین فرود آمدند و بعد ازان بمنبر بالا رفتند و بر پایه
دوم نشستند پس من مشاهده کردم که پایه اول کشاده شد چند آنکه چشم کار میکرد و در پیش
از سندان ایشان افتند و رسول صلعم باصحاب بر آنجا نشستند و حضرت
حق سبحانه و تعالی بر دل شیخ عبد القادر تجلی کرد چنانچه شیخ سیل کردند که بنفقت رسول
صلعم ایشانرا گرفتند و نگاہداشتند بعد ازان خورد و لا غرضند چون گنجشک بعد ازان
بیا لیدند و بزرگ شدند بر صورتی با کل سبکین بعد ازان آن همه از من پوشیده شد حاضران
از شیخ بقا کیفیت رویت آنحضرت رسول صلعم و اصحاب را پرسیدند گفتند حدای ایشانرا
تا نیک کرده است بقوتی که اروح مطهره ایشان شکل میشود بصور اجساد و صفات اعیان
و می بینند ایشان را کسانیکه حدای تعالی آنها را فوت رویت آن اروح در صور اجساد
و صفات اعیان داده است و بعد ازان از سبب سیل کردن و خدو شدن و بزرگ شدن
حضرت شیخ پرسید گفتند تجلی اول بصفحه بود که بشر افوت آن نیست مگر بتباید بنوی و لهند
نزدیک بود که شیخ بنقد اگر رسول صلعم ایشان را نمی گرفتند و تجلی ثانی بصفت جلال بود
ازین جهت بود ازین جهت بود که شیخ نگذاشتند و خدو شدند و تجلی ثالث بصفت جمال
بود ازین جهت بود که شیخ بیا لیدند و بزرگ شدند ذلک فضل الله یؤتیه
من یشاء الله ذو الفضل العظیم وفات ایشان قریب ببال پانصد و پنجاه و سه هجری
بوده و قبر در باب نوس که از دیه با نهر ملکست واقع شده

شیخ محمد الاولی المصروف باین القایه قدس سره

از اکل مریدان قطب ربانی محبوب سبحانی حضرت شاه عبدالقادر جیلانی اندک امارات و مقامات عالییه و از بزرگان صوفیه بوده اند در فتوحات کئی مذکور است که غوث اعظم رضی الله عنه ایشان را مصریه حضرت می گفتند و میفرمودند که محمود قاهر از مضافات این قاهره فرموده اند که همه چیز را باز پس گیرم و در روی محضرت آوردم ناگاه پیش روی خود نشان بایست خود دیدم مرا غیرت گرفت گفتم این نشان قدم کبیت زیرا که اعتقاد داشتیم که هیچکس بر من سابق نیست گفتند این نشان قدم نبی است معلم خاطر من تسکین یافت

حضرت شیخ ابوالسعود بن اشیل قدس سره

از کبار شایخ و مفتیهای زمان و صاحب کرامات حلییه و مقامات عالییه بوده اند و مرید حضرت غوث اقلین شیخ عبدالقادر جیلانی اند رضی الله عنه در فصوص مذکور است که شیخ ابوالسعود با مریدان خود گفت که پانزده سال است که خدای تعالی مرا در ملک تصرف داده است اما من تصرف نکردم این قاهره روزی از وی پرسیدند که هر تصرف میکنی گفت من تصرف را بحضرت حق سجا ندانستم چنانکه خواهد تصرف کند

حضرت شیخ ابوعلم و قرشی قدس سره

نام ایشان عثمان بن مرقوق بن حمید بن سلامه است حبش المذهب بوده اند مرید و شاگرد حضرت غوث صدیقی محبوب ربانی سید عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه و از کبار شایخ مصر و صاحب خوارق و جامع علوم ظاهر و باطن بودند سالی رود نیل طبعان نمود اهل مصر بخدمت ایشان رفته کی آنهاس کردند شیخ برکنار رود نیل آمده از آب آن طهارت نمودند فی الحال آب کم شدند و در سال دیگر کمی کرده باز بخدمت ایشان آمده خواهش زیادتی آب نمودند شیخ آنجا رفته بآب ابریشمی که همراه داشتند وضو ساختند و در حال آب زیاده شد و ببرکت ایشان زراعتها بدو عا شد و فوات شیخ در سال پانصد و شصت و چهار هجری بوده و مدت عمر زیاده بر نهد و سال و قبر در مصر است نزدیک قریه امام شافعی رحمه الله

حضرت شیخ موفق الدین المقدسی رحمه الله

نام ایشان عبداللہ بن محمد بن احمد بن قداآه الحنبلی است صاحب تصانیف و مقامات ارجمند

و جامع علوم ظاهر و باطن مرید و شاگرد بادشاه مشایخ حضرت غوث اعظم صمدانی سید عبدالقادر
جلالی اندر ضعیفانه وفات ایشان در سال ششصد و سبست جلوه

حضرت شیخ محمد بن احمد الجونی قدس سره

مرید شیخ عبداللطیف اند و شیخ عبداللہ مرید حضرت غوث الثقلین اند و رجوع الی الله
نوشته که ایشان بغایت خوش روی و خوش خوی بودند و بیست روی خوش خوی و گو
چون دوست سید اردخدا سے بد حرم کسی کو را بود خوی خوش و رو سے نکوب و وفات ایشان
در سال ششصد و پنجاه و شست هجری بود و است

حضرت شیخ ابومدین مغربی قدس سره

نام ایشان شیب بن سین یا حسن است مرید شیخ ابوبکر ای مغربی و پیر شیخ محی الدین
ابن العزلی اند و از بزرگان مشایخ زمین مغرب و صاحب کشف و خوارق بوده اند و در
شیخ ابومدین در بعضی از دیار مغرب گردن خود را پست کردند و گفتند اللهم انی اشدک
و اشدک لک انک انی سمعت و اطعت اصحاب ایشان پرسیدند که سبب این چه بود فرمودند
حضرت شیخ عبدالقادر در نجد گفت قدی اند علی رقبه کل ولی الله بعد از ان بعضی از
اعظم در نجد آمدند و خبر دادند که حضرت غوث الثقلین همان وقت آنرا فرموده بودند و وفات
ایشان در سال پانصد و نود و هجری بود

حضرت شیخ محی الدین عزلی قدس سره

نام ایشان محمد و هو ابن علی بن عزلی است و نسبت حرقه ایشان بیک واسطه بحضرت
غوث الثقلین میرسد و این نسبت از شیخ ابو محمد یونس القصار الهامی است و بعضی گفته اند
که ملی واسطه مرید حضرت غوث اعظم اند اما قول اول اصح است و نسبت دیگر ایشان و حرقه
بحضرت خضر علیه السلام میرسد بیک واسطه و نسبت دیگر بحضرت خضر میرسد بوسطه
و در اصطلاحات کاشی نوشته اند که شیخ محی الدین عزلی در کتاب اللباس خود ذکر کرده اند
که حرقه تصوف را از دست ابوالحسن علی بن عبد الله بن جامع پوشیدم و او از خضر علیه السلام
و نهضات الانس مذکور است که تصانیف شیخ از پانصد زیاده است گفته اند که شیخ محی الدین

ہر گاہ و دروی میخواستہ در خانہ ایشان در آید اورا بیرون آن موضع ناپایا و مردہ می یافتند بلکہ در آن
 ۱۰۰ سال سکونت داشتند و در قدرت نبود کہ آنجا در آید وفات ایشان روز جمعہ
 و ہجرت اول سال ہی و ہفت ہجری بودہ و مدت عمر از صد سال زیادہ بود قبر در موضع تہہ است

حضرت شیخ محمد المشور بمیان میر قدس سرہ

نام والد حضرت ایشان قاضی سائیدہ است از اولاد حضرت امیر المومنین عمر فاروق اند
 رضی اللہ عنہ و حضرت میان میر بیچوائے اہل زمان قطب جہان مشرف خواطر مقتدا می
 طریقت و اہل اسرار حقیقت تارک کامل عارف و اصل و یگانہ در علم ظاہر و باطن بودہ
 و فضیلت ظاہری و باطنی بمرتبہ داشتند کہ ہیچ کیے از فضل را قدرت آن نبود کہ در حضور
 ایشان بخون تواند کرد و ولادت ایشان بقول برادر زادہ ایشان کہ از خویشان حضرت
 شیخ نویساندہ آورہ بود در شہر سوتان سال نہصد و پنجاہ و نہفت ہجری واقع شدہ
 و والدین و ہمیشہ ایشان نیز صاحب حال و کشف و کرامات بودند چنانچہ از والدہ ماجدہ
 خود نقل میفرمودند کہ چون برادر کلان من تولد شدہ والدہ از کشف دریافتہ کہ این پسر
 عارف غذا بدشد مناجات کردند کہ انہی پسرے بخوا اسم کہ عارف کامل و تارک
 و در یاد تو ہمیشہ متغریق باشد باقی آواز داد کہ پسرے و دخترے حق تعالی موصوف
 باین صفات عطا خواہد فرمود بعد ازان ایشان متولد شدند و خواہر ایشان نیز کہ درین
 ایام رفید حیات اند و صاحب حال و استغراق عظیم تولد نمودہ اند حضرت ایشان زیادہ
 از نہشت سال در بلدہ فاخرہ لاہور اقامت و رزیدند و خواص و عوام رومی ارادت
 بایشان داشتند و سلسلہ علیہ قادر یہ بودند مرید شیخ حضرتند کہ در تفرید و تجرید و ترک
 یگانہ و بصل از سوتان بودہ اند و کشف عالم ملکوت را پیش والدہ ماجدہ معظمہ خود
 حاصل آوردند و اوسے نیز بودند از روحانیت حضرت غوث الثقلین پیر دنگیر شاہ
 محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ گویند ہرگز نام شریف غوث اعظم را بے وضو
 بر زبان نیاورند و در ترک و تجرید و فقر و فنا توکل و قناعت بر سہ اہل زمان خود
 را نہشت بہ مشغول می بودند و می فرمودند صوفی آن بود کہ بودگی از دوزخ بخدمت

ایشان عرض کرد که اگر حضرت شیخ را وقتی خوش شود مراد در دل یابد آورد و دعا کند فرمودند خاکن
بر آنوقت که غیر او در دل نگذرد همیشه طریق ایشان مطابق سنت و شرع بوده و در خلا و ملائکه هرگز ایشان
سخنی که منافی ظاهر شیخ باشد واقع نشد و در طریقت جنید وقت خود بودند و مرید کم میگرفتند و هر
را مرید کردند برادر سانیدند و خلق بر مرتبه داشتند که هرگز لفظ مرید از زبان ایشان بر نیامده
می فرمودند یاران ما را بطلبید و متوح از انبایه ملوک قبول نمی کردند سخنان ایشان همه
نصیحت و وعظ بود اشعار مناسب بسیار میخواندند و عاشق ترک بودند و می فرمودند
تارک آنست که هیچ مرادی نداشته باشد چنانچه اگر کمیوی جنب تر نشده باشد جنابت بایست
همچنین اگر خطره از خطرات در دل مانده باشد همان حال دارد و این بیست میخواندند بیست
شرط اول در طریق عاشقی دانی که صیبت ترک کردن هر دو عالم را و پشت پا زدن به
و این طریقه خاصه ایشان است که از نماز نجس با مریدان خود از شهر هر روز بجانب صحرا و باغ
میرفتند و در زیر درخت احدا جدا نمی نشستند و چون وقت نماز میرسد همه یکجا شده نماز جماعت
میگذاشتند و باز متفرق میشدند و شب کعبه خود آمده در رمای بستند گاهی دوتنه از مریدان میمانند
و آنکه تنها تمام شب مشغول می بودند بعضی از اصحاب ایشان گفتند که روزی حضرت
ایشان با ملاخواج کلان که از اکل یاران حضرت ایشان بودند بجانب قبرستان رفتند
و مشغول گشتند ملاخواج کلان را کشف قبور بود گفت حضرت شیخ می شنوند که صاحب این قبر میگوید
فرمودند چه میگوید گفت می گوید من در آدان جوانی از دنیا رفته ام و بسبب غلها که بد بغداد گرفتم
امسال شما عزیزان بر سر قبر من آمدید عجب که من معذب باشم فرمودند که پسر از صاحب قبر
که عذاب تو از چه رفق شود ملاخواج توجه نموده گفت که میگوید که اگر سفتاد هزار بار کلمه طیبه
ایا اله الا الله خوانده ثواب آنرا بمن بخشید عذاب رفق شود حضرت ایشان بهر کدام
از اصحاب گفتند که بخوانید و خود نیز خواندند چون با تمام رسد ملاخواج گفت که صاحب قبر
میگوید بركت کلمه طیبه و انفاش شمارا عذاب از من برداشتند که امات و خوارق عادات
از ایشان و از مریدان ایشان بخندان واقع شده که آنرا در تحریر توان آورد و خادم آنحضرت
نقل کرد که حضرت شیخ دیهوا می گوید بهما بر پشت بام حجره خود می گذرانیده اند شبی مرا فرمودند

که کوزه آب در وجه پیش من نهاده بجنب راوی گوید که مردی را بخدمت ایشان نهادم
 کوزه آب مرا فرمودش شدم شب بیدارم آمد که کوزه نگذاشته ام بر خاستم و کوزه را
 بالا بردم دیدم که جانه خواب خالی است در شخص و تجسس شدم که میاید بجزه رفته باشد چنان
 روشن نمودم بجزه فرستم آنجا نیز نیافتم متحیر و متفکر نشستم چون وقت نماز فجر شد حضرت ایشان
 از بالا آواز دادند که آب طهارت بیار فی الحال کوزه آب بخدمت ایشان بردم و گفتم
 که حضرت امشب کجا بودند اول فرمودند که خواب دیده گفتم اگر حضرت نفرمایند تا ندانم
 این خطره از خاطر من بیرون نخواهد رفت فرمودند میگویم اما این سر را بهیچکس نگوئی اگر گفتی ترا
 زبانی رساند فرمودند امشب تا حال در غار حرا بودم پرسیدم غار حرا کجاست فرمودند
 غار است که بنیمر صلعم پیش از بعثت در آن غار خدا عزوجل را عبادت میکردند
 عجب دارم از حج کنندگان که حج گذارند و ساخته در آن غار بسر نبرند که اگر کسی را جادیه
 در دو اوده سال کشاکش نه شده باشد بیک شب نشستن در انفار فتوحات روی دهد
 این فقیر دوبار بلازمت ایشان رسیده بود و حضرت ایشان کمال مهربانی و عنایت
 خاص بمن داشتند چنانچه در سن بست سالگی مرا باری رویداد که اطباء از معالجه او درماندند
 چون بادشاه بخانه ایشان دست مرا گرفته گفتند که این پسر کلان ماست و اطباء از علاج
 این مانده اند توبه فرمایند که حق تعالی این را به بخشد ایشان کاسه آب را طلب داشته و دعا
 بر آن خوانده و میدند و فقیر داند چون آنرا آشامیدم و روان هفتصحت کامل یافت
 و بالکل آن آزار رفع شد چون پیش ازین رساله سعی بسکینه الاولیاء در احوال و اوضاع آنحضرت
 پیر و مریدان ایشان مفصل نوشته بود درین کتاب همین قدر اکتفا نموده شد و فات
 ایشان روز شنبه بعد از نماز ظهر هفتم ماه ربیع الاول سال یک هزار و چهل و پنج هجری
 بمعموره لاهور در محله خانی پوره واقع شده و جمع کثیری بر جازده ایشان نماز گذارده اند
 عمر شریف هشتاد و هشت سال و قبر ایشان در موضع هاشم پوره متصل شهر لاهور است
 واقع شده بزار و تبرک و از مریدان ایشان که از عارفان کامل و اولیای مشهور بودند و بر
 حق پیوسته حضرت حاجی نعمت الله سرهنزی است و شیخ نختا و شیخ اسمعیل و آقا خواجہ کلان

و میان حامد و حضرت امام عبد الغفور و انشد و حاجی صالح و جامع دیگر و قید حیات اند و از اهل
مردان ایشان اند حضرت ملا شاه است و حضرت ملا خواجه بهاری و شیخ احمد سنائی و
شیخ احمد دهلوی ختم نمود احوال مشایخ کبار سلسله معظمه سیر که قادر را به بهترین مشایخ متاخون
قدس الله اسرارهم و این فقیر بیکس مثل ایشان ندیده در همه چیز و الحال نیز در واقع بلازت
ایشان مشرف میشود و ملت تا ابد این سلسله گسترده باد و گردن ایام بدین بسته باد

سلسله شریفه خواجهای بزرگوار قدس اسرارهم حضرت شیخ ابو یزید بسطامی
لقب ایشان سلطان العارفین و نام طفیور بن عیسی بن آدم بن سروشان است و جد ایشان
کبر بوده بسعادت اسلام مشرف شده و اصل ایشان از بسطام است صاحب رشحات نوشته
که ایشان اولی حضرت امام جعفر صادق اند رضی الله عنه و صاحب تذکره الاولیاء گوید که
صد و سی و سه پیر را خدمت کرده بودند کی از آنجمله امام جعفر صادق بوده اند و ابو حفص و
یحیی معاذ و شفیق لمینی را نیز دیده بودند و از ماورای ایشان نقل کند که چون لقمه در دهان
می انداختم که در آن شبیه بودی بایزید و رشکم من طیدی تا آن لقمه دفع کرد می سید الطائفه
حضرت جنید فرمودند که بایزید در میان ما چون جبرئیل است در ملائکه و از سخنان بلند
که از ایشان نقل میکنند شیخ الاسلام در آن باب میفرماید که بایزید فر او ان دروغها
بسته اند و از حضرت شیخ بایزید پرسیدند که سنت کدام است و فرض کدام فرموده
سنت ترک دنیا و فرض صحبت مولا گویند روزی بدجله رسیدند و جلوه هر دو کنار هم آورده
فرمودند بدین عزه نشوم که مرا به نیم دانگ بگذرانند و من سی سال عمر خویش به نیک دانگ
بریان نیارم مرا کریم باید که مرا امت فرمودند عارفان هیچ چیز نباشد نشود جز به وصال فرمودند
صحبت نیکان به از کار نیک و صحبت به این بدتر از کار بد نقل است که ایشان از ابدال از فوت
انجواب دیدند پرسیدند حال تو چه نیست فرمودند مرا گفتند ای پیر چه آوردی گفتم در ویشی که بدرگاه
ملک شود از و نه پرسند که چه آوردی گویند چه خواهی و طریقه طفیوریه منسوب بایشان است
و بنای این طریقه بر سکر و غلبه است و فات ایشان پانزدهم شعبان سال دوصد و هشت
و یک هجری و بقولی دوصد و سی و چهار بوده و این دو قول تایید وفات از اکثر کتب معتبره

که در زمان قدیم نوشته اند نقل کرده شد و آنچه حضرت مولانا عبدالرحمن جامی دوسه و سی چهل نوشته اند احتمال دارد از طبقاتی که این تاریخ را نقل کرده اند خالی از ستم نباشد و قبر ایشان

در بطام است

حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی قدس سره

نام ایشان علی بن جعفر است و خرقان موصی است نزدیک بقزوین که ایشان از آنجا آمدند غوث روزگار خود بوده اند انساب ایشان در تصوف شیخ بایزید بطامی است و ترتیب ایشان نیز در سلوک از روحانیت شیخ بایزید بطامی است اما ولادت ایشان بعد از وفات شیخ بایزید مهدی است و وفات ایشان شب سه شنبه عاشوره سال چهار صد و سبست پنج هجری بوده فرموده اند که هرگز با کسی صحبت ندارید که شاگرد خود را و گوید چیزی دیگر شیخ بنعلی قدس سره فرموده اند که آن خواهیم که نخواهم ایشان گفتند اینهم خواستی است روزی با صاحب خود گفتند که چه چیز بهتر بود گفتند شیخا هم تو بگو که فرمودند دلی که در دی همه یاد او بود

حضرت شیخ ابوعلی رودباری قدس سره

نام پدر ایشان محمد بن قاسم بن منصور است و از ابنا ی ملوک بوده اند و نسبت ایشان بکسری میرسد و خال ابو عبدالله رودباری اند و مرید سید الطائفه حضرت شیخ جنید بغدادی اند وفات ایشان در سال سه صد و سبست و دو هجری بوده و قبر ایشان در مصر

حضرت شیخ ابوعلی کاتب

اصل ایشان از مصر است و با اکثری از مشایخ صحبت داشتند و مرید شیخ ابوعلی رودباری اند ایشان فرموده اند که هرگاه مرا شکلی میشد پیغمبر صلعم را بخواب میدیدم و آنرا می پرسیدم و وفات ایشان در سال سه صد و چهل و شش و بقولی سه صد و پنجاه و شش هجری بوده

و قبر ایشان در مصر است

حضرت شیخ ابوعثمان مغربی قدس سره

نام ایشان سعید بن سلام است و اصل ایشان از مغرب شاگرد ابوالحسن صالح دینوری مرید شیخ علی کاتب بوده اند و با یعقوب نهر حوری و حبیب مغربی و ابو عمر و زجاج صحبت

داشته اند و سالها محاور که مخطئه بوده اند شیخ الاسلام گویند که وی سته سال در مکه معظمه بود و در
حرم بولی مکروه حجت حرم وفات ایشان در نیشاپور واقع شده است در سال سته صد
و منفعتا د سته هجری و قبر ایشان بنیر در نیشاپور است بیلوے ابو عثمان جری و ابو عثمان نصیبه

حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی رحمہ اللہ

نام ایشان علی است و ایشانرا نسبت ارادت باطن از دو جانب است یکی از شیخ عثمان بن
بیرواسطه سید الطائفة شیخ حبیب بغدادی میرسد و نسبت دیگر از شیخ حسن خسرو قانی
بیرواسطه شیخ بانیزه بسطامی می پیوندد و صاحب کشف المحجوب در ادایل به محبت ایشان
رسیده و ایشان را قطب و مدار علییه وقت نوشته اند با شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سره
محبت داشته اند و وفات ایشان در سال چهار صد و پنجاه

محمد اعلیٰ بابر نقی جیس

نام ابن خضیل بن محمد است و نازند قریه است از بمضافات طوس شیخ الشیوخ
خوارزمی بوده اند و شاگرد استاد امام قشیری و مرید شیخ ابوالقاسم گرگانی اند و شیخ
ابن حمیر ابوالخیر القات نموده اند و وفات ایشان در سال چهارصد و هفتاد و هفت هجری بود
و قبر و طوس است

حضرت خواجہ ابراہیم بن ابی البرکات رحمہ اللہ

کسبت ایشان ابو یعقوب و اصل ایشان از مهران است و مرید شیخ ابو علی فارسی اند
و از شیخ ابواسحاق شیرازی کرد نیز استفاده نموده اند و شیخ عبد الله عربی و شیخ حسن
مطهری صحبت داشته اند و چون بغداد رفتند حضرت عوث الثقلیین را بهم دریافتند
و در مجلس حضرت عوث اعظم اکثر حاضر میشدند خفی نذیب و سلسله خواجهای تبرکات
برده اند و ولادت ایشان در سال چهارصد و چهل هجری بوده و فات در راه مرده
پانصد و سی و پنج هجری رو سجد داده و قبر ایشان در مراد است ایشان را چهار خلیفه
بودند و خواجه عبد الله برقی و خواجه حسن انداتی و خواجه احمد لیدی و خواجه عبد الحاق
محبذ وانی رحمهم الله تعالی

حضرت خواجه حسن انداقی رح

کنیت ایشان ابو محمد است و نام حسن بن حسین و انداق موضع است در نواحی بخارا و ولادت ایشان در سال چهارصد و شصت و چند هجری و وفات در سال پانصد و پنجاه و دو و در قبر ایشان در بخارا بیرون دروازه کلک آباد در مرز شیخ ابو کبیر

حضرت خواجه احمد سیوی رح

مولد ایشان سیسی است و آن شهریت مشهور از بلاد ترکستان صاحب آیات و کرامات حلیمه و مقامات رفیعیه بوده اند و در طفلی منظور نظر باب ارسلان شده اند که از غنظی مشایخ ترک ده اند و بشارت و بشارت حضرت سید انبیا صلی الله علیه و سلم باب ارسلان ایشان را ترتیب نموده اند بعضی ترقیات در خدمت باب ارسلان کرده اند اما کار را در خدمت خواجه یوسف همدانی با تمام رسانیده اند و از کبار خلفای ایشان گشتند و سر حلقه مشایخ ترک ایشانند منصور اما که بسیر باب ارسلان و سعید اما و سلیمان اما و حکیم اما از خلفای ایشانند وفات خواجه احمد سیوی در سال پانصد و شصت و دو و هجری و دو و در قبر در سیسی است

حضرت خواجه عبدالخالق عجمی رح

تمام والد ایشان امام عبدالجلیل است و والده ایشان از اولاد ملوک روم بوده و سر حلقه سلسله خواجهای بزرگان خجند گوار ایشانند و انتساب خواجه بهار الدین نقشبند قدس سره بایشان است عالم بوده اند معلوم ظاهری و باطنی و طریقه ایشان تمام متابعت شرح شریف و سنت آن سرور صلعم بوده حضرت ایشان را در جوانی بفرزندگی قبول نموده فرموده بچویش آب در آئی و غوطه خور و بدین بگو لا اله الا الله محمد رسول الله و ذکر دل را بایشان آموخت و چون خواجه یوسف همدانی به بخارا آمدند صحبت ایشان را دریافتند و خرقة از خواجه یوسف پوشیدند و مرتبه ولایت ایشان چنان شد که یک وقت نماز کعبه میفرستند و میخوانند و میآمدند و ولادت ایشان در عجم دانست و آن قصه ایست در شمس فرنگی بخا و نشوئانی ایشان و نیز در اینجا است و این کلمات از ایشان است بموش در دم و نظر بر قدم سفر در وطن خلوت در انجمن و وفات ایشان در سال پانصد و هفتاد و پنج واقع شد و قبر ایشان در عجم دانست

حضرت خواجه عارف ربوگرمی قدس سره

مرید و خلیفه خواجه عبدالخالق اندموله و مدفن در موضع ربوگر است و آن ده است از توابع بخارا و فاته ایشان در سال هفتصد و پانزده هجری بوده است

حضرت خواجه محمود الخیر فغنونی رحمہ اللہ تعالیٰ

ایشان مرید و خلیفه خواجه عارف ربوگرمی اند و ولادت ایشان در موضع الخیر فغنون است و آن دهی است از مصافات بخارا و فاته ایشان در سال هفتصد و پانزده هجری بوده و قبر ایشان نیز در بخارا

حضرت خواجه علی راسینی قدس سره

لقب ایشان در سلسله خواجاسی بزرگوار قدس اسرار هم حضرت عزیر است مرید و خلیفه خواجه محمود الخیر فغنونی اند ایشان را مقامات علیه و کرامات خاصه بسیار بوده از ایشان منقول است که سیفر نمودند اگر در دوسه زمین یکی از فرزندان عبدالخالق عجمدانی بودی حسین بن منصور هرگز بر سر در زنجی و اینجا مراد از فرزندان مرید اند و ولادت ایشان در راسین که قصبه ایت از بخارا و فاته در سال هفتصد و بیست و یک هجری بوده و مدت عمر یکصد و سی سال و قبر در خوارزم است

حضرت خواجه محمد بابا ساسی قدس سره

مرید و خلیفه حضرت عزیز اند و حضرت خواجه بهار الدین نقشبند را بغیر زندی قبول کرده و باصحاب می گفتند که این مردیت که بوی این بار سیده بود زود باشد که مقتدای روزگار شود پس روی با سید میر کلال که مرید و خلیفه ایشان بود کرد و فرمودند که در حق فرزندم بهار الدین شفقت در مبلغ نداری و ترا بخل نکنم اگر تقصیر کنی و امیر برپای خاستند و در بر سینه نهاده گفتند که مرد نباشم اگر تقصیر کنم ولادت ایشان در قریه ساسی بوده است که از جمله دیهای راسین است و قبر ایشان نیز در اینجا

حضرت سید امیر کلال قدس سره

ایشان از مریدان و خلفای خواجه محمد بابا ساسی اند و ولادت ایشان در موضع سوخارا و فاته ایشان در وقت نماز باشد و در چشمت به ششم جمادی الاولی سال هفتصد و هفتاد

فرد و جبری بوده و قبر ایشان در موضع سوخا راست

حضرت بهار الدین نقشبند قدس سره

امام ایشان محمد بن محمد التجاری است و وجه تسمیه نقشبند در رساله بهائی که در مقامات خواجہ است
می نویسد که حضرت فرمودند من و پدر بصنعت کتب بانی و نقشبندی مشغول می بودیم و همین نقل
را بخط مولانا عبد الرحمن حامی قدس سره نیز نوشته باقم سر سلسله حضرت خواجہ نقشبند
اند ایشانرا نظر قبول از فرزند می خواجہ محمد با با ساسی است و مرید سید امیر کلال اند و ادیبی
نیز بهر دو اند از روحانیت خواجہ عبد الحاق عجمدانی قدس سره و از خدمت قتم شیخ
و خلیل اما که از مشایخ ترکستان بوده اند فائده ما گرفتند عوث وقت و قبله اولیای زمان
خوش بوده اند و خاص و عام روی بایشان داشته اند طریقه ایشان تمام مطابق شرح شریف
بوده و مذہب امام اعظم رضی اللہ عنہ داشتند و اکثر مشایخ این سلسله حنفی بوده اند از خواجہ بزرگ
پرسیدند که در طریقه شما جبر و خلوت و سماع می باشد فرمودند که نمی باشد پس گفتند که بنای طریقه شما
بر چیست فرمودند که بظاہر با خلق و باطن با حق سبحانہ و تعالی مہیت از درون شنو
و در برون بیگانه باش + این چنین زیبا روشن کمی بود اندر جهان + دائم همه جا و با همه کس در کار
سیدار نفقه چشم و دل جانب یار + گویند که حضرت خواجہ را هرگز غلام و کنیزیک نمی بوده است
ایشانرا ازین معنی سوال کردند فرمودند که نبدگی با خواجگی راست نیاید از ایشان پرسیدند
که سلسله شما کجا میرسد فرمودند که از سلسله کسی بجای نمیرسد و پرسیدند که در باب سماع چه می فرمایند
فرمودند که انکار نمی کنم و این کار نمی کنم و خواجہ بزرگ را خوارق و کرامات از ان بیشتر است
که شمه از ان بیان توان نمود و از والدہ ماجدہ ایشان منقول است که می فرمودند فرزندم
خواجہ بہار الدین چهار سالہ بود که گفت این گا و ماگو سالہ سفید پیشانی خواهد آورد بعد از چند ماہ
به همان صفت گو سالہ بنزائند گویند چون حضرت خواجہ بکر معظمہ رفتند در ان روز که حجاج
قربان میکردند فرمودند ما ہم یک پسر داریم اورا در راه ضرا قربان کردیم در ویشانی که در ان سفر
ہمراہ ایشان بودند آن نایب را نوشتند چون بہ بخارا رسیدند و تحقیق نمودند پسر خواجہ بہان را
فوت شدہ بود و چنانچہ ایشانرا در ایام غیبت خود تصرف بودہ است الحال نیز همان تصرف

ولادت ایشان در محرم سال هفتصد و هشتاد و هجری در قصر عارفان بوده وفات در شب دوشنبه سوم ماه ربیع الاول سال هفتصد و نود و یک هجری روی داده و مدت عمر شریف ایشان هفتاد و سه سال بوده و قبر ایشان متصل شهر نجار است در قصر عارفان خواجه بزرگوار علیه الرحمه وصیت کرده بود که پیش جنازه ما این بیت بخوانند بیت مفلسانیم آمده در کوچه و شی الله از حال رسیده حضرت خواجه را اصحاب بسیار اند اهل ماوراءالنهر اکثری مرید ایشانند اما شهر و بهتر و بهتر خواجه محمد پارسا و خواجه عطار الدین عطار و ملا یعقوب جرجی و خواجه عطار الدین محمد دانی رحمه الله

حضرت خواجه محمد پارسا قدس سره

نام ایشان محمد بن محمد بن محمود الحنفی النجاری است و لقب ایشان پارسا و این لقب را خواجه بزرگ عنایت فرموده اند از کبار اصحاب خواجه بزرگ اند در مرض اخیر خواجه بزرگ در غیبت ایشان با اصحاب و احباب در حق ایشان فرمودند مقصود از ظهور ما وجود است و را بهر دو طریق جذب و سلوک تربیت کرده ایم اگر مشغول میشود جهانی از و منور میگردد و چون در محرم سال هفتصد و هشتاد و هجری بطواف بیت الحرام زیارت بنی صلعم سفر کردند همه جا سادات و مشایخ و علماء با کرام و اعزاز تمام پیش می آمدند چون بکه معظمه رسیدند ارکان حج را تمام کردند ایشان را مرضی عارض شد و از آنجا متوجه مدینه شریفه شدند و در روز چهارشنبه بست و سوم ذی الحجه مدینه رسیدند و در روز پنجشنبه بست و چهارم ماه مذکور بجوار رحمت حق پیوستند و شب جمعه ایشان را دفن نمودند و قبر ایشان در بقیع بجوار رقبه امیر المومنین عباس رضی الله عنه واقع است و سن شریف ایشان هفتاد و سه سال بوده

حضرت خواجه ابو نصر پارسا رحمه الله

لقب ایشان برهان الدین و حافظ الدین است فرزند خواجه محمد پارسا اند و مرید ایشان فاضل و عارف و کامل بوده اند در تفکرات آورده اند که بایه سلوم شریف در رسوم طریقت ابوالد بزرگوار خود رسانیده بودند و در نفی وجود و بذل موجود کار را از ایشان گذرانیده و در سفر حج زیاده خود بودند فرمودند که وقتی که والد من فوت میشدند بر سر بالین ایشان حاضر نبودم چون حاضر شدم روی مبارک ایشان را کشادم تا نظری کنم چشم بکشاوند

و بیسم نمودند اضطراب من زیاده شد روی خود را بر کف پائے ایشان نهادم پائی خود را
بالا کشیدند وفات خواجه ابو نصر پارسا در سال هشت صد و شصت و پنج هجری بوده و قبر ایشان
در خط بلخ است

حضرت خواجه علاء الدین عطار رحمة الله

نام ایشان محمود بن محمد التجاری است و اصل ایشان از خوارزم بوده از کبار مریدان خلفائے
خواجه بزرگ اند و در ایام حیات خود ترتیب بسیاری از مریدان حواله بایشان کرده اند
و میفرمودند که علاء الدین خیلی بر ما سبک کرده است و صبیحه خواجه بزرگ در خانه خواجه حسن عطار
فرزند طاعت ایشان بوده چنانچه خدمت مولانا شیخ در جمع خود از حضرت خواجه اتر از قدس
سره نقل کرده اند که خدمت خواجه حسن داماد حضرت خواجه بزرگ بوده اند قدس الله سره
وفات ایشان بعد از نماز نغفین شب چهارشنبه بستم رجب سال هشت صد و دو بوده و قبر
ایشان در ده توجانیان است وفات خواجه حسن عطار در شب دوشنبه عید قربان سال
هشت صد و ست و شش هجری واقع شده و قبر در توجانیان است

مولانا یعقوب چرخ رحمة الله

اصل ایشان از موضع چرخ است و چرخ دیهی است از تیره لکوک از توابع غزنین واقع شده
تقریر در آنجا رسیده و قبور اجداد ایشان در آنجا است و ایشان مرید بیواسطه خواجه بزرگ اند
و اول مبارکه بخدمت شریف ایشان رسیدند فرمودند که از خود کاری نمکنیم امشب بیسم
اگر ترا قبول کنند ما نیز قبول کنیم مولانا یعقوب چرخ فرمودند که هرگز شبی سخت تر از آن بر من
نگذشته است که آیا چه شود چون بامداد بخدمت ایشان رفتم فرمودند قبول کردند ایشان را
خواجه علاء الدین عطار سپردند بعد از وفات خواجه بزرگ در صحبت علاء الدین عطار بر تیره گما
رسیدند و جامع گشتند در علوم ظاهری و باطنی ولادت ایشان در غزنین است و قبر ایشان
در موضع ملفق که یکی از مواضع حصار شادمان است واقع شده

حضرت خواجه عبدالقدوس سره

قبر ایشان ناصر الدین احرار است و نام پدر ایشان خواجه محمود بن شهاب الدین است

و جد ایشان بسیار بزرگ بوده اند و حضرت خواجه بهترین و کامل ترین مریدان مولانا علیقز
چرخ اند و سرسلسله خواجه احراری اند و مقتدای طریقت و رهنمای حقیقت بوده اند و اهل
ماوراءالنهر و خراسان ایشان را بجای بزرگ میدانستند و کرامات و خوارق عادات
بی نهایت از ایشان ظهور رسیده حضرت مولانا عبدالرحمن جامی قدس سره اعلا
و اعتقاد بسیار داشته اند چنانچه بعضی کتبها بنام ایشان تصنیف کرده اند و ایشان را
بجای پیر خود میدانستند حضرت خواجه را هم کمالی محبت و یگانگی با ایشان بوده و نزد
حضرت مولانا با ایشان ملاقات کرده اند چون بار آخر حضرت خواجه مولانا عبدالرحمن جامی
را دیدند فرمودند محاسن سفید گردید ایشان در بدیهه این بیت را گفتند بیت پیرانه سر
کشیم سرور ره سگانت به موی سفید کردم جاردب آستانست به گویند که حضرت خواجه
احرار را مال و زراعت بی نهایت بوده همه را در راه الهی صرف می نمودند و چون سال
پایان رسیده انبارهای ربوده و این از کرامات حضرت خواجه است و درین باب حضرت
مولانا فرموده اند ابیات پیرانان مرزعه در زیر کشت است به که زاد و رفتن راه بهشت
است به درین مرزعه فشانند تخم دانه به در انعام هند انبار خانه به ولادت ایشان در ماه
رمضان سال هشت صد و شش هجری در قریه باغستان که از توابع تاشکندست بوده
وفات ایشان شب شنبه است و نهم سلخ ربیع الاول سال هشت صد و نو و پنج
واقع شده مدت عمر شریف نود سال است چندانکه در قبر ایشان در تفرقه است

حضرت مولانا نظام خاموس رحمة الله

ایشان فاضل تر و کامل ترین مریدان و خلفای مولانا نظام الدین خاموس اند و از علوم
ظاهری و باطنی بهره تمام داشته اند و بر جاده شرع و سنت مستقیم بوده اند چون نخبه اسان
تشریف برده اند به میدان قاسم تبریزی و مولانا ابو یزید بورانی و شیخ زید الدین خانی
و شیخ بهار الدین عمر صحبت داشته اند حضرت مولانا عبدالرحمن جامی قدس سره العالی
در دفعت مذکور ساخته اند که روزی میگفتند بعضی از درویشان فرق میان خواب
و بیداری خبر بآن نمیتوانند که در خود خفتی که بعد از خواب می باشد میان بند و الا کیفیت

مشغولی ایشان در خواب و بیداری بر یک طریقه است بلکه در حالت خواب که بعضی موانع مرتفع
 میشود و مرگمان چنانست که آنچه میگفتند اشارت بجمال خود میکردند و وفات ایشان در اثنای
 هجرت پیشین روز چهارشنبه هفتم جمادی الاخری سال هشت صد و شصت هجری بوده و قبر ایشان
 در خیابان هرات است

مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره

لقب اصلی ایشان غلام الدین است و لقب مشهور نور الدین و مخلص جامی و نام والده ایشان
 احمد بن محمد دشتی بوده و دشت محل است از محلات صفهان خفی مذہب بوده اند و آنچه در عوام است
 که ایشان مذہب امام شافعی نقل کرده اند خلاف است چنانچه شخصی از خدمت مولانا
 زین الدین قوایس ازین معنی پرسید فرمودند که غیر واقع مردم فرا گرفته اند کتاب چهار
 مذہب حضرت شیخ سعید خرقانی را که از کتب معتبره همراه آورده بودند بمسائل احوط عمل
 مینموده اند مثل وضو ساختن بعد از مس مراة و مس اندام تنائی و غیره ما و حضرت مولانا عالم
 عامل عارف کامل و درنون علم ظاہری و باطنی جامع و مقبول عالم و مقتدی اہل یاد و انہر
 و خراسان و مشیوای زمان بوده اند و سلطان حسین مرزا را کمال عقیدت و نیازمندی
 بنحیث ایشان بود و از کمال و افضل مریدان سعد الدین کاشغری اندر حمہ اللہ تعالیٰ
 چون بخدمت مولانا سعد الدین رسیدند فرمودند کہ شاہبازی بجایک ما افتاده و بسط
 بجا بجا بزرگ میرسد و خواجہ محمد پارسا را در خراسان ایام طفولیت ملازمت کرده بودند
 حضرت خواجہ پارسا بنائی بایشان عنایت نمودند و خواجہ احرار قدس اللہ سرہ ایشان را
 کمال تعظیم و احترام می نمود و چنانچه از نہایت محبت در مکاتیب خود فقط عرض داشت می نوشتند
 و میفرمودند کہ آن بانی در خراسان است مردم چاہر و دشائی چراغ جادو انہری آیند با وجود
 این بزرگی حضرت مولانا را حال برین سنوال بود کہ ہرگز اظہار در ویشی و کرامات نمی فرمود
 و میگفتند بر کشف و کرامات اعتدای نیست و خود را گاہ در لباس عالم ظاہری و گاہ در
 شعر و شاعری پنهان داشتند و می فرمودند کہ بستر حال بشرط این طریقه است اما حاشا کہ
 اندیشہ و خیال ایشان پستیہ شعر باشد ہرگز در اینج نفیس از شغل باطنی خالی نمی بودند و در فضیلت

عجری بوده اند سراج بجا سیت ایشان لم یکنه گذشته نفس قدسی حق تعالی بایشان داده بود اشعار
ایشان که بهترین شعرهاست تمام مثل بر حقائق و معارف و بر حضرت مولانا از ابتدای حالی مرتبه
کمال کشش عشق و جذب به محبت غالب بوده چنانچه فرموده اند میت لذت عشق فرورفته مراد در کمال
عشق میگویم و جان سیدیم از لذت وی و گفته اند سه غم عشق از دل کس گم مبادا و دلی بی عشق
در عالم مبادا و متاب از عشق روگردان خود مجاز نیست که آن بهر حقیقت کار ساز نیست و اگر چه
بظاهر حال لعل خاطر می بود اما از طعن این باکی نداشته اند میت کار جامی عشق خوابانسته
عالی و در پی انکار او او همچنان در کار خویش و این بهجت آن بود که میفرمودند هر چند عارف
کامل واصل بعد از تحقیق بجهت ازلی و اتصال بجهت لم یزنی در هر چه نکر و جز یک چیز نبیند و در هر چه
آوید و جز یک چیز نبخوید اما در او اخرا از جمیع تعلقات ترک واجبات نموده میفرمودند که محبت است
که از همه چیز قطع لعل کند و خواست او خواست محبوب گردد در باغی با عشق توام هوا نماند
و هوس با آتش سوزنده چنان ماندنش و خواهد زد تو مقصود دل خود همه کس و جامی از تو
ترا این خواهد و بس و هیچ خواهش و مرادی بغیر از طلب الهی نداشته و میفرمودند میت
درست مراد هر کس چیز دیگر از این جهان نیست مراد غیر تو جامی نامراد را و همیشه در وجد و ذوق
می بوده اند چنانچه چند بیت سماع میفرمودند و در اواخر حال که کمال رسیدند می گفتند
و باغی خوشوقت کیس می درین مخخانه و از خم بسو کشنده از پیانه و صد بار اگر نیست
شود عالم هست و واقف نشو که هست عالم یانه و حضرت مولانا را فهم و طبعی که بود بالا
از ان بنا شد و بسیار خوش خلق و تکلم و شگفته بودند و مطایبه های لطیف می فرمودند و
تصانیف ایشان چل و چار است بعد و نفاذ جام و همه در عالم مشهور و معروف و محکم
را بران سخن نیست و شواهد النبوة و نفعات الانس که سخنان لطیف و نکته های دقیق در آن
مستخرج است و چشم از تصانیف ایشان است و در شوقی یوسف زینبا و در عزلیات
دیوان اول که بهترین اشعار است مثل ندارد و این فقیر همیشه تصانیف نظم و نثر ایشان را
مطالعه می نماید و از برکت آن کلام حقیقت انتظام فایده میسر باید و این کتاب را می نویسد
همه از متبع و شاگردی ایشان است فصاحت و بلاغت و در سوز حال حضرت مولانا

از کلام ایشان ست و یکی از علمای این زمان در باب حضرت مولانا طعن و انکار می نمودند و سخنان ناشایسته میگفت فقیر او را منع میکرد بعد از فوت آن مرد یکی از فضلا که عالم و عامل است شبی او را خواب دید با اضطراب تمام پرسید سبب اضطراب چیست گفت بدرجهت رفته بودم و میخواستم در آیم که مولانا عبدالرحمن جامی اندر دامن مرا گرفت و نگذاشت و چون نسبت انکار فقیر را بجهت ایشان دانست بود نام فقیر را گرفت که بالیشان بگویند که مولانا عبدالرحمن جامی بگویند مرا بگذارد و از تقصیر من در گذرند و ولادت ایشان در حر جرجام درست و دوم شعبان سال هشت صد و هفتده هجری بوده و مدت عمر شریف هشتاد و یکسال و وفات ایشان بعد از حضرت خواجه احرار لبته سال است و هشت صد و نود و هشت هجری بهیر دهم ماه محرم روز جمعه در وقت اذان سنت و قبر ایشان در خیابان هرات است متصل قبر پیر خود و برداشت جنازه ایشان را سلطان حسین مرزا با جمیع اهالی موالی خراسان نموده است

حضرت مولانا عبدالغفور لاری قدس سره

آفتاب ایشان رضی الدین است و اصل ایشان از لار و از اعیان آن دیار بوده از اولاد سید عباده اند رضی الله عنه که از کبار انصار و از قبیلہ انصار و از قبیلہ خزرج است مرید کامل و شاگرد رشید حضرت مولانا عبدالرحمن جامی اند و حضرت مولانا در باب ایشان فرموده است آنجا که فخر و دانش من می بود شکاری با بازیست تیز رفتار عبد الغفور لاری و حضرت مولانا مرید کم میگرفته اند وی فرمودند که یک مرید کامل که باشد کافیت و این اشاره بلا عبد الغفور است که کامل بوده اند و ایشان را در علوم ظاهری و باطنی قدرت تمام بوده و وحاشیه بر شرح ملا و نجات الانس نوشته اند و حل مشکلات و لغات آنرا نموده اند و کمال محبت و اخلاص بخدمت پیر خود داشته اند و روز وفات حضرت مولانا قدس سره در خدمت بوده اند و وفات ایشان بعد از طلوع آفتاب روز یکشنبه پنجم شعبان سال نهصد و دوازده هجری بوده و قبر ایشان متصل قبر حضرت مولانا در خیابان هرات است سعادت مند مرید که بعد از مردن هم در خدمت پیر خود باشد

حضرت خواجه عبدالشہید قدس سره

نام پیر ایشان خواجه کاخواجه بن حضرت خواجه عبداللہ احرار است و چون متولد شد ندو له خواجه

بخدمت حضرت خواجه احرار قدس سره بردند و حضرت خواجه ایشان را در کنار گرفته فرمودند که این
پسر عارف خواهد شد و بیگانه نفس حضرت خواجه یکمالات ظاهری و باطنی و مقامات عالی رسیدند
و کرامات و خوارق طبعیه بسیار از ایشان بطور پیوسته و پیوسته و مستند و مستند و مستند و مستند
اهل هند کمال اعزاز و احترام بجای آورده اکثری مرید گشتند و طریق ایشان در سلوک بطریق
حضرت خواجه بزرگ بوده و هر ده سال در هندوستان بوده در سال نصد و هشتاد و دو هجری
و فرمودند که وقت رحلت ما نزدیک رسیده ما موریم با کمال شوق استخوان خود را در مرقده گورخانه
آبای خود رسانیم و متوجه مرقده شدیم و بعد از رسیدن مرقده دو سه روز رحلت نمودند و قبر
ایشان در حواله حضرت خواجه احرار است

ایشان در حواله حضرت خواجه احرار است

حضرت خواجه باقی رحمه الله

اولی حضرت خواجه بنابر الدین نقشبند و نظام مرید مولانا خواجه ابی انبیا اندکی از مریدان خواجه
گفت که وقت رحلت خواجه فرزندان ایشان را حاضر ساخته پرسیدند که در باب این کودکان
چه می فرمایند گفتند صریح فرزند بنده است خدا را غمش محو و وفات ایشان در سال هزار
و دوازده هجری بوده و مدت عمر شریف ایشان چهل سال و نیمه و در دهلی است

با ششم خواجه و صالح خواجه و هبیدی قدس اسرار هم

و هبیدی از مضافات مرقده است و هر دو برادرند و درین زمان مقتدای ماوراءالنهر بودند و
آنجا را روی ارادت بخدمت ایشان بوده با ششم خواجه برادر کلان و پسر خرد و صالح
خواجه بودند و در مرقده می بوده اند و مرید پدر خود اند و خواجه کلان خواجه و ایشان مرید خواجه
کلان جو یاری و ایشان مرید خواجه محمد کاشانی و ایشان مرید مولانا محمد قاضی و ایشان
مرید حضرت خواجه احرار قدس اسرار هم و وفات با ششم خواجه روز دوشنبه ربیع الاول
سال هزار و چهل و شش هجری بوده و قبر در و هبیدی است و صالح خواجه در پنج بوده اند
کرامات و خوارق از هر دو برادر بسیار ظاهر شده و وفات ایشان در ماه محرم سال هزار و
چهل و هشت هجری بوده و قبر ایشان در پنج است و مدت عمر نقباء و هشت سال تمام شد
احوال مشایخ سلسله مبرکه نقشبندیه قدس اسرار هم

بیان احوال مشایخ سلسله شریعیه قدس الله اسرارهم و سلسله ایشان
از حضرت خواجہ حسن بصری بحضرت امیر المؤمنین علی کریم الله وجه مرتب

حضرت خواجہ عبدالواحد زید قدس سره

اصل ایشان از بصره است در حسن بصری است و شاگرد حضرت امام اعظم اندر رضی الله عنهما
ارادت از ایشان پوشیده اند چون ذکر حضرت حسن بصری بعد از صحابه رضی الله عنکم مذکور شده
ازین جهت اول درین سلسله نوشته نشده ایشان پس بزرگ بودند خوارق و کرامات بسیار
از ایشان نظیر رسیدن نقل است که روزی جامع از درویشان که در خدمت ایشان بودند
گرسنگی بر آنها غلبه کرد و آرزوی طلو کردند چیزی حاضر نبود و خواجہ رومی با همان کردند و از حق بیجا
و تقاضای محبت آن جامع در خواستند فی الحال دینار بای زر از آسمان بارید خواجہ
فرمود که همان مقدار که بکلو کفایت کند بردارید و میدان چنان کردند و طلو آوردند و خواجہ
از آن تناول نفرمود و سبب تناول نفرمودن این است که چو باریدن دینارها از کرامات
ایشان بود و نخواستند که از کرامات خود خوراک خویش سازند که خوراک این جامع از کسب
و شقت ایشان میباشد چنانچه در روایتی در بادیه تشنه شد ویر از آسمان قدری زرفرو
گذاشتند بر آب مرد رویش گفت بمنزت تو بخورم آب مگر از دست اعرابی که مرا سیله
زند و مشرب آب دهد و گرنه بکراماتم آب نیاید قادی که آب در جوف من پدیداری یعنی
کرامات ظاهری این از کبر نبود و فایات ایشان در سال یکصد و هفتاد و هفت هجری بوده

حضرت فضیل بن عیاض رحمه الله

کمیت ایشان ابوعلی است و باصل کوفه و بعضی گفته اند از خراسان از ناحیه مرو و بعضی
گفته اند تولد ایشان در عمرقند بوده و نشو و نما در باور و نیز گفته اند که بخاری الاصل بوده اند
و مرید خواجہ عبدالواحد بن زید و شاگرد امام اعظم اندر رضی الله عنه و بابراهم اوهم و بشیر حافی
و سفیان ثوری و داؤد طائی معاصر بودند در حقائق و معارف بگانه عطر نقل است که روزی
فرزند خود را در کنار گرفته می بوسیدند چنانچه عادت پدر آنست که کودک گفت ای پدر
مرا دوست میداری گفت بلی گفت خدای را دوست میداری گفتند بلی کودک گفت

بیکدیگر و دوست توان داشت ایشان دانستند که این سخن از کجاست دست بر سر و نه
 کوک را بنیداختند و بخت مشغول گشتند و فرمودند هر کس که از خدا نترسد از همه چیز نترسد
 نیز فرموده اند که چون حق تعالی بنده را دوست دارد بنده بسیارش در چون دشمن دارد دنیا را
 بروی فرسخ گرداند فرموده اند که هر که خود را قیمتی نهد او را از تواضع نصیبی نیست و فرموده اند که تو نباید
 بجای ساکن شوی که کس شما را نبیند و نه شکس را که عظیم نیکو بود فرموده اند چنانکه عجب بود که در
 گزیند عجب تر از آنکه در دنیا خندند و فرموده در دنیا در آمدن آسان است اما بیرون آمدن
 و خلاص شدن دشوار فرموده اند چون ترا گویند خدا را دوست داری خاموش باش اگر
 گویی نه کافر گردی و اگر گویی دارم فعل تو فاعل دوستان نماز و وفات ایشان در ماه محرم
 سال یکصد و هشتاد و هجری بوده و قبر ایشان در کوه مغرب در مزارات معلی

حضرت سلطان ابراهیم اوهم رحمه الله

کنیت ایشان ابواسحاق و نام پدر او هم بن سلیمان بن منصور بنی است و ایشان از ابناء ملک اند
 و در اوایل حال بادشاهی بوده اند و در جوانی توبه کرده اند گویند شیخی بر تخت خفته بود و بنده
 سفت خامه بنید گفتند کیستی گفت آشنا شتر کم کرده ام میجویم گفتند شتر بر بام چگونه بود گفت
 ای خافل تو خدای را در جای اطلس بر تخت زنی طلبی این از شتر بر بام چنان عجب شتر
 ازین سخن پستی در دل سلطان افتاد متفکر و تخیل گشته روز دیگر بار عام دادند و ارکان دولت
 همه بر جای خود ایستادند ناگاه مردی با هیبت از در آمد چنانکه هیچکس مانع او نتوانست شتر
 تا پیش تخت سلطان گفتند چه خواهی گفت درین رباط فردی آیم گفتند رباط نیست سر
 نست گفت این برای پیش از تو از که بود گفتند از پدر من گفت پیش از وی از که بود گفتند
 از پدر من گفت از وی از که بود گفتند از فلان چنین چند کس را ستوده اند او گفت پس این
 رباط بنده کی می رود و دیگری می آید تا بدید شد سلطان تنها با اضطراب تمام از عقب او روان
 شد و گفتند تو کیستی گفت من خضرم در دل ایشان خونی عظیم پیدا شد و در لجه نهادند
 خندیدند که با تفری میگوید بیدار شو پیش از آنکه برگت بیدار کنند این چند لوبت میگفت
 ناگاه آهوی دیدند و خود را بد مشغول کردند آهوی سخن آمد و گفت مرا البصیر تو فرستاده اند

تو مرا صید توانی کرد حال بر سلطان متغیر گشت و از جامهای که داشتند بیرون آمدند و ترک
سلطنت نموده دست در طریقت زدند و مکمل مظهر رفته با امام اعظم و سفیان ثوری و ابوبکر
غسولی صحبت داشتند و کسب علوم از حضرت امام اعظم رضی الله عنه نمودند و حضرت امام ایثان را
سید نامی فرمودند سید البطافه جنید قدس الله سره فرمودند که ابراهیم او هم کلید علمهای این طائفه است
و صحبت از حضرت علی السلام بوده اند و خرقة الادب از فضیل عیاض پوشیده اند و در همه عمر بجز کسب
خود قوت ننموده اند و یگانه زمان و بادشاه بر دوجان و سید اقران بود و خوارق و کرامات و بزرگی
حضرت سلطان زیاده از آنست که در تحریر و بیان در آیند گویند چون داروی از غیب فرود
آمدی گفتی کجا اندر ملوک دنیا که به بیند که این چه کار و بار است تا از ملک خودشان تنگ و عار آید
نقلست که وقتی که در شتی خوانستند که بنشینند و سیم نداشتند و آنها زری میخوانستند و در کعبت نماز کردند
و گفتند الهی از من چیزی میخواهند در حال ریگ لب دریا تمام در شد مشتی برداشتند و بایشان
دادند نقلست که رو بروی برب و جلالت پاره خرقة مید و خند سوزن ایشان در وجه افتاد و ایشان
بدجله کردند و بزرگان مای سر بر آوردند و هر یکی را سوزنی زرین در دهان سلطان فرمودند سوزن خود
خواهم مای ضعیفه آن سوزن را در دهان گرفته آورد و پیش حضرت سلطان نهاد فرمودند که من
چیزی که یافتم بگذاشتن ملک الخ این بود و وفات ایشان شانزدهم جمادی الاول در سال
کلیف و شصت و دو یا شصت یک هجری بوده و قبر ایشان در حبله شام است و بر دایسته
لقد اد و قول اول واضح است

حضرت خواجه حذیفه مرعشی رحمہ اللہ

مرعش شهر است از توابع شام از کبار مشائخ متقدم و از مریدان سلطان ابراهیم او هم
قدس الله سره فرمودند که اخلاص آنست که افعال او در ظاهر و باطن یکسان باشد
وفات ایشان در چهاردهم ماه شوال بوده است

حضرت خواجه بیره بصری رحمہ اللہ

اصل ایشان از بیره است از اکانبر وقت و مرید خواجه حذیفه مرعشی اند و صاحب خوارق
عالی و مقامات ارجمند بودند و وفات ایشان هجری و هجدهم ماه شوال است

حضرت شیخ علوی دینوری رحمه الله

مرید خاص خواجه بصری از اجله مشایخ وقت و صاحب علوم ظاهری و باطنی بودند
خوارق و کرامات عجیبه از ایشان سر زده چنانچه گویند از روزیکه تولد نموده اند تمام عمر صائم
بودند و در ایام طفولیت روز شیر نمیخوردند آنچه در تذکرة الاصفیاء و بعضی رشحات مشایخ چشت
نوشته اند این است که شیخ علی دینوری و شیخ ممشاد دینوری یکی است و شیخ ممشاد علوی
دینوری می نویسند اما از نفحات الانس و بعضی کتب چنین مفهوم میشود که شیخ علوی دینوری
غیر شیخ ممشاد دینوری اند و ذکر شیخ ممشاد دینوری در سلسله سهروردیه نوشته خواهد شد

حضرت شیخ ابوالسحاق شامی قدس الله سره

از اقطاب وقت بوده اند و مرید شیخ علوی دینوری اند و رحمة الله و وفات ایشان چهارم
شهر ربیع الاخر است و قبر در مکه واقع است که از توابع شام است

حضرت خواجه احمد ابوالحسنی رحمه الله

سرخه سلسله خشتیانند و پسر سلطان فرسافه اند از شهر فارحشتی است و امیر آن ولایت
بوده اند و مرید شیخ ابوالسحاق شامی اند گویند چون شیخ ابوالسحاق بقصبة چشت رسیده اند
خواجه دست ارادت بدامن شیخ زدند و نقلست که روزی خواجه ابو احمد در سن بیست
سالگی همراه پدر خود سلطان فرسافه بقصد شکار جانب کوه رفتند و در اثنای شکار از پدر
و اتباع جدا افتادند و کوهی رسیدند که چهل از رجال الله برنگی ایستاده بودند و شیخ
ابوالسحاق شامی نیز در میان آن جاء بود حال برایشان گشت از اسب فرود آمده در پای
شیخ ابوالسحاق افتادند اسب و سلاح هر چه داشتند بگذاشتند و شپینه پوشیده با ایشان روان
شدند هر چند پدر و مردم طلب کردند ایشان را نیافتند بعد از چند روز خبر آوردند که با شیخ
ابوالسحاق اند در فلان موضع پدر ایشان جمعی را فرستاد تا بیابان دهند هر چند دادند
و بیندند باز نتوانستند آورد و سب و مند نفیاد گویند پدر ایشان را نمیدادند روزی فرصت
یافت با بنیاد درآمد و در اسب چهار انگشتن گرفت پدر ایشان را خبر کرد و بیام بآمد
و از غایت غضب سنگی بزرگ برداشت که از روزنه بالای بام برایشان ریزد روزنه فرستاد

و سنگ را گرفت بانگ در یهو اعلیٰ بایشاد چون آنکالت را مشا هده نموده بردست ایشان
تو به کرد و امثال این کرامات و خوارق عادات از ایشان نه چند ان ظاهرا شده که به تفصیل بیان
توان کرد ولادت ایشان در سال دوصد و شصت و شصت هجری بوده وفات در دهم جمادی الآخر
سال تدمر صد و پنجاه و پنج روی داده و قبر ایشان در حشر است

حضرت خواجه محمد چشتی قدس سره

ایشان سپردم به خواجه ابو احمد ابدال چشتی اند و تحصیل علوم دینی و معارف عینی کرد اند و در
زهد و ورع کامل بوده اند گویند در غزوه سونسات همراه محمود سلگیلین در سن هفتاد و سالگی بدر
کاری محمود باشارت و بشارت رفته بودند و بپرکت اقدام ایشان فتح سونسات شده وفات
ایشان در غزه رجب سال چهار صد و یازده هجری بوده و قبر ایشان در حشر است

حضرت خواجه یوسف بن اسمعان روح

لقب ایشان ناصر الدین است و خواهرزاده و مرید و تربیت یافته خواجه محمد بن خواجه ابو احمد
چشتی اند گویند که خواجه محمد همیشه داشتند که سن او بچهل رسیده بود و کجبت خدمت برادر
ارادت نزوح نه داشتند و بطاعت و عبادت خدای تعالی مشغول بودند و بنشی خواجه محمد
بزرگوار خود خواجه ابو احمد را در خواب دیدند که فرمودند در ولایت شام فلان مردیست
محمد اسمعان نام تحصیل علوم کرده و صالح است خواهر خود را باده عقد کن خواجه او را طلب داشته
همیشه را باده عقد کرد و خواجه یوسف در حشر از ایشان متولد شدند و بر ایشان در آخر عمر
سکر و حیرت حیات چنان غلبه کرده بود که گاه بودی که خادم آب و وضو ریختی در انشای وضو
از خود غائب می شدند و ساعتی در ان غیبت میمانند و باز حاضر می شدند و وضو را
باتمام میرسانند وفات ایشان در چهارم ربیع الآخر در سال چهار صد و پنجاه و نه روی داده
و مدت عمر هشتاد و چهار سال بوده و در وقت رحلت خواجه قطب الدین مودود و سپر کلان
خود را قائم مقام خود ساختند و قبر ایشان در حشر است

حضرت خواجه مودود چشتی رحمه الله

لقب ایشان قطب الدین است و در سن هفت و سالگی تمام قرآن را با قرآه آن حفظ کرده

بیتفصیل علوم مشغول می بودند چون بن بست و شش سالگی رسید مدو والد بزرگوار ایشان خواهر
یوسف وفات یافتند و بموجب وصیت پدر تمام مقام ایشان گشتند و بجهال حمیده و افعال
پسندید و موصوف و معصوف بودند و مردم آن ولایت همه در مقام ارادت و اعتقاد ایشان
الکرچه مرید پرند و بودند لیکن بعد از وفات پدر وقتی که حضرت شیخ الاسلام احمد جام به هرات
رسیدند و قضیه که در میان خواهر بود و حضرت شیخ جام گذشته در نفحات الانس مذکور است
و چون خواهر بود و التماس تربیت و اخلاص خویش بخدمت ایشان نمودند حضرت شیخ احمد جام
است ایشان را اگر گفتند و بر کنار چار بالش خود بنشانند و سه بار فرمودند بشرط علم بشرط علم
بشرط علم و سه روز بخدمت حضرت شیخ جام بودند و قائمه با حائل نموده و سلسله بخشیه از خواهر
مود و بکفرت شیخ جام نیز میرسد وفات ایشان در عرفة رجب در سال پانصد و هشت و هفت
هجری بوده و قبر ایشان نیز در مزار است که حشت است

حضرت خواهر احمد بن مود و حبشی رحمه الله

بسیار بزرگ و قطب وقت بودند و مرید پدر خویش در علوم ظاهری و باطنی قدرت تمام داشته اند
حضرت رسالت پناه صلعم را در واقعه دیدند که فرمودند ای احمد اگر تو مشتاق مانعی مشتاق
توایم چون بلند شد سه بار موافق اختیار کرده بود شیخی که کسی ایشان را نه شناسد بزیارت
حرمین الشریفین متوجه شدند و چون از شرک الطحج فارغ شدند به یمنه منبره رسیدند و شش ماه
مجاورت کردند و گویند که داشت ایشان بر مجاوران آن حرم گران آمد خواسته اند که ایشان را
بر بجانند در روضه شریفه آوازه که مرعجا نید این را که یکی از مشتاقان ماست چنانچه همه
ماضیان شنیدند و بعد از مراجعت بغداد آمده در خانقاه شیخ شهاب الدین سهروردی فرود
آمدند و شیخ ایشان را تعظیم و احترام بسیار کردند و ولادت ایشان در سال پانصد و هشت و هجری
بوده وفات در سال پانصد و هفتاد و هفت رومی داده و قبر ایشان در حشت است

حضرت شاه سبجان رحمه الله

لقب ایشان رکن الدین است و نام محمود و اصل ایشان از ده سبجان خوانده بوده و مرید خواهر
مود و حبشی اند و شاه لقبی است که خواهر مود و دعایت فرموده اند گویند در مدتی که بکشت

اتاق است در زندان نقص طهارت در آنجا نکردند چون آتش می شد از پشت بیرون رفته طهارت
مینمودند و میفرمودند که اینجا جای ادب است و فوات ایشان در سالک نفس و نود و هفت هجری بود

حضرت خواجہ حاجی شریف زندلی رحمہ اللہ

مرید خواجہ بود و چندی اند و سلسلہ خواجہ معین الدین چشتی از جانب ایشان توالیہ بود و چشتی میرسد
نقل است کہ شخصی سلطان بنجر را بعد از وفات خواجہ دید پرسید کہ خدای تعالی بآنجہ کرد گفت کہ مر
فغان شدہ بود کہ فترتگان عذاب بد و زنج بر بند و در مہین ایشان فغان رسید کہ فغان روز در شوق
سعادت لازمست حاجی شریف زندلی را در یافتہ بود از بخت آن بیا مرزیدیم وفات ایشان
بششم رجب است

حضرت شیخ عثمان ہارونی قدس سرہ

ایشان مرید حاجی شریف زندلی اند و طلب وقت و بگاہ عصر بودہ اند و صحبت بسیاری از اکابر و
بندگان رسیدہ اند و از حضرت خواجہ معین الدین چشتی منقول است کہ روزی شیخ عثمان ہارونی
و ما با ہم سیاحت بجای رسیدند کہ مسکن مغان بود و در آنجا آنشکدہ بود کہ روزی بہت ارا بہر
در آنجا ای انداختند و آتش آن ہرگز نمی مرد از نیمنی پرسیدند کہ پرستیدن این آتش چو فائدہ دارد
چرا خدای را نمی پرستی کہ آتش مخلوق دوست جواب داد کہ در کشش آتش شیخ را بسیار بزرگ داشتند شیخ
فرمودند کہ توانی دست و پای خود را در آتش اندازی جواب داد کہ خاصیت آن سوختن است کہ آتش
باشد کہ نزدیک آن تواند رفت حضرت شیخ طفلی کہ در کنار شیخ بود گرفتند و بسم اللہ الرحمن الرحیم قلنا یا ناری
برو و اسلا ما علی ابن ہم گفتہ در آتش در آمدند و چار ساعت در میان ماندہ بر آمدند چنانچہ بخود
ایشان و جانک آن طفل سیبی ز سیدہ بود از شاہدہ این کرامات جمیع مغان بر قدم شیخ سہنہا انداختند و ہمیشہ
اسلام مشرت شدند و آن پدر و پسر از جلا و ایای گشتند و ہم حضرت خواجہ معین الدین فرمودہ اند
کہ شیخ عثمان ہارونی میفرمودند کہ حق سبحانہ تعالی را دوستا نند کہ اگر یک ساعت در دنیا از محبوب ماند
نہ بود کرد و ہم شیخ فرمودہ اند کہ در ہر کہ این سہ خصلت باشد تحقیق بر آنکہ حق تعالی او را دوست
دارد سخاوت چون سخاوت در با شفت چون شفت آفتاب و تواضع چون تواضع بین
وفات ایشان در شانزدہم ماہ شوال است و قبر و کرمط است

حضرت خواجہ معین الدین حسنی رحمہ اللہ

مولد و اصل ایشان بختان است و نشو و نما در دیار خراسان نام پدر بزرگوار ایشان خواجہ
 غیاث الدین حسن است کہ از سادات حسینی بودہ اند مرید شیخ عثمان بارونی بودہ اند
 در ہندوستان مسلسلہ شریف حضرت چشتیہ ایشانند قدس اللہ تعالیٰ و شیخ عثمان بارونی
 می فرمودند کہ معین الدین ما محبوب خداست و مرا فخرست بر مریدی او و قطب وقت و صاحب
 لقرت و نیرالوار معرفت و مشرت القلوب و زبدۂ مشائخ اجل و قدوۂ اولیائے اکمل بودہ
 بودہ اند اہل ہند را روی ارادت بخدمت ایشان بودہ و در جمیع علوم ظاہری و باطنی بیکانہ
 زمان بودہ اند کہ امات و خوارق عادات عجیب و غریب کہ از ایشان بظہور آمدہ زیادہ
 از حد و بیان است گویند کہ چون حق تعالیٰ ایشان را توفیق نو بکرامت فرمود املاک و اسباب
 خود را صرف در ویلشان نمودہ متوجہ سمرقند و بخارا شدند و در آنجا حفظ قرآن مجید و کتب علوم
 نمودہ اند و از آنجا بطرف عراق عرب غریمت کردند چون بقصبہ بارون کہ از نواحی مینا پور است
 رسیدند حضرت شیخ عثمان بارونی را ملازمت نمودہ اند و بہت سال در خدمت شیخ بودند و حضرت
 خواجہ در سیاحی اکثری از مشائخ کبار در یافتہ اند چنانچہ بہمت حضرت غوث الثقلین
 رضی اللہ عنہ در جلیان رسیدہ پنج ماہ و ہفت روز با ایشان بودہ انواع فوائد ربودہ اند
 و شیخ الدین کبریٰ را در سنجار و خواجہ یوسف ہدانی را در ہمدان و شیخ ابوسعید تبریزی را
 در تبریز و شیخ حسین زنجانی را در اہور دیدہ اند و از بلخ بلہور آمدند و از آنجا بہ دہلی و از
 دہلی با جمیع رفتہ متوطن شدہ اند و جمع کثری از کفار بہرکت قدوم ایشان می فرستادند
 شدند و جماعہ کہ مسلمان نہ شدہ بودہ و فتوح دینار بید بخدمت ایشان می فرستادند
 و سنہوز کفاری کہ دران نواحی اند زیارت ایشان می آیند و مبلغا بجا و ران رو فرستادہ
 میکنند و رانند و لاوت حضرت خواجہ در سال پانصد و سی و ہفت و خات ایشان رونوشت
 ششم ماہ رجب سال شش صد و سی و سہ ہجری بودہ و بروایتی سیم ذی الحجہ سال مذکور
 و قول اول اصح است و بعد از رحلت بر پیشانی حضرت خواجہ نوشتہ یافتند کہ حبیب اللہ
 مات فی حب اللہ و عرس ایشانرا مشائخ ہند و ستان در ششم رجب میکنند و در ہمین ماہ

از اطراف وجانب مسلمان و کافر خواص و عوام از راه های دو جمع و کثرتی که در آن از هزار
 بیش است هر سال بروضه متبرکه ایشان رفته حاضر میشوند مدت عمر شریف یکصد و چهار سال و غیر
 حضرت خواجہ در دارالاسلام اجمیر است و این فقیر چندین مرتبہ زیارت آن روضہ منورہ مشرف
 گشته و اجمیر شہریت پر فیض و پر نور و خوش آب و ہوا متصل تالابی عظیم کہ بحیرہ دریا کے محیط است
 و نام آن ساگر تال منادہ اند واقع شد و ولادت این فقیر و خطہ اجمیر مالائے ساگر تال رسد
 و اوہ در سلخ منصرف شب روز دوشنبہ سال یکہزار و بہشت و چہار ہجری چون در خانہ والد
 ماجدہ نقبرتہ صبیہ شدہ بود و پسر نی شد و سن مبارک آنحضرت بہشت و چہار سالگری رسیدہ
 بود از روی عقیدہ و اخلاص کہ آنحضرت نسبت بحضرت خواجہ داشتند ہزاران مذکور بنابر ذرا
 پس نمودند و برکت ایشان حق تعالی این کترین بندہ خود را بوجود آور و اسید کہ توفیق نیکو کاری
 و رضا مندی خود و دوستان خود نصیب گرداند آمین یا رب آمین

حضرت شیخ حمید الدین الصوفی السعدی الناکوری رح

کنت ایشان ابو احمد است و لقب سلطان الناکین است و ناگور شہریت از شہر باکے
 ہندوستان و سلطان الناکین از خلفای حضرت خواجہ معین الدین چشتی اند در تجرید و فقر و
 و یکایک عصر از متقدمان مشائخ ہند و جامع میان علوم ظاہری و باطنی و صاحب کرامات
 و مقامات علیہ بودہ اند ایشانرا با شیخ بہار الدین زکریای ملتانی در باب فقر و غنا مراسلات
 بسیار واقع شدہ و رناگود طلب زمین احیای داشتند و آنرا بہشت مبارک خود زراعت
 میکردند و قوت عمالی می ساختند و فات ایشان در بہشت و نعم ربیع الآخر سال شش صد و ہفتاد
 و تہ ہجری بودہ و قبر و قصبہ ناگور است

حضرت خواجہ قطب الدین اومئی کاکلی رحمہ اللہ

نام ایشان مجتہار بن احمد بن موسی و مولد و اصل ایشان از اوش فرغانہ است و آن قصبہ
 است از تواج اند جان و کاکلی از ان جہت گویند کہ چون در دہلی متوطن شدہ اند
 و متوح از کس قبول نمی فرمودند و خود ہمیشہ مستغرق می بودند و بر فرزند ان ایشان عبرت
 میگذاشت و آنہا از زن تہالی کہ در ہمایہ ایشان بود بعد از افتاقا جزو سے قرض نمود

اوقات گذاری خود می نمودند روزی زن آن بقال گفت اگر من در همه سالگی شامی بودم کار
 شما بهلاکت میرسد این سخن طبیعت ایشان گران آمد عمد کردند که از وقت نشیمن روزی این
 قضیه را بعضی خواجه رسانیدند فرمودند که هرگز من از کسی قرض نمی گیرم و در وقت حاجت
 بطایقی که در حجره ماست دست اندازنده بقدر حاجت نان نخفته بردارند و صرف خود کنند و بهتر
 خواهند دید بعد از آن هرگاه که میخواهند از آن طاق نان میگرفتند و این نان را کاک
 میگویند نقل است که حضرت قطب الدین یک نیم ساله بودند که پدر ایشان وفات یافت و خضر
 علیه السلام ایشان را به شیخ ابو حنیفه رسانیدند که تعلیم علوم ظاهری و باطنی نماید چون حضرت خواجه
 معین الدین در چشمپتی بادش رسیدند در آنجا بخدمت خواجه معین الدین مرید شدند و حضرت خواجه
 را کمال شفقت و عنایت در باره ایشان بود و صحبت و از خضر علیه السلام بودند قطب زمان و گما
 و دوران و جامع فضل و فضائل صوری و معنوی و صاحب خوارق و کرامت عالمیه بوده اند
 نویند که در سن بست سالگی پیش از آنکه مرید شود بخدمت خواجه بریاضت و مجاهدات اشتغال
 و سیاحی بسیار کرده اند نقل است که چون به بغداد رسیدند صحبت شیخ شهاب الدین سهروردی
 را دریافتند و چون کمال اشتیاق و اخلاص بخدمت شیخ کبیر ایشان باشند داشتند از آنجا
 معاودت نموده بطرف هند و متان آمدند و چون به ملتان رسیدند با شیخ بهار الدین زکریا
 ملتانی قدس سده ملاقات نمودند و در ملتان حضرت شیخ فرید شکر گنج رحمه الله بخدمت
 ایشان رسیده مرید شد و چون بدلی رسیدند عریضه بخدمت پیر خود که در اجیم تشریف
 داشتند رسیده مرید شد و چون بلازمست برسم خواجه معین الدین در جواب نوشتند
 که اگر چه در ظاهر بعد است اما در باطن قرب است هانجا باید بود و بعد از چند روزی
 در دلی توقف نموده باز با جمیع معاودت کردند چون خواجه قطب الدین سر راه گشتند که
 با جمیع بر و بد مردم دلی از فراق و جدایی ایشان بفریاد آمدند چون حضرت خواجه این
 معنی را مشاهده نموده خواجه قطب الدین را فرمودند که شهر را دور بپاه تو گذارم و تو دلی
 باش که دلهای مردم از جبرانی تو آزرده میشوند ایشان بفرموده حضرت خواجه
 بشهر مراجعت نمودند حضرت خواجه قطب الدین را که بسیار توبه و زهد و سلسله عشق

سماع متعارف است و در بعضی ممنوع مثل سلسله متبرکه که قادریه و سید الطائفه نیز سماع نمی فرمودند و بعضی از اکابر گروه چنانچه شیخ الاسلام گفته اند که دو النون مصری و شیخ بلی و خوار و لوزنی و دلچ همه در سماع رخصت نموده نقل است از سلطان الشانچ که در خانقاه شیخ سحبتانی مجلس سماع بود و در ایشان صاحب حال و اهل حاضر بودند درین انظار قول این بیت را که از حضرت شیخ احمد جام است خواند بیتی گفتگان خنجر تسلیم را به هر زمان از غیب جانی دیگر است به خواجه قطب الدین را حال متغیر شد و از بهوش رفتند مشاکسانی که در آن مجلس حاضر بودند از آنجا که قاضی حمید الدین ناگوری و شیخ بدر الدین غزنوی ایشان را بجانانه آوردند و قولان همان بیت را تکرار میکردند و حضرت خواجه سماع میفرمودند چنانچه شبانروز همین حال داشتند تا حال برایشان دگرگون گشت روز دوشنبه چهاردهم ربیع الاول سال شش صد و سی و سه رحلت نمود

حضرت شیخ فرید کبیر شکر قدس سره

نام ایشان سعد بن عزالدین محمود است و از اولاد حضرت امیر المومنین عمر خطاب است رضی الله عنه از جانب پدر و مادر ایشان دختر مولانا و حید الدین خجندی است در کمال عصمت و عفت و صاحب کرامت اند و حضرت شیخ صائم الدهر بوده اند و صمت و من افطار نمی‌دند و مرید و خلیفه حضرت خواجه قطب الدین بختیار اند و گنج شکر از آن گویند که حضرت شیخ را هفت روز گذشته بود که افطار نگرفته بودند و صنعت برایشان غالب شد بخدمت پیر خود روانه شدند و در آن راه از صنعت پای ایشان بلغزید چنانچه بر زمین افتادند و در دهن مبارک ایشان پاره گل درآمد و تمام شکر شد از آنجا برخاسته بخدمت پیر خود رفتند و خواجه فرمودند فرید گلی که بدینت رسید حق تعالی وجود ترا گنج شکر گردانیده است همواره شیرین خواهی بود چون از خدمت پیر خود بیرون آمدی هر کس که ایشانرا میدید گنج شکر میگفت ایشان بخدمت حضرت خواجه معین الدین حشمتی نیز رسیده بودند حضرت خواجه معین الدین در باب ایشان فرموده اند که بختیار شاه بازی عظیم را تقبید آورده است که خیر سبزه المنته ایشان بگیرد و این شمع است که اما خانه در ایشان را منور سازد و قطب و غوث وقت بوده اند و حواری عالی از ایشان بسیار بوده و ظهور رسیده و آنقدر که آما

از ایشان بطور آمده که درین سلسله از کسے کم آمده باشد و حضرت خواجه قطب الدین را کمال عنایت و مهری بایشان بود چنانچه گویند وفات حضرت خواجه نزدیک رسید ایشان را از آنسی که در نواحی حصار است طلب داشتند و وصیت نمودند که جانشین ایشان باشند بعد از وفات پیر خود در قبه اجدادین که نزدیک دیپال پور و از توابع ملتان است اقامت ورزیدند و جمع کثری از بزرگ مقدم شریف ایشان به بنیض رسیدند و حضرت شیخ فرید به صحبت بیماری از مشایخ صیده اندکی از آنجمله شیخ بهار الدین ذکر کیاے ملتان اند و مشهور است بعد از اینکه حضرت شیخ ریاضت و محامدات را بحال رسانیده اند روزی فرموده اند که هر چه خدا کند میشود و با تفسیر آواز داد که هر چه فرید میگویی میشود و فقر و فاقه بر ایشان و اهل ایشان را چنان غالب بود که روزی یکی از حرهای ایشان بخدمت آمده گفت که فلان پسر ثا سبب گر سگی بمعرض هلاکت رسیده است شیخ فرموده که بنده سعادتمند چه کند اگر تقدیر حق در رسیده و از جهان سفر کند رسانی در پای او بنده و بیرون انگیند و هم شیخ فرمودند که چون فقیر حاسبه پوشد چنان پندار که کفن می پوشد و ولادت ایشان در قبه کهو وال که از توابع ملتان است بوده وفات ایشان روز شنبه پنجم ماه محرم سال شش صد و شصت و چهار هجری روی داده و مدت عمر نود و پنج سال و قبر در مین است مابین ملتان و لاهور نزدیک

حضرت شیخ نظام الدین اولیا رحمہ اللہ

نام ایشان محمد بن احمد بن دانیال بدآونی است و بدآون قبه ایت از مضافات سنبل و لقب ایشان سلطان المشایخ از جانب الهی است و مرید و خلیف شیخ فرید الدین گنج شکر اند و حضرت سلطانی المشایخ کامل و عامل بوده اند و جمیع علوم را بحال داشتند از مشایخ کبار در هندوستان نامدار و عالی مقدار بوده و سلاطین و قوت را لمواخص و عوام روئے ارادت بخدمت ایشان بوده و همه کس اعزاز و اکرام ایشان را واجب و لازم میدانستند و در دار السلطنت و دلی اقامت فرموده به تعلیم مریدان و تربیت ایشان اشتغال داشتند و خوارق و کرامات زیاده از شمار خلق از ایشان مشاهده نموده

گویند و ستمی تجدید و ضوکرده بودند خواستند که محاسن مبارک راشانه کنند شانه در طاق بود
 کسے نبود که شانه را بہت ایشان رساند شانه از طاق بحبت و خود را بہت ایشان رسانید
 و حضرت سلطان المشائخ مہر مجلس و عظم و دجہ و سماع می نماندند و قولان می خواندند و خود
 بہ خواستہ سماع مینووند و اگر کسے را میدیدند کہ تقلید ہم سماع میکند بحبت ادب سماع
 می ایستادند و تعظیم مے نمودند نقل است کہ شخصی را برات او گم شدہ بود نزد سلطان
 جیو آمدہ عرض نمود فرمودند علوا بروح پاک حضرت گنج شکر فاختہ بدہ آن شخص
 علما پر واز رفتہ قدر سے علوا آورد و در کاغذ پیچیدہ چون کاغذ کشودہ برات او
 بیش بود نقل است کہ پیش از وصال پھل روز چیز سے حوزدن ترک کردند
 و باقیال فرمودند آنچه در انبار است مہرا ایتار کن کہ جب نماند ولادت ایشان و قصبہ
 بد اولن است سال سنی و شش ہجری و قات وقت چاشت روز چہار شنبہ ہشرد ہم
 ماہ ربیع الاخر سال ہفتصد و سب و پنج روی دادہ مدت عمر شریف ایشان بود و چہار سال
 و نماز جنازہ ایشان را شیخ رکن الدین ابوالفتح بن صدر الدین عارف گذاردہ و فرمود
 کہ از ملتان بر اے مہین ناز آمدہ بودم و قبر ایشان در دہلی نو بموضع است کہ در ان سکونت
 داشتند وین فقیر چہ دین بار زیارت آن روضہ منورہ رسیدہ بودہ ہر روز چہار شنبہ خلقے انوہ
 زیارت ایشان جمع میشوند و آثار فیض ازان مکان متبرکہ نماہر است و الحال مذرو
 نیاز بسیار بروضہ شریف ایشان میرسد و در سال کیا بر عرس ایشان میشود و قولان
 مینخوانند صحبت و مجلس عظیم بر پاست اکثر سے از مشائخ سلسلہ ایشان جمع میشوند و ایشان
 سماع و دجہ میکنند و حضرت سلطان المشائخ را اگر چہ مریدان بسیار اند اما چہار مرید
 فاضل و کامل مشہور و معروف اند امیر شہزاد شیخ نصیر الدین چراغ دہلی و شیخ برہان الدین
 عزیز و شیخ حسن دہلوی

حضرت امیر خسرو دہلوی رحمہ اللہ

از ائمرا زادہ سے پیرا : لاجین اند و ترک بودہ اند از تیکاں نواحی پنج مولد ایشان
 مومن آباد است کہ مشہور رہ پٹیا لے است از توابع سنبل است جامع انواع علوم و فنون

صنایع بوده اند مرید و مشوق و نفس ناطقه و منظور نظر سلطان المشایخ اند گویند که میر از پیر خود آیت
 نمودند که حسنه نام بادشان است و من در و ششم مرا نام دیگر باید شیخ فرمودند که امر و زاز
 بر اے توانای التماس خواهم نمود و دیگر چون میر بخدمت ایشان آمدند فرمودند که ما
 چنین نمودند که روز قیامت ترا محمد کاسه لیس خواهند گفت سلطان المشایخ را کمال عبادت
 و مهر بانی نسبت بهمیر بوده و از جمیع مریدان خود زیاده میخواستند و میفرمودند که روز قیامت
 از هر کس خواهند پرسید که چه آوردی از من بپرسند خواهیم گفت که سوز سینه ابن ترک
 الله و میر را سوز سینه بمرتب بود که پیر ابن مبارک ایشان نزدیک سینه همیشه سوخته بود
 گویند میر چهل سال صائم الدهر بوده اند و همراه سلطان المشایخ بطریق طلی ارض حج
 گذارده بوده و سلطان المشایخ در باب میر فرموده اند بهیت این خسرو ماست
 ناصر خسرو نیست و زیر که حد اے ناصر خسرو ماست و گویند که تصانیف میر از نظم و نثر فوّه
 است و اشعار میر انچه مشهور است از پنج لک کم و از چهار لک زیاده است و اے
 المصانیف بندی و از بهت آب دهن مبارک سلطان المشایخ این قدرت طبیعت
 و شیرین سخنی حق تعالی با ایشان داده بود و در شعر چنان قادر بودند که مطلع انوار را که در جوا
 مخزن اسرار است در دو سنه تمام کرده اند و در اشعار ایشان یک بیتهاست که کم کس
 بآن خوبی گفته باشد و این بیت از یک بیتهاست ایشان بهیت زلف زهره
 صاحب نو نرین رشتان است و چیزی نمیتوان گفت و اے نو در میان است و بهیتها
 تازه عالی در اشعار میر آنقدر است که اگر همه را جمع کنند از تصانیف بعضی زیاده نشود
 و همین طور در اقسام زبان و فنون علم هند بمثل بوده اند و بهجاسیت ایشان که
 گذشته چون پیر ایشان را بهماع و نغمه کمال ذوق بوده و در
 قوالی که الحال در هند وستان مشهور است پیش اذان نبود اختراع نمودند
 و خود میخواندند و سلطان المشایخ سماع میفرمودند نقل است که چون شیخ سعدی
 سبندوستان آمدند در دلی میراثات نمودند و یک شب با میر بود و میر کدوم خدمت شیخ
 کردند گفتند انچه از مال دنیا داریم این است هر چه قرائد میاسایم شیخ فرمودند و غنایان خبر

که امشب با تو صحبت دارم گویند که میرزا بخدمت پیر خود اخلاص و محبت بمرتب بود که بالاتر از آن
نیاشد چنانچه نقل است که در ویشی بخدمت سلطان المشائخ بجهت گدائی رفت فرمودند که باز
چیزی حاضر نداریم امروز آنچه فتوح آید بخواهیم با و چون در آن روز پنج فتوح رسید فرمودند
ایچنین چند روز گذشت فتوح از بجائی رسید کفش مبارک خود را بآن در ویش دادند و نیز
با اعتقاد تمام گرفته از شهر دلی روان شد در اثنا سه راه حضرت امیر خسرو که با پادشاه عصر بجا
رفته بودند و از آنجا بدلی می آمدند دو چهار شدند میرزا آن در ویش پرسیدند که از سلطان المشائخ
خبر داری گفت صحبت و مافیت اند فرمودند که نشانی از ایشان داری گفت کفش مبارک
خود را بمن داده اند گفتند سفروشی گفت بلی تیغ لک روپیه در صله قصیده که سلطان محمد با این
واده بود همه را بدان در ویش دادند و کفش پیر خود را گرفته بر سر نهاده بخدمت سلطان المشائخ
رسیدند سلطان فرمودند ای خسرو از آن حزبی چون سلطان المشائخ بر حمت حق پیوند
میر و دلی حاضر بنمودند و مردم از ایشان این قصه را پوشیده میداشتند چون
بدلی رسیدند و این قضیه ناگزیر را شنیدند سر خود را تراشیدند و روئے خود را سیاه
نمودند و مقابل قبر پیر خود آمده ایستادند و گفتند سبحان الله آفتابی در زیر زمین و خسرو
زخم بر روئے آن این را گفته سر را بر قبر ایشان زدند بهیوش افتادند تا شبش ماه
بعد از ایشان همیشه در غم و اندوه بودند تا هاستا روز چهارشنبه بهیر دهم شوال در سال
هفت صد و هشت و پنج هجری رحلت نمودند و قبر ایشان پایان قبر پیر ایشان است

حضرت شیخ نصیر الدین چیراغ دلی رحمه الله

نام ایشان محمود و اصل ایشان از شهر اوده است و از اکمل خلفای و مریدان سلطان المشائخ
نظام الدین اویا اندرین است و پنج سالگی ترک و تجرید اختیار نموده ریاضتی عظیم
میکشیدند و در چهل سالگی بخدمت سلطان المشائخ رسیدند و حضرت شیخ را کمال محبت و اتحاد
با ایشان بوده و اندر خوارق و کراماتی که از ایشان بنظر رسیده از هیچ یک از مریدان
سلطان المشائخ ظاهر نشده با وجود آنکه درین سلسله سماع و وجد میکردند اما شیخ نصیر الدین
سامعی نمی فرمودند و می گفتند که خلاف سنت است و حضرت شیخ نظام الدین اویا را

این سخن بدینی آمد و می فرمودند راست میگوید نقل است که قلندر می یازده زخم بوجود مبارک ایشان زد و ایشان در استغفراتی که بودند ازان باز نیامدند و خون مبارک ایشان از زانو و روان شد چون مریدان را از خیال خبر شد آمده قلندر را گرفتند خواستند که ایذا کنند فرمودند که بچکس مزاحم او نگردد و مبلغ با و انعام دادند که مبادا در وقت کار هزدن آزاری بدو رسیده باشد و بعد ازان این قضیه بیست سال وفات در شهر دهم رمضان وقت چاشت سال منفعت پنجاه و هفت هجری روی داده و قبر ایشان در بیرون دلی نواست و این فقیر بآنجای رسید و گریه کرد و در از از خلفای ایشان اند

حضرت شیخ برهان الدین غریب رحمه الله

از مریدان سلطان المشایخ اند حضرت شیخ ایشان را بطرف برهان پور ودوت آباد بکبت روح اسلام و ارشاد ساکنان آن حدود فرستادند و شیخ حسن دهلوی را با بعضی از مریدان خود با ایشان همراه کردند و از بکبت قدم ایشان اکثری ازان جامه شرف اسلام مشرف گشته مرید و متفقد گشتند و اخلاص و ادب ایشان به پیر خود بدرجه بود که تا بوقت وفات هرگز پشت بجانب مویض غیث پور که توطن سلطان المشایخ بود نگذاشته بودند و وفات و قبر ایشان در ودوت آباد دکن است و این فقیر بآنجای رسیده

حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمه الله

از فرزندان حضرت امام اعظم اند رضی الله تعالی عنه مرید شیخ محمد بن شیخ عارف بن شیخ احمد عبدالحق و صاحب علم ظاهر و باطن و وجد و سماع بودند و از روحانیت شیخ احمد عبدالحق نیز تربیت یافته اند و شیخ را اولاد بسیار شدند همه پسران عالم و عامل گشتند خصوصاً شیخ رین که در پیش قدم بر قدم والد خود می نهادند کرامات زیاده از حد و نهایت از ایشان بظهور پیوسته و فای ایشان در سال نه صد و چهل و پنج هجری بوده و قبر در گنگوه است که از توابع دلی است

حضرت شیخ جلال محضامیری قدس سره

از جانب پدر و مادر فاروقی بوده اند و اصل ایشان از پنج است و نام پدر ایشان قاضی محمود در سن هفت سالگی قرآن را حفظ کرده و در مفسر و ساکی اکثر علوم را تحصیل نموده و در سن بیست و

وفتوی می نوشتند و مرید شیخ عبد القدوس انگوهی اندوایشان مرید شیخ محمد عارف وایشان مرید
 پیر حوّه عارف احمد عبد الحق وایشان مرید پیر خود شیخ احمد عبد الحق وایشان مرید شیخ جلال بابانی
 وایشان مرید شیخ شمس الدین ترک بابانی وایشان مرید علی صابر وایشان مرید شیخ فرید الدین شیخ
 قدس الله ارواحهم گویند و در احوال حال روزی شخصی غزلی با آواز خوش میخواند چون آواز بگوش شیخ
 جلال رسید بهوش شده از بام افتادند و مانند کبوتر نیم بسمل می طپیدند و می غلطیدند بعد از مدتی بحال آمدند
 درین طریق آمدند ایشان را کرامات و خوارق عادات علیه روی نموده و استغراق ایشان بمرتبه بود که
 چون وقت نماز میرسد مریدان الله اکبر الله اکبر میگفتند تا از استغراق بحال آمده به نماز مشغول میشدند
 اکثر و جود و سماع میفرمودند و در قصه تهنیه متوطن بوده اند و از مشائخ متاخرین در سلسله شیشه از ایشان
 بزرگتر نبوده گویند که یکی از مریدان شیخ جلال چندین سال خدمت ایشان کرد و هیچ واردی بر وظایف
 نمی شد روزی شیخ سخن میگفت در خاطر او گذشت که در زمان سابق شیخ نجم الدین کبروی چنان بود که هر
 هر که نظر میکرد بمرتبه ولایت میرسد و امروز این چنین کس نیست شیخ بهر او مطلع شد و بجانب او نیز دیدند
 فرمودند که امروز هم چنین مردم هستند که بیک نگاه ایشان مرتبه ولایت حاصل شود درین اثناء آن مرید
 بخود افتاد و بمرتبه اعلی رسید و فعلاً مذکور شد و حضرت شیخ فرمودند که هر کسی را تاب برداشت این کار
 نیست و فات شیخ در روز جمعه است و پنجم ذی الحجه سال ۸۵۰ هجری بوده و مدت عمر شریف
 نود و شش سال و قبر ایشان در تهنیه است تمام شد ذکر مشائخ سلسله شریفه شیشه قدس با برهم
 بیان سلسله سیر که کبرویه که منسوب است بحضرت شیخ نجم الدین کبری قدس الله تعالی
 سره حضرت شیخ ابوبکر بن عبد الله نساج رحمه الله

اصل ایشان از طوس است و مرید عبد القاسم گرگانی اند و ذکر نسبت ارادت شیخ ابو القاسم
 گرگانی در ذکر خواجهای بزرگوار نوشته شده و سلسله کبرویه با سلسله خواجهای بزرگوار
 شیخ ابو القاسم کجا میشود و شیخ ابوبکر نساج با ابوبکر دینوری صحبت داشته اند و از شیخ ابوالنجا
 پرسیدند که دیدار مطلوب را بچه توان دید گفتند بدین صدق در آئینه طلب

حضرت شیخ احمد غزالی رحمه الله تعالی

اصل ایشان از طوس است و مرید شیخ ابوبکر نساج اند و برادر رحمت الاسلام امام محمد غزالی رحمه الله

عالم بوده اند و علم ظاهر و باطن و فوات ایشان در سال پانصد و نه صد و هجری واقع شده و قبسه ایشان در قزوین است

حضرت شیخ ابوالنجیب رحمه الله

نام ایشان عبدالقاهر است و لقب صیقل الدین و نسب ایشان به دوازده واسطه بحضرت امیرالمؤمنین ابو بکر صدیق رضی الله عنه میرسد و نسبت ارادت ایشان بدو جانب است یکی به شیخ احمد غزالی چنانچه درین سلسله مذکور شد و دیگر به شیخ وجیه الدین عم ایشان که در سلسله سهروردیه مذکور خواهد شد ایشان در جمیع علوم کامل بوده اند و تصنیفات بسیار دارند و بصحبت حضرت قطب ربانی محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر گیلانی رضی الله عنه مشرف گشته بودند نقل است که روزی به بغداد میگذاشتند بدوکان قصابی رسیدند که گوسفندی آویخته بود ایستادند و گفتند این گوسفند میگوید من مرده ام نه کشته قصاب بخور و سبقتا و چون بخود باز آمد بصحبت قول شیخ اقرار کرد و تائب شد آنچه بخاطر فقر میرسد این است که اطهار کرد است شیخ را درین محل ضرور بود و در آن دو حکمت است یکی آنکه گوشت غیر حلال جمعی از مسلمانان نخورند و دیگر اینکه ساعت توفیق توبه قصاب نیز رسیده بود و فوات ایشان در شب شنبه دوازدهم ماه جمادی الثانی سال پانصد و شصت و سه هجری بوده و قید در نجف اداست

حضرت شیخ عمار یاسر قدس سره

مرید شیخ ابوالنجیب سهروردی اند و در ترتیب مریدان و کشف وقایع ایشان کمال تمام داشته اند در وقت خود بزرگ و صاحب کرامات بوده اند

حضرت شیخ نجم الدین کبری قدس سره

کنیت ایشان ابوالنجاب است و این کنیت را پیغمبر صلعم در واقعه بایشان عنایت فرموده اند و نام احمد بن عمر الجنونی و لقب نجم الدین و لقب دیگر کبری است و کبری از ان جهت گویند که در او اهل جوانی که تحصیل علوم مشغول بودند با هر که مناظره و مباحثه میکردند بر وی غالب آمدند بدین سبب طایفه الکبری می گفتند و لفظ طایفه بحسب کثرت استعمال حذف شده و ایشان را شیخ ولی تراش نیز گفته اند بسبب آنکه نظر مبارک ایشان در و مبدی هر که افتادی

بمرتبه ولایت میرسد بی چنانچه روزی سوداگری بخانقاه ایشان درآمد و حضرت شیخ حالت قوی داشتند نظر مبارک تمام اثر بر او افتاد و در حال بمرتبه ولایت رسید پرسیدند از کدام مملکت گفت از فلان مملکت اورا احازرت ارشاد نوشند تا در ولایت خود خلق را بحق ارشاد کند روزی که بازمی در هوا دنبال گنجشکی کرده بودند ناگاه نظر یکبار اثر حضرت شیخ بر آن افتاد و گنجشک گریخت و باز را گرفته پیش ایشان را فرود آورد و روزی بدر خانقاه ایستاده بودند ناگاه سگ آنها رسید و نظر انور حضرت شیخ بروی افتاد و در حال بخشش یافت متحیر و بجزو شد و از شهر گجراتان رفت و سرزمین می مالید و هر جا که می آمد دریافت همه سگان شهر گرد او حلقه کرده میایستاد و دست بردست نهاده پیش اوی ایستادند چون در آن نزدیکی بمرد و بفرویده حضرت شیخ او را دفن کردند و بر سر قبر او عمارتی ساختند و حضرت مولوی فرموده اند بیت یک نظر فرما که مستغنی شوم ز انبای جنس سنگ که شد منظور نجم الدین مغانم و راست و حضرت شیخ در فضیلت و طریقت و تنویر یگانه دینی نظیر بوده اند و خوارق و کرامات ایشان در عالم مشهور است و نسبت ارادت ایشان به وطن ست یکی از شیخ عمار با سر به ترقی که درین کتاب مذکور شد شیخ ابوالقاسم گرگانی میرسد و طریقی دیگر از شیخ اسماعیل قنبری به محمد انیس و از ایشان کعبه بن داود و از ایشان بابو العباس ادریس و از ایشان بابو القاسم بن رمضان و از ایشان کعبه ابوعقوب طبری و از ایشان بابو عبد الله بن عثمان و از ایشان بابو یعقوب نهرجوری و از ایشان بابو یعقوب سوسی و از ایشان ابعبداواحد زید و از ایشان نکیل بن زیاد و از ایشان کعبه اسیر المومنین علی کرم الله وجهه باین ترتیب پیغمبر صلعم میرسد و از شیخ روز بهان بهره یافته بودند وفات ایشان دهم جمادی الاولی در سال ششم صد و نهمه واقع شد چون ملاکو بخوارزم رسید و در آنوقت عمر ایشان زیاده بر هشت بود شیخ اصحاب حوزة ائمه شیخ سعد الدین حموی و شیخ رضی الدین علی لالا و غیر ایشان را طلبیده فرمودند نزد برخیزید و به بلاد خود روید که آتش از مشرق بر افروخت تا مغرب را غارت سوخت و مرا اینجا شنید باید شد این بلا نیست مبرم که علاج ندارد و نیزه بر دست با یک خود گرفته و سنگ در بغل بر کرده با کفار مقاتله و مجادله نموده در وجه شهادت رسیدند گویند که در وقت شهادت کامل کافر می را گرفته بودند بعد از شهادت

ده کس توانستند که آنرا از دست شیخ خلاص سازند آخر آنرا بریدند و ببرکت نظر مبارک حضرت شیخ جمیع مردان ایشان قائل و عالم گشته بودند و اکثر معروف و مشهور اند مثل شیخ محمدالدین بغدادی و شیخ سعدالدین حموی و بابا کمال بخندی و شیخ رضی الدین علی لالا و شیخ سیف الدین ماخری و شیخ نجم الدین رازی و شیخ جمال الدین کیلی و بعضی گفته اند مولانا بهار الدین ولد مولانا حلال الدین رومی نیز از ایشان است بجمعه الله

حضرت شیخ محمدالدین بغدادی رحمه الله

کنیت ایشان ابوسعید است و نام شریف بن المودین ابو الفتح و اصل ایشان از بغداد است و از اجل اصحاب و از اکمل مردان حضرت شیخ نجم الدین کبری اند و حضرت شیخ را کمال عنایت و مرحمت با ایشان بوده ببرکت توجه حضرت شیخ بقامات عالیہ رسیده بودند اما در اواخر حال بحسب تقدیر ازلی از شیخ محمدالدین قدری بی ادبی نسبت به پیر ایشان واقع شد از ایشان بحضرت شیخ رسید بر زبان گذشت که سرت یزدود دور دریا غری شوی سو میری بهان نج خوارزم شاه مجرم و گناه شیخ محمدالدین را غرق بحر فنا ساخته بشهادت رسانید وفات ایشان در سال ششصد و هفت و بر دایه ششصد و شانزده هجری واقع شده و قبر در اسفراین است

حضرت شیخ سعدین حموی رحمه الله

نام ایشان محمد بن مویذ ابی بکر بن ابی حسن است و از اکمل مردان حضرت شیخ نجم الدین کبری اند قائل و عامل و کامل بوده اند و ایشان از القاضین بسیار است وفات ایشان روز عید الفی سال ششصد و پنجاه هجری روی داده و مدت عمر ایشان شصت و سه سال و قبر ایشان در بحر آمل در ایران است

حضرت شیخ سیف الدین ماخری رحمه الله

ابو بارم بیدان شیخ نجم الدین است چون حضرت شیخ در او اهل ایشان را در اربعین نشانند در اربعین دوم بانجا رسیده دست مبارک بر در خلوت ایشان زدند فرمودند بر خیز و برون ای میت منم عاشق مرا غم ساز و ادا است که تو معشوقی ترا با غم چه کار است و وفات ایشان در سال ششصد و پنجاه و هشت هجری رکود مدت بمقامه سال و قبر در بشارت

حضرت شیخ نجم الدین رازی رحمه الله

المشهور به اسم الکبیر مدین شیخ نجم الدین کبری اند و شیخ صدر الدین قوسینوی و مولانا جلال الدین محمد رودی ملاقات نموده اند تفسیر حکم الحقائق که مملو است از درو قاتین در بیان اشارات و رموز قرآنی ثانی مزار و از قصایف ایشان است و بر کمال حضرت شیخ بیستم شامی به از آن نیست و قات ایشان در سال شش صد و پنجاه و چهار قمر ایشان در بغداد شریف است

حضرت شیخ رضی الدین علی لالا رحمه الله

لقب ایشان رضی الدین است و نام علی بن سعید بن عبد الجلیل لالا و اصل ایشان از غزنی است و پدر ایشان سپهرکامی غزنوی است و مرید حضرت شیخ نجم الدین کبری اند و بصحبت شیخ احمد بسوی و خواجه ابویوسف همدانی رسیده اند و بیاری از مشایخ را در ریافتند اند از صد و چهار شیخ کمال کمال حرقه داشته اند و در علوم ظاهر و باطن جامع و از بزرگان وقت بوده اند و سفر هندوستان کرده بصحبت ابوالرضا رتن سندی رضی الله عنه که قبر ایشان در بمبده است از توابع حصار فیروزه مشرف گشته امانت رسول مسلم را شانه محاسن مبارک باشد از ایشان گرفته اند و قات ایشان در سوم ربیع الاول سال شش صد و چهل و دو هجری بوده و قبر ایشان در غزنی است مابین روضه سلطان محمود و ابن فقیر آنجا رسیده تا عصر دوران روضه بمبر که گذارده و درها نذر اکثر مزارات مشایخ غزنی را طواف نموده مثل ملک بار پرنده و خواجه شمس عارفین و شیخ اهل سرزری و حکیم سنائی و امام محمد حدادی و محمد اعرابی و خواجه محمد باغبان که در ربیع الاول سال چهار صد و چهل و هفت فوت کرده اند و خواجه علی فی نازد خواجه احمد کی و شیخ بلول و خواجه ابی بکر بلخاری که میگویند از فرزندان صدیق اکبر اند و بر فیض ترین مزارات غزنین مزار ایشان است و شیخ عثمان ولد پیر علی هجویری و شیخ حاجی بلیدی ختم الاولیاء و خواجه لقا ل و تاج الاولیاء شاه سیر فالین بان و غیر هم قدس الله ارواحهم

حضرت شیخ جمال الدین احمد جورقانی رحمه الله

مرید شیخ رضی الدین علی لالا اند بسیار بزرگ و مرتبه عالی داشتند شیخ رضی الدین بنی فرموده اند هر که باغوشی احمدی آنچه از بنید و شبلی یافته اند از زیارت و قات ایشان در پنج ربیع الاول سال شش صد و شصت و نه هجری بوده

حضرت شیخ نور الدین عبد الرحمن اسفرانی کسرفی رحمه الله
 اصل ایشان از کسرفی است و آن منقشی است از قولی اسفراین مرید شیخ احمد جرقانی انداز بزرگ
 و عارفان وقت بوده اند ولادت ایشان در ماه شوال ششصد و سی و هفت یا نه وفات در شب
 یکشنبه چهار دهم جمادی الاولی سال هفتصد و سی و هفت و در نجف بود

حضرت شیخ رکن الدین علاء الدوله سمنانی
 کنیت ایشان ابوالمکارم است و نام احمد بن محمد بایاگی و اصل ایشان از ملوک سمنان بود
 در سن پانزده سالگی با سلطان وقت می بوده اند و در سال ششصد و هفتاد و هفت در نجف
 مرید شیخ نور الدین عبد الرحمن کسرفی شدند صاحب ریاضت و مجاهدت و مقامات علمی
 بوده اند گویند که در مدت عمر با صد و سی و اربعین نشسته اند ولادت ایشان در سال ششصد
 و پنجاه و نه وفات شب جمعه بیست و دوم رجب سال هفتصد و سی و شش هجری روی داده
 و مدت عمر ایشان هفتاد و هفت سال است و قبر ایشان در مقبره علاء الدین عبد الوهاب است
 درین ایام رساله بنظر در آمده که می گفتند تصنیف و خط شیخ علاء الدوله سمنانی است که در عقائد
 خود نوشته و بعضی سمنان در آن رساله خلاص اهل سنت و جماعت بوده و با جهاد خود نوشته
 اگر فی الواقع آن رساله تصنیف و خط شیخ است پس پناه ببرم بخدا و عرض کنم که خط
 باشد و اصول و فروع از آنکه از رجوع فی الله منعم

شیخ نجم الدین محمد الاوکانی رحمه الله
 مرید شیخ علاء الدوله سمنانی اند و صاحب کشف و کرامات اند وفات ایشان در سال هفتصد و
 هفتاد و هشت واقع شده و مدت عمر هشتاد و سال و قبر ایشان در حصار علی زاعمال اسفراین است

حضرت شیخ محمود مزده کانی رحمه الله
 لقب ایشان شرف الدین است و نام پدر ایشان عبد الله و از اکل مریدان شیخ علاء الدوله سمنانی است

حضرت امیر کبیر سید علی مهدانی قدس سره
 امیر سید علی مهدانی رحمه الله قاضی نام پدر ایشان شهاب الدین بن محمد است و میر سید علی مرید
 شیخ شرف الدین محمود مزدقانی اند و کتب طریقت از شیخ تقی الدین و دستیار ایشان نیستند

مرید شیخ علاء الدین سمنانی بوده نموده اند و غیر موده پیر خود حضرت شرف الدین محمود سته نوبت
 پنج مسکون را اسیر کرده اند و صحبت هزار و چهار صد ولی را در یافته و چهار صد ولی را در یک مجلس
 دیده اند و ابتدای اسلام در کشمیر بزرگ مقدم شریف ایشانست و معروف خانقاه ایشان در کشمیر موجود است
 و وفات ایشان در ششم ذی الحجه سال هفتصد و هفتاد و هجری روم نموده و قبور خلایان است

حضرت شیخ بهار الدین ولد

بعضی گفته اند مرید شیخ نجم الدین کبری اند نام ایشان محمد بن حسین بن احمد الخطمی الکبری است
 از فرزندان حضرت امیر المومنین ابوالمکر صدیق رضی الله عنه اند و مادر ایشان دختر علاء الدین محمد
 بن خوارزم شاه است که با اشاره حضرت رسالت پناه صلعم دختر خود را بکسین بن احمد نکاح
 کرده بود و شیخ بهار الدین ولد ازان متولد شدند بسیار بزرگ و صاحب کشف و کلمات
 بوده اند و شیخ شهاب الدین سهروردی ملاقات نموده بودند و وفات ایشان در سال
 شش صد و بیست و هشت هجری بوده و قبور توین است

حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمه الله

مشهور بمولوی رومی اند نام ایشان محمد بن بهار الدین محمد و اصل ایشان بلخ است
 و نشو و نما در دم بوده مرید پدر خود اند بسیار بزرگ و عالم و صاحب حال و وجد بوده اند گویند
 که چهار صد طالب علم هر روز به درس ایشان حاضر میشدند و اشعار ایشان سرای حضرت قنوت
 است گویند که در سن شش سالگی بعد از سه چهار روز یکبار افطار نمی کردند و در همین سن روزی
 با کودکی چند بر بامای خاننا سیه بیکدیگر میزدند و میزدند از کودکی گفت بیات ازین بران جیم مولانا
 فرمودند این نوع حرکت از سرگ و گریبی آید این باشد که آدمی با دنیا مشغول شود اگر در جهان
 شاقوتی هست بیاید تا سوی آسمان برآید و ازین آثار از نظر کودکان غائب شدند و کودکان فریاد
 برآوردند بعد از سخط رنگ و گریه و تشنه و خشم متغیر شده باز آمدند گفتند در زمانی که با شما سخن میگویم
 و میگویم که جاسته بزرگواران مرا زمینان شکر گفتند و گرد آسمان ها گردانیدند و محراب ملکوت را
 بمن نمودند چون فریاد و فغان شنیدند باز آوردند و مولوی فرمودند مرغی که از زمین
 پرداگر چه آسمان نرسد اما این قدر بزند که از دام دور تر باشد و بر بد بچسبند

اگر کسی در پیش شود کمال آن نرسد اما اینقدر باشد که از زمره خلق و اهل بازاری ممتاز گردد و از این جهت که دنیا برده و بسیار گردد و ولادت ایشان ششم ربیع الاول سال ششصد و چهارده واقع گردید و آنجا عظیم جادی الاخر سال ششصد و پنجاه و دو هجری واقع شده قبر ایشان در قمستان

حضرت شیخ حاتم الدین طلی رحمه الله

امام ایشان حسن بن محمد بن حسن بن انخی ترک است حضرت مولوی رودی را کمال عنایت و اعتنا و تعلق با ایشان بوده از کبار خلفای مولوی بودند چون مولوی بکوار رقت حق پوشتقدیر و زینهم طلی حاتم الدین با جمیع اصحاب پیش سلطان ولد رفتند و گفتند میخواهم که بعد ازین بر جایی پر نشینی و مخلصانرا و مریدانرا ارشاد کنی و شیخ را ستن مایاشی و من در رکاب تو غاشیه رودیش نهاده بندگی تو کنم و این بیت بخواند بندیت بر خاند دل ای جان آن کیت ایاده به خیرت شد که باشد جز شاه شاهانرا به سلطان ولد بسیار بگریستند و فرمودند که الصوفی اولی بحر قسره و الهیم اجری بحر قسره همچنان که در زمان و الد خلیفه و بزرگوار بودی همچنین خلیفه و بزرگوارمانی وفات ایشان در سال ششصد و هشتاد و سه هجری بوده است

حضرت سلطان ولد رحمه الله

فرزند خلیف مولانا می جمال الدین رودی اند و مرید و صاحب سجاده ایشان و علوم ظاهر و باطن را از والد بزرگوار خود و از مولانا حاتم الدین طلی و شیخ شمس الدین تبریزی قدس سر را کسب نموده اند و حضرت مولوی در شان ایشان گفته اند که عرض از ظهور ما وجود است و سخنان قول من است و تو فعل منی و گفته اند روزی والد من گفتند که ای مبارک الدین اگر خواهی که دایم در بهشت برین باشی با همه کس دوست شو و کین کسی را در دل مدار و این رباعی را بخوانند رباعی میثی طلبی ز بهیکس پیش مباحش چون مرهم و موم باش و چون نیش مباحش به خواهی که ز بهیکس نبوی ز سر بدو گوئی و بد آموز و بد اندیش مباحش به ولادت ایشان در لارنده سال ششصد و هشتاد و سه وفات شب شنبه دهم رجب سال سفتصد و دو از ده هجری واقع شده گویند که در شب رحلت خود این بیت میخواند بندیت امشب شب آنسب که بنیم شادی به و در یابم از خدای خود آزادی به تمام شد ذکر مشایخ سلسله علیه کبر و به قدس الله تعالی اسرارهم

ذکر مشایخ سلسله شریفه سهروردیه که منسوب است بحضرت
شیخ شهاب الدین سهروردی رحمه الله قدس الله ارواحهم
حضرت تمشاد دینوری رحمه الله

دینور شهریت از شهرهای جبل نزدیک فریبین از بزرگان مشایخ عراق اند و در علم ظاهری
و باطنی و کرامات یگانه آفاق و از اکمل مریدان سید الطایفه حضرت شیخ جنید بغدادی اند و از اقربا
روم و نوری اند و هم ایشان فرمودند چهل سال است که بهشت را با هر چه در دست برین
عرض میکنند گوشه چشم بجا ریت بآن نداده ام وفات ایشان در سال دویصد و نود و نه

حضرت شیخ احمد اسود دینوری رحمه الله

نام پدر ایشان عطار است از کبار مشایخ و مرید تمشاد و دینوری بودند وفات ایشان در ماه
دوی هج سال به صد و شصت و هفت هجری بوده

حضرت شیخ محمد عموی رحمه الله تعالی

نام پدر ایشان عبد الله است از اجله مشایخ زمان خویش بوده اند و مرید شیخ احمد اسود دینوری

حضرت شیخ ابوشیخ روم رح

کنیت ایشان ابو محمد است و ابو بکر و ابو الحسین و ابوسنیان نیز گفته اند و نام پدر ایشان احمد بن یونس
بن ریم است و اصل ایشان از بغداد بوده عالم و فقیه و بسیار بزرگ و علوم ظاهری و باطنی را کسب
منوده بودند و آنرا پوشیده میداشتند و مدیکامل و شاگرد رشید سید الطایفه حضرت شیخ جنید از خواججه
عبد الله نصاری گفته اند اگر پدر روم خود را شاگرد جنید مینمود آتادی بهتر است از حضرت جنید و بن
سوی از وی دوست تر دارم از صد جنید حضرت شیخ ابو عبد الله خفیف فرموده اند که هرگز ندیده
کس ندیده است بجز روم که در توحید سخن گفتی که گویند در اواخر عمر در میان دنیا داران خود را
پنهان کردند اما بان مشتعل بخوبی گفتند سید الطایفه فرموده اند که ما فارغ مشغولیم و روم مشغول
فارس و وفات ایشان در سال به صد و ده هجری رومی داده و قبر در شونیز به بغداد است

حضرت شیخ ابو عبد الله بن حنیف رحمه الله

نام ایشان محمد است و اصل از شیراز و از انبای ملوک بوده اند قطب وقت و مفتی دای

اہل طریقت و در ریاضت و مجاہدت تائبیل بودہ اند و مدبر و دم اند و منصور حلاج را دریافته بودند
و با ابو الحسین مالکی و ابو الحسین قرنی و ابو الحسین و راج صحبت داشته اند و در علوم ظاہر و باطن
کامل و شافعی مذہب بودہ اند و در صفات ایشان را القاضی بباراست و طریق خفیف منسوب است
با ایشان و طراز مذہب شیخ حضور و غیبت است نقل است کہ شیخ ابو عبد اللہ خفیف فرمودہ اند
در ابتدا خواستم کہ بیج روم بہادیر رسیدم رسی و دوی و ششم اشکباری بر من غلبہ کرد چاہی دیدم آن
ازان آب بخورد چون سیر چاہ شدیم آب بقصر چاہ فرو شد گفتم خداوند را عبد اللہ را قدر کم ازین آہل
آوازی شنیدم کہ این آہورسن نہ داشت اعتماد بر ما داشت و تود و دورسن و اری و قسم
خوش گشت و دورسن را بنیاد ختم باز آوازی شنیدم کہ ما تر تجربہ کردیم اکنون باز گرد آب خو
باز گشتم آب سیر چاہ آمدہ بود خورد و طہارت کردم و نیز فرمودہ اند کہ وقتی مرا نشان دادند
کہ در مصر جوآنہ و پیری ہمیشہ مراقب می باشند آنجا رفتم دیدم ہر دو قبلہ نشسته اند سہ بار
بر ایشان سلام گفتم جواب نہ دادند گفتم بخدا سو گند کہ سلام مرا جواب دہید آن جوان سر
بر آورد و گفت یا ابن خفیف دنیا اند کہیت و ازین اندک اندکی مانده ازین اندک
نصیب بسیار تان یا ابن خفیف مگر فارغی کہ سلام مای پروازی این گفت و سر فرود من
گر نہ و تشہ بودم گر سنگی و شکستہ را فراموش کردم و دل مرا اثری عظیم شد توقف کردہ
با ایشان نماز پیشین و نماز عصر گذاردم و گفتم مرا پندے دہید گفتند یا ابن خفیف ما را
از زبان پند بنو دسے باید کہ اصحاب بصیبت را پند دہند و ز آنجا بودم درین مدت بخورد
و خشن در میان نبود با خود گفتم چہ سود کند و ہم تا مرا پندی دہند جوان سر بر آورد
و گفت صحبت کسے طلب کن کہ دین او ترا از عذای یاد دہد و بصیبت بر دل تو اکتہ و ترا
بزم فعل بند و بد نہ زبان گفتار و فوات ایشان در سال سہ صد و ہفتاد یک ہجری
بودہ و قبر ایشان در شیراز مدت عمر بقولے نزد و پنج سال و بقولی یکصد و چہارست

حضرت شیخ ابو العباس مہاوندی رحمۃ اللہ علیہ

نام ایشان احمد بن محمد بن الفضل است و اصل ایشان نہادند است اشارہ جعفر قدس
و مدبر شیخ ابو عبد اللہ خفیف اند شیخ ابو العباس فرمودہ اند آنانکہ خداوند است

اگر دست چپ ایشان را از مشغول دارد بدست راست دست چپ خود را ببرند و هم فرموده اند که در ابتدا که مراد و این کار گرفت دوازده سال سر به گریبان خود فرو بردم تا یک گوشه دل مرا بمن نمودند و نیز گفته اند که همه عالم در آرزوی آنند که حق تعالی یک ساعت ایشان را بود و من در آن روز آتم که حق تعالی یک ساعت مرا بمن دهد تا بیدار بشوم که خود چه چیزم و کجایم و فوات ایشان در سه صد و هفتاد و هجری بوده است

حضرت شیخ اخئی فرخ زنجانی رحمه الله

مرید شیخ ابو العباس هنادی اند و از کبار شیخ و فاضل ایشان را کرامات و خوارق بسیار است و فوات ایشان روز چهارشنبه غره ربیع سال چهارصد و پنجاه و هفت هجری

حضرت شیخ وحید الدین رحمه الله

از اجله مشایخ اند و صاحب کشف و کرامات نسبت ارادت ایشان بدو طرف است و هر دو طرفه بسید الطائفة میرسد یکی از شیخ عموی باشد و دیگری و دیگری از اخئی فرخ زنجانی بودیم و ایشان پیر شیخ ابو النجیب سهروردی مذوقیر ایشان در بغداد است

حضرت شیخ شهاب الدین سهروردی قدس سره

کنیت ایشان ابو حفص است و لقب شیخ الشیوخ و نام عمر بن محمد البکری سهروردی اند از اولاد ابو بکر صدیق اند رضی الله عنه شیخ الشیوخ و قطب و غوث زمان عالم و عامل و فاضل و کامل و پیشوای وقت بوده اند و مذهب امام شافعی داشتند طریقه ایشان تمام متابع مشرع و سنت پیغمبر مسلم بوده و در بغداد مشهورترین متاخران بوده اند مریدم خود اند شیخ ابو النجیب سهروردی و ذکر شیخ ابو النجیب در سلسله کبری و مذکور شده و حضرت قطب ربانی غوث محمدانی شیخ محی الدین عبد القادر گیلانی رضی الله عنه را در یافتند و بمرکت ملازمت آنحضرت فوائد عظیم و بهره تمام حاصل نمودند و خواص و عوام بغداد را روئے ارادت بخدمت ایشان بودند نقل است که شیخ شهاب الدین فرموده اند در جوانی تعلم کلام مشغول بودم و کتاب چند دران یاد گرفته و عم من مرا ازان منع میکرد روزی عم من بزیارت حضرت شیخ عبد القادر رضی الله عنه آمد و من با وی بودم مرا گفت حاضر باش که بر مردی میرودیم که دلش

از خدای تعالی خبر میداد و منتظر باش برکات و پادشاه و پیرا چون ششم شیخ ابو انجیب گفت
 یاسید این برادر زاده من بعلم کلام مشغول است هر چند شیخ میگنم از ان باز نمی آید غوث این
 فرمودند ای عمر کدام کتاب حفظ کرده گفتسم فلان کتاب و فلان کتاب دست مبارک
 خود را بسینه من فرو آورده اند که یک لفظ از ان کتب بر حفظ من مانده بود و خدای تعالی
 همه مسائل آنها بر خاطر من فراموش گردانید و از علم لدنی مملو ساخت و مرا فرمودند که پنجم
 یافته ام از برکت حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی است نقل است از شیخ
 بنعم الدین مرید شیخ شهاب الدین که وقتی نزد یک شیخ خود در خلوت نشستم رز رحیم و دوام
 دیدم که حضرت شیخ شهاب الدین بر کوهی بلند نشسته اند و جواهر بسیار پیش ایشان و خلق
 بسیار و در زمان آن کوه جمع آمده اند شیخ آن جواهر را بر خلق می آندازند و آنها می چسبند
 و همین که رود کمی کرد باز زیاد میشود و پاک میشی شیخ چشمه ایست از جواهر چون از خلوت برآمده
 پیش شیخ رفتم پیش از آنکه ازین واقعه خبر کنم فرمودند آنچه در واقع دیدی حق است این
 و امثال این از برکت انفاس شیخ عبدالقادر است رضی الله عنه و ولایت شیخ الشیوخ
 در رجب سال پانصد و سی و نه هجری بوده و فات در عرزه محرم سال ششصد و سی و دو
 روئے داده و قبر ایشان بدون شهر بغداد است و حضرت شیخ الشیوخ را مریدان بسیار
 بوده اند همه فاضل و کامل و مشهور چون شیخ مبارک الدین زکریای ملتانی و شیخ نجیب الدین طبرستان
 برغش و شیخ حمید الدین ناگوری و حضرت شیخ الشیوخ را نیز تصانیف بسیار

حضرت شیخ حمید الدین ناگوری رحمه الله

نام شیخ محمد بن عطار است و اصل و مولد ایشان بخارا است و از اکل مریدان شیخ الشیوخ اند
 و در فضیلت و طریقت یگانه عصر و سبب ترک ایشان این است که در واقع دید که حضرت راست
 پناه علم ایشان از ابوی خود طلب فرمودند فردای آن ترک تعلقات نموده سفر بغداد اختیار
 کرده بعد از رسیدن آنجا مرید شیخ شهاب الدین سهروردی گشتند و با خواجه قطب الدین
 بنجیاراوشی و گنج شکر صحبت داشته اند ناگوری از ان جهت گویند که پیش از ترک
 و تجزیه قاضی شهر ناگور بودند و فات ایشان در سال ششصد و چهل و سه هجری بوده

وقبر ایشان موجب وصیت پایان خواجه قطب الدین بختیار کاکی در دلی است و این فقیه

در بارت ایشان رسیده

حضرت شیخ نجیب الدین علی برغش رحمه الله

مولد ایشان شیراز و اصل از شام گویند از ابتدای حال محبت فقرای در زیدند و با ایشان می بودند پدر هر چند لباسهای فخریه می ساخت و طعامهای لذیذ میداد بآن انعامات نمی کردند و میگفتند من جابه دنیا داران نمی پوشم و طعام نازکان نمیخورم و شمیمه می پوشیدند و مرید شیخ الشیوخ شهاب الدین سهروردی اندو عارف و کامل و عالم بوده اند ایشان را سخنان لطیف و رساله های شریف بسیار است و فوات ایشان در سال شش صد و هشتاد و هشت هجری بوده و قبر در شیراز است

حضرت شیخ عبدالرحمن بن علی برغش رحمه الله

لقب ایشان ظهیر الدین است مرید و خلیفه رشید پدر خود بودند و صاحب مقامات بلند و کرامات اربعه چون ایشان متولد شدند شیخ الشیوخ پاره از خرقه مبارک خود فرستادند که آنرا بپوشانند اول خرقه که در دنیا پوشیده اند آن بود و فوات ایشان در سال نهصد و بیست و نوزده هجری بوده است

حضرت شیخ بهار الدین و کرامی لسانی رح

کنیت ایشان ابو محمد است و ابو البرکات و نام پدر ایشان و حبیه الدین بن کمال الدین علی شاه قریشی و با اصل از لمان در علوم ظاهر و باطن و فقه و حدیث و اصول و فروع عالی و کامل و قطب و غوث وقت و در عهد شیخ الاسلام و از بنی نظیران روزگار حنفی مذہب بوده از اکل میوه و اهل خلفا و جانشین شیخ الشیوخ شیخ شهاب الدین سهروردی اند و صاحب کرامات عالی و مقامات و حواری ظاهر بودند گویند که چون از سفر حج مراجعت نموده بنجد او رسیدند شیخ الشیوخ را در باخته مرید شدند و طریق حرقه پوشیدن ایشان چنین است که بعد از آنکه بخدمت شیخ الشیوخ رسیدند منتظری بودند که کی حرقه بپوشانند روزی در واقعه می بینند که سوار کائنات خلاصه موجودات پیغمبر صلعم در خانه نشسته اند و شیخ الشیوخ در پیش ایشان

برای ایشان در آن زمانه طایفه و خرقه چند بر آن طناب آویخته است و آنسر در مرطوبید و اند
 و شیخ اشیرخ دست مرا گرفته و قد مبول آنحضرت صلعم مشرف گردانیدند آنسر و بر اشارت بخرقه
 از خرقه‌های که آنجا بود فرموده گفتند عمر و این خرقه را به بهار الدین یوشان و شیخ اشیرخ آنگهان
 کردند علی الصباح شیخ اشیرخ را اندرون طلبیدند چون بخدمت ایشان رسیدیم بهان خانه
 بهان خرقه بطناب آویخته دیدیم شیخ اشیرخ برخاسته خرقه که حضرت رسالت پناه صلعم
 اشارت فرموده بودند مرا پوشانیده گفتند ای بهار الدین این خرقه رسول است صلعم من
 در میان واسطه میشنیم و کسی را بی اجازت نتوانم داد و به رخصت شیخ اشیرخ بلیان
 آمده متوطن شده بارشاد طالبان مشغول شدند و خلق بیاری از برکت قدوم ایشان پدید
 رسیدند و اهل آن دیار تمام مرید و معتقد ایشان شدند و احوال نیز در آن دیار بر مریض
 و کرامات و خوارق ایشان ظاهر است و ولادت ایشان در سال پانصد و شصت و شش
 و رتبه کوکب گردیده و وفات روز پنجشنبه بعد از ادای ظهر هفتم ماه صفر سال شصت
 و شصت و شش هجری بوده مدت عمر یکصد سال و قبر ایشان در شهر لمان است و حفایقه

حضرت شیخ فخر الدین عراقی رح

از اکمل مریدان شیخ بهار الدین ذکر یا اند و صبیحه حضرت شیخ بهار الدین نیز در خانه ایشان بود
 و اصل ایشان از بهران است در صغر سن حفظ قرآن کردند و در هفده سالگی تحصیل علوم
 نموده درس میگفتند و دیوان ایشان شهر است لمعات نیز از تصانیف ایشان است
 صاحب کرامات و خوارق عادات بوده اند و وفات ایشان ذی قعدة سال هشت صد
 و هشتاد و هشت هجری بوده و مدت عمر هشتاد و دو سال و قبر ایشان در ققاس قبر
 شیخ محی الدین ابن العربی است در صالحیه دمشق

حضرت امیر سینی سادات رح

نام ایشان حسین بن عالم بن ابی الحسین است و اصل ایشان از غور عالم بوده اند در علوم
 ظاهر و باطن و کتاب کنز الموز و زاد المسافرین و نزهة الارواح و سوالات
 و گلشن راز از ایشان است و مرید حضرت شیخ بهار الدین زکریای طنابی اند و وفات ایشان

در دهم شوال سال هشتصد و هفتاد و هجری بوده و قبر در فخر سرائ است

حضرات شیخ صدر الدین محمد رحمه الله

کنیت ایشان ابوالفتح است فرزند رشید و مرید کمال و خلیفه حاشین شیخ بهار الدین زکریا اند و در ملتان بمجا نغاه والد بزرگوار خود مشهوره سال بعد از ایشان بارشاد و تمیل طالبان و مریدان اشتغال داشتند ایشان را کرامات و خوارق بی نهایت است وفات شیخ در نرسه شنبه بست و سوم ذیحجه سال ششصد و هشتاد و چهار هجری بوده و قبر ایشان در ملتان است نزدیک قبر بزرگوار ایشان رحمهما الله

حضرت شیخ رکن الدین رحمه الله

کنیت ایشان ابوالفتح است و لقب ایشان فضل الله فرزند خلعت و مرید رشید و خلیفه پدر بزرگوار خود شیخ صدر الدین محمد بن شیخ بهار الدین زکریا اند پنجاه و دو سال بر سجاده پر و حیدر بزرگوار نشسته بارشاد طالبان قیام داشتند و صاحب علوم ظاهر و باطن و کشف و کرامات و بس عظیم القدر و جلیل الشان بوده اند نقل است که وقتی والدۀ ایشان بسلام حضرت شیخ بهار الدین آمده بودند در آن ایام که شیخ رکن الدین هفت ماهه در شکم ایشان بودند حضرت شیخ برخاسته تعظیم نمودند والدۀ شیخ رکن الدین را تعجب آمد که سبب تعظیم برای شخصی است که در شکم شما او چراغ خاندان و شفیع دو دمان ماست وفات ایشان در نهم جمادی الاولی سال ششصد و سی و پنج هجری روی داده مدت عمر شهادت و نبوت سال و قبر ایشان نیز متصل قبر پدر و جد بزرگوار است

حضرت مخدوم جہانیاں رحمه الله

نام ایشان سید جلال بخاری است و ا فوق نام جد ایشان است اول بار کسی که از بخارا ازین قبیله ہندوستان آمد جد ایشان است کہ سید جلال بخاری شیخ میگفتند چون از بخارا آمدند مرید حضرت شیخ بهار الدین زکریا کے ملتان شہزاد بزرگان صحیح است، جلیل القدر و جامع علوم ظاہر و باطن بوده اند و ایشان راستہ فرزند بوده است یکی سید احمد کبیر دوم سید بهار الدین سوم سید محمد و سید احمد کبیر را دو فرزند رشید قابل و سعادت مند بوده یکی قطب و غوث وقت شیخ المشائخ و مشرف اہل زمانہ در روزگار گمانہ معز و اندر بیان واعیان مخدوم جہانیاں دوم

سید را جوی قتال ایشان هم از ادویای بوده اند اگر چه مخدوم جهانیان را تربیت ظاهر و باطن
 پدر ایشان نموده اند اما مرید شیخ رکن الدین بن شیخ صدر الدین ابن شیخ زکریای لمائی نام
 در هر وادی از برکت تربیت ایشان کمال رسیده اند بگانه روزگار گشتند و مخدوم جهانیان
 از ان جهت گویند که روز عیدی بروضه حضرت شیخ بهار الدین و شیخ صدر زین رفته التماس
 عیدی کردند آواز آمد که حق تقاضای ترا مخدوم جهانیان گردانید و عیدی تو این است و چون بر روی
 شیخ رکن الدین رفتند از آنجا نیز همین آواز آمد چون بیرون آمدند همه کس مخدوم جهانیان میگفتند
 خوارق و کرامات زیاده از حد ایشان بطور رسیده و در آنکه معظمه که رفتند با امام عبداللہ باغی
 ملاقات کردند و میان این دو عزیز اتحاد و محبت بمرتبه رسیده که بالاتر از ان نباشد و از آنکه
 معظمه که باز بنیدوستان آمدند و در دلی بحضرت شیخ نصیر الدین چراغ دلی ملاقات نموده و در
 سبب که حشمت را از ایشان پوشیدند ولادت ایشان اول شب جمعه برات سال منفعت و منفعت
 هجری و وفات وقت غروب آفتاب روز چهارشنبه عید الفصحی سال منفعت و شنبه و پنج و پنج و پنج
 و مدت عمر شریف هفتاد و هشت سال و سه ماه و بیست و شش روز و قمر و راجه ملتان است

برهان الدین قطب عالم رحمه الله

کنیت ایشان ابو محمد است و نام عبداللہ بن ناصر الدین محمد بن مخدوم جهانیان درین قبیلہ
 اکثرے بزرگ و صاحب حال و در علم ظاهر و باطن بکمال و مرید آبای کرام خود بوده اند
 و خوارق و کرامات علیہ از ایشان بطور پیوستہ نقل است که شبی بحسب تلمذ برخاسته بودند
 چون شب تاریک بود پاس ایشان بچوبی رسیده آزار یافت و ایشان ندانستند که
 آن چیست فرمودند سنگ است یا آهن چوب یا چه چیز است چون صبح شد و مردم آنرا
 دیدند بدینگی که از زبان ایشان پرسیده بود آن چوب پار و بکالت اصلے نمانده و شمه هم
 سنگ و هم آهن و هم چیز دیگر که تشخیص آن نمیتوان کرد شده بود تا مردی که سال هزار و
 چهل و نه هجری است نزد فرزندان ایشان در احمد آباد که مسکن ایشان بود موجود است
 ولادت ایشان چهاردهم رجب سال منفعت و وفات وقت طلوع آفتاب هشت
 و پنجاه سال هشت صد و پنجاه و شش هجری بوده و مدت عمر شریف و هشت سال و چهار

دست و پیاورد و در قیام ایشان در موفع تنوّه از مضافات احمد آباد و کجرات واقع است فقهه

حضرت سراج الدین شاه عالم

کسیت ایشان ابو البرکات است و تمام محمد بن قطب عالم مرید خلیفه رسید پدربزرگوار خود اندوخت
کرامات بلند و مقامات ارجمند بوده اند بظاهراطن سیدت خود گویند که علیه ایشان سید
سبارک منیر صلعم مشایخ و موافق بوده و عمر و نام و الدین و دایه ایشان نیز سلطان عمر شریف دقام
والدین و مرقعه آنحضرت بوده علیه الصلوة والسلام نقل است که ضعیفه مرید ایشان بود و یک
پسر داشت چهار پنج ساله یاری بهم رسانده فوت شد آن ضعیفه خبر غم و تفرع تمام آمده
دست پداین ایشان زود الحاح نمود که تا فرزند مرا بمن بازند هید دست از دامن ششما
باز غارم چون جزع و تضرع از حد گذشت نسلی او نموده بدرون رفتند و ایشان را نیز فرزند
بود و ضمیر آن طفل را بر داشته بدو دست روسی باسان کردند و گفتند آئی آن طفل نشد این
طفل فی الحال بدست ایشان جان به سپرد و بیرون آمده آن ضعیفه را فرمودند برو که فرزند
تو زنده است چون آن زن بخانه رفت فرزند خود را زنم یافت و ولادت ایشان
بعدیم و یقعه سال هشت صد و هفده و فوات شب شنبه بیستم جمادی الاخری سال هشت صد
و هشتاد و هجری بوده و مدت عمر شریف شصت و سه سال و قبر ایشان در شهر احمد آباد دراز و کبر
الحمد الله که با تمام رسید و با ختام انجاسید بمیاسن امداد روح مقدس مظهر حضرت پیر و شکر
غوث اقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه ذکر اکابر و اولیای پنج سلسله مشهور و معروف
که سلسله منظمه قادریه و سلسله مبتکران نقشبندیه و سلسله علیه حشیتیه و سلسله شریفیه کبرویه و سلسله کرم
سهروردیه قدس الله سرهم باشد تبانه مدار استقامت عالم و انتظام اسرار خودی نبی آدم
ازین سلسله های عالیه است و اکثر اهل اسلام از خواص و عوام خارج ازین سلسله های نیستند
چرا که ملی و ملی و دگرگیری این بزرگان دین رسیدن بطلب اصلی و سلاست بردن ایامان زنده
جهان بس دشوار است و بجات در عقبی بے آنکه کسی درین سلسله های عالیه نشلم باشد آسان
متصور نیست چنانچه در خبر است از حضرت رسالت پناه صلعم که روز قیامت بنده نو سید مانده
باشد از مفلسی کردار خود حق سبحانه و تعالی گوید بنده سن فلان و دانشمند را در فلان محله

می شناختی فلان عارف را می شناختی گوید می شناختم گوید برادر بزرگوار می شناختم پس وقتیکه
شناخت نسبت پیوند و سبب سبجات میگردد و بهر دوستان او گرفتار سیرت ایشان
و بی بردن با ایشان بیشتر و اولی تر کند انکه پس خود را در یک سلسله مشایخ میانه زد و این
تغیر خود را در سلسله مشایخ قاطعانه تنظیم گردانیده و دست در دامن با سعادت قطب را بنی
غوث صمدانی پادشاه مشایخ امام انکه پیر و سنگیر شاه محمدی الدین عبد القادر جیلانی
رضی الله عنه زده امیدوار است که از برکت آن سید السادات سبجات کونین حاصل نماید و
حق تعالی این کینه بنده خود را با ایشان به بخشش برانگیزد اما می بزرگان که درین سلسله مذکور
شده اند عدد ایشان مختصر درین نیست بلکه از اکابر و مشایخ این سلسله بسیاری از اکابر و بزرگان
و صاحب مقامات علیا بوده اند اما چون تا یسخر ولادت و وفات ایشان بهم نرسید و نیز
برای رعایت ترتیب ارادت و نسبت خرقه دست بدست که از ربط نیفتد این فقیر بزرگوار
بزرگان مالی شان و عالیجاه اختصار نمود ذکر مشایخ متفرقه و اکابر که سوا می سلسله
مذکور اند چه از متقدمین و چه از متأخرین چون ترتیب سلسله ای ظاهر نشد اما تا یسخر تولد و
وفات بهم نرسید ازین جهت احوال ایشان را در فصل طبعه به ترتیب سال وفات نوشت

حضرت مالک دینی رجمه الله

از تبع تابعین و متقدمین و پیروان زمان خود و در تحریر و توفیل یگانه بودند و بحضرت
شیخ بصری صحبت داشته اند و مالک اذان جنت گویند که وقتی بر کشتی سوار شد و چون میان
دریا رسیدند اهل کشتی مزد طلب کردند گفتند هیچ ندارم ایشان را چندان زد و زد
که بهیوش افتادند چون بهیوش باز آمدند بار دیگر مزد طلبیدند بار دیگر جواب گفتند ندارم
و دیگر بار ایشان را بزد گفتند بای ترا گرفته و در دریای اندازیم چون این را گفتند با ایشان
از دریا برآمدند و در دهن هر یک و نیاری ایشان دست را دراز کرده یک دنیا گرفتند
و با هم نهادند چون اهل کشتی این واقعه را مشاهده نمودند در پای ایشان افتادند و عذر گفتند
خواستند مالک دنیا را از کشتی فرود آورده بالای آب روان گشتند و از نظر اهل کشتی غائب شدند
نقل است که سیفر نمودند حق تعالی امت حضرت سید المرسلین را دو چندان داده است

که نه جبرئیل را داده و نه میکائیل را یکی اذکر و فی فا ذکر کم یعنی چون یاد کنید مرا من شمارا یاد کنم دوم آنکه
استجب لکم و از من بطلبید تا من قبول کنم فرموده اند در بعضی کتب آسانی دیده ام که حق تعالی
سفیر ما بد هر عالمی که دنیا را دوست دارد و کثرت چیزیکه با وی کنم آن بود که حلاوت ذکر
و سناجات خویش از دل او بردارم و فوات ایشان در سال یکصد و هفت هجری بوده

حضرت شیخ حبیب عجمی قدس سره

کنیت ایشان ابو محمد است و اصل از فارس و ایشان را حبیب عجمی میگفتند مر شیخ حسن بصری
اند و بسیاری از ائمه و مشایخ کبار را در یافته اند نقل است که خونی را بر دار کردند و در آن شب
خونی را بنجواب دیدند و در هشت خزان باطلها پرسیدند تو قتالی بودی این درجه از کجا یافته گفت
در آن ساعت که مرا بردار کردند حبیب عجمی گذشت در حق من دعا کرد این همه از برکت است
وفات ایشان در سال یکصد و پنجاه و شش هجری بوده و قبر ایشان در بصر است

حضرت شیخ سفیان توری رحمه الله

کنیت ایشان ابو عبد الله است و نام پدر ایشان سعید کوفی الاصل بوده اند از بزرگان
و مقتدای و پیشوای اهل زمان بوده اند در علم ظاهر و باطن بیگانه و از مجتهدان پنجگانه و شاگرد
حضرت امام اعظم رضی الله عنه بوده و بسیاری از مشایخ را دیده اند و سبب و سه سال متصل
شب نرفته اند فرمودند هرگز حدیثی نه شنیدم از پیغمبر صلعم که بران عمل نکرده ام نقل است که ایشان
هرگز از کسی چیزی نمی گفتند که اگر دادم در آن جهان در نمی مانم میگفتم در روزی ایشان میفرمودند
خلیفه طبیب ترسائی داشت حاذق پیش ایشان فرستاد چون طبیب قاروه بدید گفت که از
خوف آلهی جلبر این مرد خون شده و پاره پاره گشته از سانه بیرون می آید و در دنیا که چنین مرد بود
آن دین باطل نباشد این گفت و فی الحال اسلام آورد و خلیفه گفت پنداشتم که طبیبی بر این پایه
میفرستم خود بیا پیش طبیب فرستادم شیخ عبد الله مبارک فرموده اند که از هزار و صد بزرگ
شنیده ام که میگفتند فاسلتری از سفیان ندیده ام گویند جوانی راج فو ت شده بود آهی کشید
ایشان گفتند چهار حج کرده ام همه به تو دادم تو این آه بمن ده گفتا دادم آن شب بنجواب دیدند که ایشان را
میگویند که سود کردی اگر همه این عزفات قسمت کنی تو نگر شوند نقل است که سفیر مودند اگر به ده خردست

نه از ان ریاست و یکی از بهر خدا اگر از ان یک جزو که از بهر خداست در سالی یک قطره از چشم بیاید
بسیار بود و هم فرموده اند زهد نه پلاس پوشیدن و نه نان جو خوردن است لیکن دل در دنیا
نه بستن است و ال کوتاه کردن است و هم فرموده اند که اگر به نزد یک خدای شوی با گناه تب
که میان تو و خدا بود آسان تر از آنکه یک گناه میان تو و بنده گان او بود و فرموده اند یقین نیست
که متهم نداری خدای را در هر چه بتو رسید و فات ایشان به بصره سوم ماه شعبان سال یک صد
و شصت و یک هجری بوده و بقولی شصت و دودست عمر شریف شصت و سه سال چون ایشان را
غسل سپید اند در پیشانی ایشان نوشته دیدند بیکدیگر الحمد

حضرت داود بن نصر طائی رحمه الله

کنیت ایشان ابوسلمان است شاگرد ائمه سلیمین ابو حنیفه کوفی اند رضی الله عنه و مرید صبیحی
و از قدامی مشایخ و جامع علوم ظاهر و باطن و فقیه الفقه بود و با فضیل عیاض سلطان انجم
و هم صحبت داشته اند نقل است که یکی در پیش ایشان نشسته بود و در ایشان می نگریست
فرمودند نه دانی چنانچه بسیار گفتن که اوست دارد بسیار دیدن نیز کرده است ایشان فرمودند
ای پسر اگر سلاست خواهی دنیا را تو و داع کن و اگر کراهت خواهی بر آخرت تکبیر گوی
که این هر دو محل محابست و فات ایشان در سال یک صد و شصت و دو بقولی پنج هجری بود
و قبر ایشان در بغداد است

حضرت عتبه بن غلام رحمه الله

نام پدر ایشان ابان بن صمد است از مستقامان و نه رگان مشایخ و معتدای ابن نوم و صاحب
احوال و مقامات عالی بوده اند از تبع تابعین و مرید حضرت شیخ حسن بصری اند و صاحب الدھر
می بودند روزی با شیخ حسن بصری بکنار دریا سیرفتند ایشان بر آب روان شدند شیخ
تعجب نموده گفتند ای عتبه این مرتبه بچه یافتی فرمودند که تویی سال است که آن می کنی که
سفر بایند و من آن میکنم که او میخواهد و این اشارت به تسلیم و رخصت گویند شبی تار دزد
سختند همین گفتند اگر غذا بکنی نزد دست دارم و اگر عفو کنی دوست دارم روزی
شخصه پیش ایشان آمد و گفت ای شخص میخواهم که از تو چیزی به منم گفتند بخواب آنچه می خواهی

گفت خرمای ترمینوا هسم وقت خرمای تر بنو زرنیلی بدست او دادند که پراز خرمای تر بود
وفات ایشان در سال یک صد و شصت و هفت هجری بوده

حضرت امام عبداللہ بن مبارک رح

شاگرد حضرت امام اعظم اندر منی اللہ عنہ در فنون علوم جامع و صاحب کشف و کرامات و از
معاصران سفیان ثوری و فضیل عیاض بوده اند و مشایخ کبار را در یافته اند نقل است
که روزی در کوچه میگید شتند نابیای را گفتند که عبداللہ مبارک می آید هر چه می باید
بخواه نابیا گفت دعا کن تا حق تعالی چشم من باز و پدر ایشان دعا کرد و ندیدان لحظه حق تعالی
چشم را باز و او صاحب کشف المحجوب نوشته اند که والدہ امام عبداللہ روزی بیاض بمطلب
ایشان رفت و ایشان را خفته یافت و دید که مار بزرگ شاخ ریحان در دهن گرفته گسیل زد و
ایشان میراند و لاوت ایشان در سال یکصد و شصت و شش در ماه رمضان سال یکصد و شصت و یک هجری بود

حضرت محمد بن محبوب المشهور بابن سماک حمہ اللہ

کنیت ایشان ابو العباس است از خدای و علمای این قوم و صاحب مقامات علیہ کرامات
جلیه بوده اند و با سفیان ثوری صحبت داشته اند فرموده اند بهترین تواضع آنست که خود را
بر یکس فضل نهی و فرموده اند طبع رسی است در گردن و ندبیت بر پای بردار تا بر سر
وفات ایشان در سال یکصد و شصت و شش هجری بوده

حضرت شفیق بن ابراہیم بنی قدس سرہ

کنیت ایشان ابو علی و اصل ایشان از بنی سست از خدای مشایخ و صاحب کرامات ادعند
و مقامات بلند و مقتدای زمان خود بوده اند حضرت امام موسی کاظم را در یافته اند و با سلطان
ابراہیم اوهم صحبت داشته اند و خفی مذہب بوده اند روزی از سلطان ابراہیم اوهم پرسیدند
که شما در معاش چه می کنید گفتند چون می یابیم شکر میکنیم و چون نمی یابیم مسکینیم شیخ شفیق فرمود
سگان خراسان نیز چنین میکنند سلطان گفت پس شما چون میکنید فرمودند ما چون یابیم
نیار کنیم و چون نیابیم شکر کنیم سلطان بوسه بر پیشانی ایشان داد و فرمود گفتند استاد تو می رود
تخصی بخدمت ایشان آمد و گفت ایها الشیخ من گناه بسیار دارم و میخواهم که توبه کنم

گفتند که دیر آمدی گفت نه زود آمدم گفتند چه گفت هر که پیش از مرگ آید اگر چه دیر آمده باشد زود آمده است شیخ فرمودند نه چیز قرن فقرست فراغت دل و یکی حساب و احوال نفس سه چیز لازم تو گزافست شیخ تن و شغل دل و سختی حساب شهادت ایشان در سال یکصد و نود و چهار هجری بوده قبر ایشان در ختلان است

حضرت شیخ یوسف اسباط رحمه الله

صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند جامع در علوم ظاهر و باطن و در تجرید و تامل یگانه بوده اند و شیخ فرید الدین عطار ایشان را از زلمه و تابعین نوشته اند گویند مقتدا و نهارد درم میراث یافته اند و هیچ از آن صرف حزن نموند بفقرا دادند برگ فرامی یافتند و مرز آنرا قوت خود سیر دهند و فات ایشان در سال یکصد و نود و شش هجری واقع شده است

حضرت ابوسلیمان دارانی

نام ایشان عبدالرحمن بن احمد بن عطیه است و از قدما می مشایخ شام اند و علمای ابن نوم و رزید و ورع یگانه و پیشوای زمانه خود بودند و داراوی است از ده های دمشق از ایشان پرسیدند که حقیقت معرفت چیست گفتند آنست که مراد جزئیکی نبود در دو جهان و فات ایشان در سال دصد و پانزده هجری بوده و قبر در موضع دارا

حضرت شیخ بشیر لمبی رحمه الله

نام پدر ایشان عیاش است که مولانا می زندین الخطاب بوده از متقدمان مشایخ اند و اصل ایشان از مرسیس است و آن قریه ایست از توابع مصر گفته اند که در دلی که دنیا مقام کند بیرون می رود از آن دل آخرت و نیز گفته اند که از سخنان این طائفه هیچ چیز بدین قرار گرفت تا آنکه دو گواه عدل از کتاب و سنت بران نیافتیم و نیز گفته اند افضل اعمال خلافت خواستش نفس است و فات ایشان در یکصد و نود و شش هجری و بقول نو زده بوده است

حضرت شیخ فتح بن علی موصلی رحمه الله

اصل ایشان از موصل است و از متقدمان مشایخ موصل بوده اند و باسی کس از بزرگان صحبت داشته اند که همه ابدال بودند ایشان فرموده اند که ادل بار که عبد الله حق را رحمه الله

دیدم مرا گفت یا خراسانی چهار چیز پیش نیست چشم و زبان و دل و هوا بچشم حالی سگر که نشاید و زبان
 نشسته گوی که خدای در دل تو بجلافت آن داند و دل نگاه دار از خیانت و کبر بر مسلمانان و هوا
 نگاه دار در هیچ مجوی با و اگر این هر چهار بدین صفت نباشد خاکستر بر سر باید کرده آن در شقاوت
 تو بود و فاته ایشان روز عید یعنی سال دوصد و سست هجری بوده گویند روز عید و بدند که
 مردم قربان میکنند گفتند ای صیدانی که چیزی ندارم که برایت تو قربان کنم من این دارم پس
 آگست بر گوناوند و بیفایانند چون مردم گریستند بر حمت حق پیوسته بودند و خط سبز
 بر گوی ایشان ظاهر بود

حضرت شیخ بشیر حافی قدس سره

کنیت ایشان ابو نصر و نام پدر ایشان سارث بن عبد الرحمن بن عطاس بن یحیی بن عبد
 و اهل ایشان از مرد است از خدای مشایخ و بزرگان این قوم و صاحب مقامات بلند و کرامات
 از مجتهدین بغداد و از او تاد عراق بوده اند مرید خال خود اند علی خیرم صحبت داشته اند با
 احمد بن حنبل رضی الله عنه فضیل عیاض قدس الله گویند تا ایشان در حیات بودند هیچ جار پا
 در راه های بغداد روث نکرد و بجهت حرمت تعظیم ایشان که همیشه پا برهنه می بودند روزی
 مردی راستوری روث انداخت فریاد بر آورد که بشیر از عالم برفت چون تحقیق کردند چنان
 نقل است که پیغمبر صلعم را بخواب دیدند که می فرمایند ای بشیر میدانی که خدای تعالی چرا ترا
 برگزیده از میان اقران بلند گردانید مرتبه ترا گفتند یا رسول الله نه فرمودند از بهر آنکه متابعت
 سنت من کردی و حرمت داشتی صالحا زان نصیحت کردی برادران را و دوست داشتی
 مراد اصحاب و اهل بیت را و ولادت ایشان بقول ابن کثیر شامی در بغداد سال دوصد
 و پنجاه هجری است وفاته ایشان روز چهارشنبه دهم محرم سال دوصد و سست و هفت
 هجری بوده و قبر بیرون شهر بغداد است و چون بر حمت حق پیوستند آواز نوحه جنیان
 از خانه ایشان بگوش مردم میرسید و بعد از وفاته ایشان را بخواب دیدند پرسیدند
 که خدای تعالی با تو چه کرد فرمودند که آمرزید مرا و آنرا که بر جنازه من حاضر شدند
 و آنرا که مراد دوست دارند تا بقیامت

حضرت شیخ احمد بن الحواری رحمه الله

کنیت ایشان ابو الحسن است و اصل از دمشق مرید ابوسلیمان دارانی اند و الدایان نیز از
 مشورعان و عارفان بودند خاندان ایشان خاندان زهد و ورع بوده و از بزرگان
 این قوم محدوح مشایخ اند گویند ایشان را ابوسلیمان دارانی عهده کرده که هرگز غفلت
 فرمان او نکند روزی سلیمان در مجلس سخن میگفتند ایشان آمدند و با ابوسلیمان گفتند تنور
 آتشی شد چه میفرمائی ابوسلیمان جواب دادند سه بار کر گفتند ابوسلیمان را دل به تنگ آمد گفتند
 برو و دور آنجا بنشین ابوسلیمان ساعتی مشغول شدند بعد از آن یاد ایشان آمد که با هم چه گفته
 باز فرمودند احمد را بجویند و تنور خواهد بود چون حینند در تنور یافتند و یک موی ایشان نه
 سوخته بود و فات ایشان در سال دوهصد و سی و دو هجری بوده است

حضرت شیخ حاتم بن عنوان ص

کنیت ایشان ابو عبد الرحمن و اصل از بلخ حقیقی نازیب و مرید شیخ شعیب طحی و صاحب
 علوم ظاهر و باطن بوده اند گویند ایشان اصم بنوده اند ضعیفه با ایشان سخن میگفت و راغب
 سخن از وی بادی جدا شد کجبت دفع حجات او گفته آواز بلند تر کن که من نمی شنوم و خود را
 چنان فراموشد که گوش ایشان کراست و آنرا نشنیده اند ضعیفه شادمان شد و این
 لقب بر ایشان باز گویند به سفر میرفت یکی از ایشان وصیت خواست فرمودند اگر بایز خواجه
 خدای بس و اگر همراه خواهی کرام کاتبین بس و اگر عبرت خواهی دنیا بس و اگر بونس خواهی
 قرآن بس و اگر کار خواهی عبادت خدا بس و اگر وعظ خواهی مرگ بس و اگر ایگه گفتم پندیده
 نیست و نوح ترا بس فرموده اند شتوت الله قسم است کی در طعام و دیگر در گفتار و دیگر در نظر
 بس نگاه دار خویش را با عطا و خداوند و زبان را برابر است گفتن و چشم را بعبادت نگریستن
 و فات ایشان در سال دوهصد و سی و هفت هجری بوده بود وضع ما هجری که از نوای بلخ است

حضرت شیخ احمد بن حضویه قدس سره

کنیت ایشان ابو حامد است و اصل ایشان از بلخ مرید حاتم اصم داز بزرگان مشایخ
 خراسان اند سلطان ابراهیم او هم و حضرت شیخ بلزیز سلطانی و ابو تراب بخشی و ابو حفص حداد

و طریقۀ لامتیہ داشتند و جامیہ بروی لشکر بایان داشتند شیخ احمد فرموده اند هر که در ویشان را خدمت کند به چیز کرم شود تو افصح و حسن ادب و سخاوت و گفته اند هیچ خواب گران نیست از خواب غفلت و فات ایشان در سال دوصد و چهل هجری بوده و مدت عمرش دویست و پنج سال است و قبر در بلخ است

شیخ ابو العباس حمزه بن محمد حارث بن اسد محاسبی رحمه الله

از متقدمان مشایخ نهرات و سنجاب الدعوات بودند فرمودند هر که صحبت او را آراسته سازد بهیچ بند آراسته نگردد و فات ایشان در دوصد و چهل و یک هجری بوده

حضرت شیخ ذوالنون مصری رحمه الله

کنیت ابو عبد الله است اصل از بصره از طلای و قدای مشایخ و جوخ ادبیای وقت بایشان بوده گویند چهل سال روز و شب پشت بدیوار نهاده اند تیرہ روز از نشستند پرسیدند این محنت چیست فرمودند شرم دارم که در خیابانم اتقی بنده دارم و شرم طریقه محاسبه بایشان است منسوب و سخن ایشان اندر توحید و تجرید بود و مذہب از انستین رضا است و از جمله مقامات و فات ایشان در نصداد سال دوصد و چهل هجری ردی داده نیز چنین آوردند که حضرت ذوالنون مصری رحمه الله کنیت ایشان ابو الفیض است و نام ثوبان بن ابراہیم و اصل ایشان از اصحاب مصر است مشاگرد حضرت امام مالک و مرید اسرافیل و از بزرگان این قوم و کبار مشایخ و پیشوای اہل طاعت و صاحب ریاضت و کشف و کلمات و در تجرید و توحید بگام و سر عارفان زمانہ بوده اند تا در حیات بودند خود را چنان پنهان داشتند کہ بر حقیقت حال ایشان هیچکس واقف نگشت بزرگی و خوارق حضرت شیخ زیادہ ازان است کہ در قید ضبط در آمد روز سہ ہزار ہجری با جماعتی دگشتی نشستند باز رگانی را گوہری گم شدہ ہمہ اتفاق کردند کہ ایشان برودہ اند سیر بخانیند و اہانت سیر نمایند چون کار از حد گذشت گفتند خداوند التوسیدی کہ من نہ برودہ ام ہزاران مایہ سر از دریا بردارند و در دہان ہر کجہ گوہری یکی از آنها بگیرند و بایشان دادند اہل کشتی چون این واقعہ را دیدند در پاس ایشان می افتادند و عذر میخواستند و بہین نقل را

صاحب کشف المحجوب از زبان ذوالنون مصری قدس سره نسبت بخندان مرقع داری که اندر یک
کشتی با ایشان بوده می نمایند فرمودند هرگز از نان و آب سیر نخورم تا نه معصیت کردم خدای را
و نه قصد معصیت در من پدید آید گویند چون میخواهند باز مشغول شوند میگفتند بار خدایا بکدام
قدم آیم بدرگاه تو بکدام زبان گویم راز تو و بکدام دین گرم به قبله تو و بکدام لغت
گویم نام تو از بی سرماگی سرمایه ساختم و بدرگاه تو آمدم فرمودند راه راست آنراست
که از خدای ترسان است چون ترس بر خاست از راه افتادی و فرمودند دوستی
با کسی کن که بتغیر تو متغیر نگردد و فرمودند معرفت قرار نیگیرد و در شکمی که از طعام پر باشد و نیز
فرموده اند که توبه عوام از گناهان است و توبه خواص از غفلت فرموده اند علامت
محبت خدای آنست که متابعت حبیب خدا کند در اخلاق و افعال و او امر و سنن
حضرت شیخ را پرسیدند که از مردم پر بهر کار کیست فرمودند آنکس که زبان خود را در
پرسیدند علامت توکل چیست فرمودند طمع از خلائق منقطع گردد و ایندن پرسیدند علامت
ایمان چیست فرمودند بدتر خود ترین مردمان را پرسیدند دنیا چیست فرمودند هر چه ترا از
حق مشغول دارد پرسیدند منزه کیست فرمودند آنکه بخدای راه نداند دنیا و دوزخ
فرمودند ای مریدان علم را ملاقات کنید کجبل یعنی اسرار خود را از ایشان پوشیده دارید
و زبانه را بر غیبت که رغبت شما دید بعضی از عبادت را بشما بیاموزند و اهل معرفت بسگو
یعنی پیش عارف حرف گفتن خوب نیست وفات ایشان در سب و ششم شعبان
سال دوهصد و پنجاه و پنج هجری واقع شده نقل است که چون بر حمت حق پیوستند آن شب هفتاد
کس رسول صلعم را بنجواب دیدند که آنحضرت میفرمایند دست خدا که ذوالنون خواهد
آمد با استقبال او آمده ام چون جنازه ایشان را می بردند مرغان بسیار بر جنازه پرده
بافتند چنانکه همه خلق را بلبایه خود پوشیدند و بکس از آن نسیم مرغان را ندیده بود
و خلق از آن کاری که نسبت با ایشان داشتند باز آمدند و تائب گشته و قبر حضرت
شیخ در مهرانست و بر قبر ایشان نوشته یافتند چنانکه بخط آدمیان مانده بود و ذوالنون
حبیب الله من اشوق قتل الله و بعضی از مکران هرگاه آن نوشته را بر تراشیدند باز نوشته می یافتند

حضرت شیخ ابو تراب بنی قدس سره

نام ایشان عسکرن الحسین است و بقولی عسکرن محمد بن الحسین از اهل مشایخ خراسان بوده اند و باو حاتم عطار بصری و حاتم المصمبب داشته اند و بر قدم تجرید سیاحت بسیار نموده اند گفته اند توکل آنست که خود را در دریای عبودیت الکنی و دل در خدای سبیه داری اگر در شکر کنی و اگر باز گیر و صبر کنی و گفته اند نیست از عبادت چیزی منفعت تر از اصلاح خواطر و لما فرود عیبر خلد کردی دامن تست به غبار گرز دلمارفته با شنی به وفات ایشان در سده پنجم جمادی الاول سال دوصد و چهل و پنج هجری بوده چون در بادیه بصره رحمت حق پیوستند بعد از چندین سال جماعه با آنجا رسیدند و ایشان را دیدند و به قبله ایستاده و خشک گشته و عصاره دوست در کوه و رمیش نهاده و ازورنده با پیچ ضروری نه رسیده

حضرت شیخ ابراهیم بن عیسی رحمه الله

اصل ایشان از اصفهانست با معروف کرخی صحبت داشته اند و از مقتدایان مشایخ و صاحب کشف و کرامات بوده اند فرموده اند هرگاه خواهی کسی را از اولیای حق بشناسی این بگوئی هو الاول و الآخر و الظاهر و الباطن و هو کل شیء عظیم و فات ایشان در اصفهان سال دوصد و چهل و هفت هجری واقع شده

حضرت شیخ زکریای بن محمد الهروی

از کبار مشایخ مستجاب الدعوات بودند امام احمد حنبل زعمی الله عنه فرموده اند زکریا یکی از جمله ابدالست و فات ایشان در سهرات ماه ربیع سال دوصد و پنجاه و پنج هجری بوده

شیخ ابو عبد الله النجری رحمه الله

از بزرگان مشایخ خراسانند و با ابو حفص صحبت داشته اند و بارها بر قدم تجرید سفر کرده اند شخصی ایشانرا گفت یک دیار ز سر شرح دارم بنویسم که تو به هم مصلحت چه می بینی گفتند اگر بدی ترا بهتر و اگر ندی مرا بهتر فرمودند بر اعطی که تو فکر از مجلس او نه درویش بر نیز و درویش نه تو فکر او نه و اعطاست و فات ایشان در سال دوصد و پنجاه

شیخ محمد بن علی حکیم الترمذی قدس سره

کنیت ایشان ابو عبد الله است طریقه حکیم منسوب است بایشان و سخن ایشان در اثبات ولایت است از مقتدایان و محتشمان مشایخ اند و صاحب تصانیف بسیار در احادیث اسناد عامه داشتند و از خواص یاران امام اعظم رضی الله عنه صحبت دارن و بودند علیه السلام و هر روز یکشنبه با خضر علیه السلام ملاقات می کردند و واقعات از یکدیگر می پرسیدند گویند یک بار تصایف خود را در آب انداختند خضر علیه السلام آن همه را پیش ایشان باز آورده و گفت خود را پیش بدین مشغول میدار ایشان گفته اند صد شیر گرسنه در رفته گوشتند آن چندان تباه میکند که یک ساعت شیطان کند و صد شیطان آن تباهی نکنند که یک ساعت نفس آدمی نقل است که در جوانی صاحب حسن بوده اند زنی صاحب جمال ایشان را بخود دعوت کرد با و اتفاقات نکردند وقتی آن زن خبر یافت که با غ رفته اند خود را بیار است و آنجا رفت از باغ برگرفتند و زن در عقب میدوید با و توجه نکردند بعد از مدتی که سخن گفتند این سخن بیاد ایشان آمد و در خاطر گذشت چه بودی اگر حاجت آن زن را کردی بعد از آن تا بگشتمی در این دنیا و هر طور کردی ناک شده گفتد ای نفس غیبت در جوانی در خاطر این نبود اکنون بعد از ریاضتهای بسیار در پیری پیشانی چه سود بخت این خطر سته روز ماتم داشتند بعد از سته روز بنمبر صلعم را بخواب دهند فرمودند ای محمد رنجور شونه از آن است که در روزگار قدحی است بگو آن فاطر از آن بود که از ایام جوانی تا حال چهل سال دیگر بگذشت و مدت ما از دنیا دورتر گشت و دور افتادیم تر اجمری نیست و در حال توقیر نه رفقه و آنچه دیدی از دراز کشیدن مدت مفارقت ماست و ازین باید دانست که درین ایام که سال هزار و چهل و نه هجری است و از زبان بنمبر صلعم در تر گشته و در دلها و علما و شیت با خصوصاً در دنیا داران چه قدر تفاوت رفقه باشد وفات ایشان در سال دویصد و پنجاه و پنج هجری واقع شده

حضرت شیخ یحیی بن معاذ رازی قدس سره

کنیت ایشان ابو زکریا است و لقب و اعظم باب ایشان بعضی از اکابر گفته اند خدا را

یحیی بود یکی از انبیاء دیگر از اولیا و اول کسی که از شاخ پس از خلفای راشدین بر منبر شد
ایشان بودند با ایشان گفته قومی اند که میگویند با بجای رسیدیم که ما را نماز نباید کرد گفتند که بگوید
رسیده اند اما بدو رخ گویند که روزی بایم ادر بهی بیکد شتند برادر ایشان گفت خوش دمی
است فرمودند خوش تر ازین دل آکس است که ازین ده فارغ است و گفته اند با مردمان
سخن کم گویند و باندای بسیار گفته اند یک گناه بعد از تو به زشت تر بود از هفتاد گناه پیش از
تو چه گفته اند به نیت از صفات اولیا است اعتماد بر خداست در همه چیز دبی نیاز بودن به و از
چیز و رجوع کردن با و در همه چیز و گفته اند منتهای تهنیت صدیقان است پرسیدن نشان محبت
نمودن آنچه بیکوی زیاده نشود و بیخای نقصان پذیرد و شخصی گفت مراد صیت کینه نرمودن
سبحان الله چون نفس من از من قبول نمی کند دیگر چه چون قبول کند و گفته اند آنگهی تو دوست
میداری که من ترا دوست دارم با آنکه بی نیازی پس من چگونه دوست نه دارم با اینهمه
احتیاج و گفته اند آنگهی اگر من نتوانم که از گناه باز اتم تو میتوانی که گناه بیا مرز و گفته اند
آنگهی مرا عمل بهشت نیست و طاقت روزی ندارم اکنون کار بفضل تو افتاده و فاسد
ایشان در سال دو صد و پنجاه و هشت هجری روی داده و قبر ایشان در نیشاپور
است در قبرستان محمد

حضرت شیخ ابو حفص محمد ادرحمه الله

شعبت

نام ایشان عمرو بن سلمه است و اصل ایشان از نیشاپور است از بزرگان زمان و شیخ و
مرید جدانند و ردی و استاد ابو عثمان جبری اند با سیه الطائفه چند ملاقات کرده اند گویند
روزی یکی گذشتند یکی را متحیر و گریان و دید پرسیدند چه حال داری گفت خری داشتم کم شد
جز آنکه داشتم ایشان توقف کردند و گفتند بجزت تو که گام برندارم تا خرا و باز نرسد
در سال حرا و بهیه آمد نقل است که یکی از ایشان طلب وصیت کرد و گفتند یا خلی لازم
آید در اثر تهمید در باز تو کشاده گرد و لازم یک سید باش تا همه سادات ترا گردانند
آنگونه اند که مرا در سخن دنیا است برای کسی که بآن محتاج است نقل است که حضرت
ایشان را از راه بهائی کردند و هر بار عار است و طعامی دیگر میخواستند و چون

بود افع رفتند و گفتند یا شبلیه اگر بنیشتا پور آئی میزبانی و جوار مرغی بجا آید: هم گفته یا شخص
چه کردم فرمودند تکلف کردی و تکلف جوار مرغی بود: همان را چنان بایست داشت که خود را
تا بآین همان گران می نه آیدت و بر رفتن شادمانی نه چون تکلف کنی آمدن بر تو گران آید
رفتن بر دل آسانی شود هر گرا با همان حال این بود جوار مرغی نبود وفات ایشان در سال
شصت و چهار هجری و بقولی دوصد و شصت و پنجم واقعه شد

حضرت شیخ علی بن موفق بغدادی رحمة الله

از قدمای مشایخ عراق و بزرگان این قوم بوده اند و حضرت شیخ ذوالنورین عسکری را هم
اند و سفر بسیار کرده و بنقاد حج گذارده اند و وقتی بعد از حج با خود و تاسعه و سده به مدینه
و می آیم نه دل و نه وقت من خود در چه شمارم آن شب حتی قیالی را با خود و تاسعه و سده به مدینه
گفت ای پسر موفق تو بخانه خویش خوانی کسی را که بخوابی اگر من ترا نخواستمی نخواهی بگریه
روزی در راه کاغذ می یافتند و در آستین خود نگذاشته چون از آستین بر آردند و در یک
دران کاغذ نوشته اند این موفق از خرمی ترسی و حال آنکه پروردگار تو ام و ایشان
خداوند اگر من ترا از بیم آتش دوزخ می پرستم در دوزخ فرود آیم یا می ربشتی یا می
هرگز در اینجا جای مده و فرود بسیار اگر بمرمی پرستم یکدیگر از بنای و پس از آن رفتن
بکن وفات ایشان در سال دوصد و شصت و پنج هجری بوده و قبر ایشان در مدینه است
نزدیک باغ سفیر و گویند که شیخ الاسلام خواجه عبد الله الفارسی هر وقت که راه آنجا
رسیدی فرود آیدی و باد بگذشتی

حضرت شیخ احمد بن وهب رحمة الله

کنیت ایشان ابو جعفر است و اصل ایشان از بصره گفته اند هر که بصره به وفات پیدا
نام فقر از و برخاست وفات ایشان در سال دوصد و شصت و چهار هجری بود و بنیشتا

حضرت شاه شجاع کرمانی قدس سره

کنیت ایشان ابو الفوارس است و از ابناي ملوک بوده اند و مرید ابو نعیم حذو
بصفت بسیار می از مشایخ رسیده اند چون ابو تراب بنحشی و ابو ذراع مری و ابو عبد الله مری

گویند شاه تاج چهل سال مخفیه وقتی در خواب شدند حق تعالی را بخواب دیدند پس از آن پتو خواب کردند و پنجاه ایشان را نخته یا در طلب خواب می یافتند شاه گفته اند علامت صبر و شکیست ترک شکایت و صدق رضا و قبول قضا بدل خوشی و فاقات ایشان بعد از سال دوصد و هفتاد و بجزری واقع شده

حضرت حمرون قصار قدس سره

کنیت ایشان ابو صلح است و نام پدر ایشان عماره و طریقه قصار به منسوب بایشان است و درین طریق اظهار و تشریف و صاحب کرامات و امام اهل ملامت و در مذہب سفیان تور بودند و بایو تراب بخشی و علی نصر آبادی و ابو حفص صحبت داشته اند اول مسئله که از ایشان در خواب بعراق بردند و احوال گفتند سیل تسری و سید الطائفه گفتند اگر ر. ابودی که پس از پیغمبر صلعم پیغمبری بودی حمرون بودی ایشان گفته اند هر چه خواهی که پوشیده بودی بر کس آشکارا نکن و گفته اند من شمار ابد و چیز وصیت کنم صحبت علما و اجتناب از جهال و گفته اند تو کل دست بخدای زدن است و گفته اند اگر توانی که کار خود بخدای بازگذاری بهتر است از آنکه بحیل و تدبیر مشغول شوی و گفته اند من نیک خوئی را ندانم الا در سخاوت و بد خوئی را نشناسم مگر در بخل و گفته اند تو اضع آن بودی که کس را بخود محتاج نبینی در دو جهان و فاقات ایشان در سال دوصد و هفتاد و یک بجزری بوده و قبر ایشان در هرات است

شیخ فتح بن شجرت قدس سره

کنیت ایشان ابو نصر است و اصل از مرو از قدما می مشایخ خراسان اند گویند در حالت نزع با خود چیزی میگفتند مردم گوش داشتند میگفتند آئی اشد شوقی الیک فبعل قدومی علیک بار خدا یا بسیار شده شوق من بسو تو تعجیل کن رفتن مرا نزد خود چون ایشان می شستند بر ساق پای نوشته دیدند که الفتح لثقات ایشان پانزدهم شعبان سال دوصد و هفتاد و سه بجزری بوده و بر جاززه ایشان سی هزار کس نماز گذاردند

حضرت شیخ ابو عبد الله مختار

نام پدر ایشان محمد بن احمد و اصل ایشان از هرات است و از مقدمان و بزرگان مشایخ هرات اند

و پیر شیخ ابویعلی بن مختار العلوی آیینی فرموده اند طعام جان خور که اورا خورده باشی نه
او ترا اگر تو اورا خوردی همه نوز شود و اگر او ترا همه دو گردد و وفات ایشان در سال

۱ دوصد و هفت هجری بوده و قبر در هرات است

حضرت شیخ ابو عبد الله مغربی رحمه الله

نام ایشان محمد اسماعیل است استاد ایراییم خواص و ابراهیم بن شیبان کرمان شاهی و
مرید ابو الحسن علمای این اند و ایشان مرید خواجہ عبدالواحد زید و ایشان مرید شیخ محسن مصری
اند قدس الله اسرارهم گفته بر سر کوه سینا سخن میگفتند سخن بجای رسید که گفته بنده پا او
چندان نزدیک بود که فرودماند و سنگ از کوه می چید و پاره پاره میشد و بهامون می آمد
و گفته اند چون خوارترین مردم در ویشی بود که با توکل را ندراده اند و عظیم ترین خلق
را تو اضع کن و وفات ایشان در سال دوصد و هفتاد و نه هجری بوده و مدت عمر یکصد و شصت
و سال و قبر ایشان بر سر کوه سینا است

شیخ ابو عبد الله التاقان الصوفی رحمه الله

از کبار سواقیه بعد از امام وفات ایشان در سال دوصد و هفتاد و نه هجری بوده و

حضرت اسماعیل بن عبد الله تستری قدس سره

کنیت ایشان ابو محمد است و مخفی مذہب مرید ذوالنون مصری و از کبار علمای این طائفه
و او تادم احوال و جامع بودند میان حقیقت و شریعت طریقه سبیله منسوب بایشان است
و بنای این طریقه بر اجتهاد و مجاہد نفس است صاحب کشف الحجب نومشته اند اسماعیل
بن عبد الله تستری آن روز که از مادر او صائم بودند و آن روز که از دنیا بردند
صائم از ایشان پرسیدند که نشان بدیختی چیست گفتند که ترا علم دهد و توفیق عمل ندهد و عمل
دهد و اخلاص ندهد که عمل کنی بیکار کنی و دیدار و صحبت دهد باینکهان و ترا قبول ندهد
گفته اند که در شانہ روزی هر که یکبار خورد این خوردن صدیقان است گفته اند هر که
مهر سنگی کند شیطان گرد او گردد و بکلمه خدا تعالی گفته اند و سر بهم آفتاب سیر خوردن است
و گفته اند هر و جدی که کتاب و سنت گواه آن نبود باطل باشد و گفته اند بیج معیشتی خطی تر

از جهل نیست و گفته اند بزرگترین کرامات آنست که غوی بدخود را بخوی نیک بدل کنی و گفته اند هیچ محبتی بزرگتر نیست از فراموشی حق و گفته اند خداوند اهر روزی دیشی و ساعتی عطای است و بزرگترین عطایا آنست که تر از کر خود الهام کند و گفته اند هیچ یاری دهی نیست الا خدا و هیچ مددگری نیست الا رسول خدا می طلسم و هیچ زادی نیست الا تقوی و هیچ علی نیست الا صبر و گفته اند خدا می باطن را بیافزید و فرمود بن راز گویند و اگر راز نمی گویند بن نگردد و اگر این نه کنی عا از من بازخواهید و گفته اند هرگز دل زدن نشود تا نفس نگیرد و گفته اند نقیصت اندک خوردن است و با خدا آرام گرفتن و از خلق گریختن و گفته اند توکل آنست که اگر چیزی بود و اگر چیزی نبود و در هر دو حال ساکن باشی و گفته اند جودیت رضادادن است بفعل خدا و گفته اند نفس از سه صفت خالی نیست کافراست یا منافق یا مرای و فوات ایشان در ماه محرم سال دوم و هشتاد و سه هجری بوده و این قول اصح است و مدت عمر شریف شریف هشتاد گویند و زدی که جنازه ایشان را برداشتند مردم بسیار جمع بودند جو و هفتاد ساله که آن مشغله را شنید بیرون آمد چون به جنازه رسید آواز بر آورد که ای مردمان آنچه که من می بینم شامی بینید گفتند چه می بینی گفتی فرشته ها از آسمان می آیند و خود را بر جنازه می مالند و مسلمان شدند

حضرت شیخ ابوسعید خراز رحمة الله

تمام ایشان احمد بن میسی است و لقب خراز و اصل ایشان از بغداد و طریقه خرازیه منسوب است بایشان و اول کسی که در قفا و بقاع عبادت کرد ایشان بودند و از بزرگان و قدره مشایخ اند اندر علم توحید و اشارت امام و یگانه مشایخ بودند شیخ الاسلام فرموده اند که در علم توحید بهر پیرومانند و از مشایخ به یکس از وی نه شناسم و نزدیک است که خراز پنجمی بودی از بزرگی و مرید محمد بن منصور طوسی و در او شاد مریدان آیتی بوده اند و با ذوالنون مصری و سری سقطی و بشرحانی و غیر ایشان از اجله اکابر محبت داشته اند گویند وقتی در عرفات بودند حاجیان دعای کردند و می زاریدند ایشان گفتند مرا آرزو آمد که من هم دعا کنم باز گفتم چه دعا کنم چیزی نمانده که با من نه کرده باز قصد دعا کردم باز

آواز داد که پس وجود حق دعا میکنی یعنی پس از یافت ما از چیزی خواهی ایشان گفتند وقت عزیز خود را خبر بفرزترین چیزها مشغول کن و گفته اند علم آنست که در عمل آورد ترا و یقین آنست که برگردد ترا و اوقات ایشان در سال دوم و هشتم و دوشش هجری بوده و بقولی دوم و هشتم و پنجم و یازدهم و قهر در که معظم است

حضرت شیخ عباس بن حمزه نیشاپوری رحمه الله

کنیت ایشان ابو الفضل است و باذو النون مصری صحبت داشته اند و حضرت باقر بسطامی را دیده و وفات ایشان در ماه رجب الاول سال دوم و هشتم و دوشش هجری

دوم

حضرت شیخ ابو حمزه بغدادی رحمه الله

نام ایشان محمد بن ابراهیم است بابشرحانی و سری سقلی و ابو تراب بخشی صحبت داشته اند و مرید عارف محاسبی اند و از قرآن ابو الحسین نوری و خیر نساج بودند و قتی او را بغداد از قرب آلتی چیزی می اندیشیدند از خود غائب گشتند بچنان در رفتن ایستادند چون باخویشتن آمدند خود را در آید دیدند زیر پل

حضرت شیخ ابو حمزه خراسانی رحمه الله

اصل ایشان از نیشاپور است و از اجله مشایخ و در توکل یگانه بوده با ابو تراب بخشیه و شیخ ابو سعید خراسانی صحبت داشته اند و از معاصران سید الطائفة بوده اند صاحب کشف المحجوب نوشته اند که روزی در بیابانی ایشان در جاهای افتادند چون سه روز بگذشت کرد با بنجار رسیدند با خود گفتیم که ایشان را آواز دهم باز گفتند که خوب نباشد که از غیر مددخواهم شکایت کنم که خداوند من را در چاه انداخته شما برآید آن گروه بر سر چاه آمدند گفتند این چاه در میان راه است مباد ای خبری بیاید و بینند تا بجهت ثواب سر این چاه را بپوشم ابو حمزه گفتند نفس من با اضطراب آمد و از جان خود نومید شدم چون آنها سر چاه پوشیده رفتند من با حق مناجات کردم و از غیر اونا امید گشتم چون شب شد از سر چاه آوازی شنیدم چون دیدم سر چاه را کسی بکشد با نور عظیم مثل اثر دما

دستم خود را درون پناه انداخت دانستم که سبب نجات من است و فرستاده حق است و
 آنرا بگرفتم و در لپرون کشید باقی آواز داد که نیکو نجات یافتی یا ابو حمزه که تبلیغی از تبلیغی ترا
 داد و نقل است که روزی سید الطائفه شیخ جنید ابلیس را دیدند برهنه برگردن مردم می
 گفتند ای ملعون شرم نداری ازین مردم ابلیس گفت که ام مردم اینها مردم نیستند مردم
 آنها اند که در مسجد شونیزیه اند و بگرم سوخته اند چون در مسجد رفتند ابو حمزه خراسانی و ابوالحسن
 قوری و ابوبکر دقاق را فیه مدمراقب نشسته ابو حمزه سر بر آورد و گفت دروغ گفت آن
 ملعون اولیای خدا می ازان عزیز تر اند که ابلیس را بر حال ایشان اطلاع باشد و آن
 ایشان در سال دوصد و نود و هجری بوده

حضرت شیخ ابوبکر دقاق رحمه الله

نام ایشان محمد بن عبد الله است صاحب علوم ظاهری و باطنی بوده اند و باسید الانا نشسته
 صحبت داشته اند و از اقران ابوالحسن قوری و ابو حمزه خراسانی اند و فاته ایشان
 در سال دوصد و نود و هجری بوده

حضرت شیخ ابراهیم الخواص رحمه الله

کنیت ایشان ابوالحسن و اصل از بغداد است صاحب محو و در طریق توکل و تجرید یگانه
 و از خاصان درگاه الهی بوده اند و از اقران سید الطائفه جنید و قوری و صحبت دار خضر
 علیه السلام شیخ الاسلام گفته اند که شیخ ابوالحسن خرقانی گفت در میان سخنانی که از کرم
 خواص با من میگفت این بود که اگر با خضر صحبت یابی توبه و اگر از هر شیخی بگردی
 ازان توبه کن مشاهدین قوری فرموده اند نیم خواب بودم در مسجد بمن نمودند و خواهی
 که دست راستی از دوستان ماینبی بر خیزد بر سر تل توبه شویدی ارشدم برت می بارید آنجا رفتم
 و ابراهیم خواص را دیدم مرع نشسته و گروهی مقداری از سری سبزی از برت
 و با هم برت که بر سر دی آمده بود در عرق غرق گفتم این منزلت بچه یافتی گفت از خدمت
 فقیر وفات ایشان در سال دوصد و نود و هجری بوده و یوسف بن حسین ایشان را نه
 ششصد و دهن کرده بعلت شکم رحمت حق پیوستند گویند هر باری که مشایخ

می گشتند غسل می کردند و آن روز که از دنیا رفتند بمقادیر غسل کرده بودند و سر اسرار عظیم بود بار آخر در آب بر فتند و قبر ایشان در زیر صهار طبرک صفایان است

حضرت شیخ زکریا می بن دلویر

کسیت ایشان ابویحیی است و از اهل نیشابور بودند و از کسب خود قوت می یافتند و قاتل ایشان در نیشابور سال دویصد و نود و چهار هجری بوده

حضرت شیخ ابوالحسن نوری رحمه الله

نام ایشان احمد بن محمد و لقبی محمد بن محمد و مشهور اند باین لغوی و پدر ایشان از بغشور است که مابین هرات و مرو واقع شده مولود و منشاء ایشان بغداد است و نوری ازان جهت گویند که چون در خانه تاریک سخن میگفتند از نور باطن ایشان خانه روشن می شد و چون حق اسرار مریدان میدانستند مرید سر می سقطی اند و النون مصری را دیده بودند و با محمد علی قصاب و احمد بن الحواری صحبت داشته اند و از اقران سید الطائفة اند و در طریقت بجهت و صاحب مذهب بوده اند ایشان را مشایخ وقت امیر القلوب گفته اند و وجد و حالتی عظیم داشتند طریقه ایشان را نوری گویند و سعادت ایشان موافق جنیدیان است و قاعده مذهب ایشان تقضیل تقوی باشد بر فقر و در صحبت اشیاء میفرمودند که یک نفس در دنیا نزد یک من دوست تر از هزار سال آخرت است از بهر آنکه این سرای خدایت و آن سرای قربت و قربت بخدمت باشد نقل است که روزی شیخ غسل میکرد و دزدی جامه ایشان را برد و هنوز از آب بیرون نیامده بودند که باز آورد و عذر خواست و هر دو دست او خشک شده بود و گفتد الهی چون این جامه باز آورد تو دست این را باین باز ده شیخ فرمودند تقوی ترک کردن جمیع حظوظ نفس است و نیز فرموده اند من لم یعرف الله تعالی فی الدنیا لم یعرفه فی الآخرة هر که نه شناخت خدا را در دنیا نمی شناسد او را در آخرت از اکمل مریدان و اکابر ایشان بود مشایخ فرموده اند که بچکس در زمان ابوالحسن نوری چون او نیکو طریقت و عالمی سخن نموده شیخ الاسلام گفته اند جوانی خراسانی نزد ابراهیم قصاب آمده گفت بخوابم

نوری را به بنیم گفت او چند سال نزدیک ما بود و هیچ از دَهشت بیرون نیامد یک سال دیگر که دَهشت میگشت و با کس نیامیخت و در سال دیگر در ویرانه خانه بگرفت و هیچ بیرون نیامد که به نماز و معالی خاموشی گزید و با هیچکس سخن نگفت آن جوان گفت بخوابیم البته او را به بنیم ابراهیم او را بنوری دلالت کرد چون به شیخ رسید از و پرسیدند با که صحبت داشته گفت با ابو حمزه خراسانی شیخ گفتند آن مرد که از قرب نشان میدهد و اشارت میکند گفت آری گفتند چون به اُورسی ویر اسلام گویی بگو که اینجا ایم قرب بعد است شیخ ابن عربی فرماید قرب نمونید تا سافت نباشد و تا سافت بود و دو کاکی بجای پس قرب بعد بود و نشان ایشان در سال د و صد و نود و پنج هجری بوده و بقولی د و صد و هشتاد و شش و صبح قول اول است چون شیخ ابوالحسن نوری رحمت حق پرستند سید الطائفة فرمود و هیچکس در حقیقت صدق سخن به گفت تا نوری برسد که صدق زمانه او بود ۵

حضرت شیخ نعم بن عثمان ملی الصوفی رحمه الله

کنیت ایشان ابو عبد الله است مرید سید الطائفة و استاد حسین بن منصور عجلج اندوخته داشته اند با ابوسعید خراز و عالم بوده اند به علوم هقائق چون سخن ایشان باریک شده مردم بکلام منسوب داشتند و مجبور ساختند و از که مغفله بیرون کردند چون بجده رفتند اهل آن دیار ایشان را قاضی آنجا نمودند اصل ایشان از زمین است از بزرگان و نشان این قوم اند بزرگان این طائفة گویند هر چه بر حسین آمد بسبب دعای عمرو بن عثمان است که ویرا از خود برنمایند وفات ایشان در هفتاد سال د و صد و نود و شش هجری بود و بقولی د و صد و نود و یک و بقولی د و صد و نود و هفت که سال وفات حضرت سید الطائفة است و قول آخر اصح است

حضرت شیخ ابو عثمان واعظ رحمه الله

نام ایشان سعید بن اسماعیل بن منصور است و مولد و نشان وی بوده بعد از ان بنیشتا انتقال نمودند و بهسم در آنجا رحلت فرمودند وفات ایشان در سال د و صد و نود و هشت هجری است

حضرت شیخ سمنون بن محب الکذاب

کنیت ایشان ابو الحسن است و یقوی ابو القاسم خود را کذاب کرده بودند بسبب که در فضیلت الانس مذکور است و تا کذاب نمی گفتند ایشان را باز نمی گریستند و در علم محبت یگانا بودند با سری سقلی و محمد بن علی نقاب و ابو احمد فلا نسی رحم الله صحبت داشته اند و از اقران حضرت شیخ بنید و حضرت شیخ ابو الحسین نوری بوده اند هر شبانه روزی پانصد رکعت نماز میکردند حضرت شیخ ابو احمد فلا نسی گفته اند مردی بر فقر و در بغداد هزار درم نفقه کرد سمنون گفت یا ابو احمد ما استطاعت این نفقه نیست بر غیر تا بگوشت رویم و این درمی یک رکعت نماز بگذاریم پس بدائن رفتیم و چهار هزار رکعت نماز گذاریم و قات ایشان در سال دوصد و نود و هشت هجری رومی داده شد

حضرت شیخ ابو عثمان حسینی قدس سره

تمام ایشان سعید بن اسمعیل نیشابوری است و صیره عمله ایست از محلات نیشابور اما اصل ایشان از رومی است مرید شاه شجاع و ابو حفص حداد و یحیی بن معاذ رازی صاحب کشف المحجوب فرمایند که حق سبحانه و تعالی مرا و ابو عثمان را از سته پیر سته مقام عنایت نمود مقام رجا از یحیی ساز یافت و مقام عزت از صحبت شاه شجاع و مقام شفقت از صحبت ابو حفص و در عین محل صاحب کشف المحجوب می نویسد مرید را و او باشد که به صحبت شیخ پنج یا شش یا بیشتر ازین برسد و از هر پیری و صحبتی ویرا کشف مقامی کرد و با سید الطائفه در دیم و یوسف ابن حسین و محمد فضیل بلخی صحبت داشته بودند و در ریاضت اندر وقت خود یگانه و در راجد احوالی بست سال را نه و بیاینها عزت گزیدند چنانکه حسن آدمی نه شنیدند و از مشقت پیوسته ایشان بگذشت و چشمها مقدار سوراخ جوال و دوزی مانده و از صورت آدمیان بگشتند پس از بست سال فرمان صحبت آمد گفتند ابتدا صحبت با اهل خدا می و مجاوران خانه می کنیم تا مبارک بود و قصد که مغظمه کردند مشایخ از آمدن ایشان بدل آگاه بودند با استقبال آمدند و ایشان را بصورت مبدل شده و بحالی که بجز رتق چیزی نمانده بود یافته و گفتند یا ابو عثمان بست سال برین صفت

زیست که آدم و هوش در روزگار تو مایه زن شدند بکوی که چارفتی و چه دیدی و چه یافتی و چه باز آمدی گفتند بیکدیگر میرفتم و آفت بیکدیگر دیدم و نو میدی یافتیم و بجز باز آدم جمله مشایخ گفتند یا اباعثمان حرام است که بعد از تو بر مبران که عبارت صحو و سکر کنند که انصاف جمله بداد و آفت سکر باز نمودی و از جمله سخنان ایشان است که گفته اند خلافت سنت در ظاهر علامت ریای باطن بود و گفته اند خوت از عدل اوست در جا از فضل او و گفته اند هر که خدای را دوست دارد و آرزو مند خدای و بقای خدا بود و گفته اند عاقل آنست که از هر چه میرسد بیش از آنکه باورسد کار آن بسازد و وفات ایشان در ماه ربیع الاول سال دوصد و نود و هشت بهجری بود

حضرت شیخ احمد بن محمد بن مسروق

کنیت ایشان ابوالعباس و اصل از طوس است از قدماست مشایخ و بزرگان این قوم بوده اند و در بغداد سکونت داشتند استاد شیخ علی رودباری و شاکر دمارش محاسبی و بابشیر سمرقانی و محمد بن منصور طوسی صحبت داشتند حضرت سید الطائفة شیخ جنید از ایشان حکایات سیکرده اند ایشان فرموده اند هر کس ترک کند از زندگانی نمی کند براحت و نیز فرموده اند که بسیار نظر کردن بسوی باطل می برد معرفت حق را از دل وفات شیخ در سال دوصد و نه بهجری بوده

حضرت شیخ طلح بن محمد صیاح سیلی رحمة الله

از اکل مریدان شیخ ابویسحاق جبری اند و صاحب مقامات عالی وفات ایشان در سال سه صد و دو بهجری کرده

حضرت شیخ یوسف بن حسین راکر

کنیت ایشان ابویسحاق و از قدماست مشایخ کبار و مرید ذوالنون مصری و شاکر و امام احمد بن حنبل اند و عمر درازیافته با بسیاری ازین طائفة صحبت داشته اند فرموده اند شنیدم که ذوالنون اسم اعظم میداند مدتی خدمت وی کردم و درخواست تعلیم آن نمودم تا آنکه روزی طبقه با سر پوش که در سفره پیچیده بود بین داد فرمود بفلان

دوست من برسان طبق را برداشته روانه شدم در راه بخاطر کم گذشت که آیا درین چهار
خود را نتوانستم ضبط کرد چون واکردم در آن موشی بود بدرفتار گفتم بمن استنزا کرد غصبتانک
باز گشتم چون مرایدی گفت هرگاه دانت داری موشی نتوانستی کرد دانت داری اعم عظم
را چون توانی نمود وفات ایشان در سال سه صد و سه چهارم هجری بود .

حضرت شیخ ابوالعباس پستی رحمه الله

نام ایشان عبد الله بن محمد بن نافع بن کرم است و باصل از پست است که در نواحی قند
است در تاریخ ابن کثیر سطر است که ابو العباس پستی هشتاد سال پهلوی بر زمین نرسانید و
بدیوار و ستون نکیه نه کرد و پای بهینه از نیشاپور بحرین المشرقین رفت و مدتها در بیت المقدس
اقامت نموده وفات ایشان در ماه محرم سال سه صد و چهارم هجری بوده

حضرت شیخ ابو عبد الله بن جلاق قدس سره

نام ایشان احمد بن یحیی است و اصل ایشان از بغداد بوده و ساکن گشتند بر بله دمشق
از اجله مشایخ شام اند و در یه ابو تراب بخشی اند باسید الطائفة و نوزده صحبت داشته
و قتی ابو الخیر تنیانی ایشان را دیده اند که در هوا میروند آواز دادند که بشناختم در جواب
ایشان گفت نشناختی شیخ الاسلام فرموده اند ابو الخیر نشناخت شخص را
میگفت و ابو عبد الله شناخت مقام و شرف را وفات ایشان در سال
سه صد و شش هجری بوده

حضرت شیخ حسین بن منصور حلاج قدس سره

کنیت ایشان ابو الغیث و اصل ایشان از بیضای فارس است و صاحب سل بود و
و ملاج ازان جهت گویند که روزی بدو کان حلاجی که دوست ایشان بود رفتند و او را
بکاری فرستادند بجای او بانگشت اشارت کردند پنهان کیو شد و پنهان کیو در باب
ایشان مشایخ رحمهم الله را اختلاف است بعضی مثل شیخ عرب بن عثمان گفته که
پیر ایشانند و ابو یعقوب زجوری و علی بن سیل اصفهانی و غیرهم از مشایخ متقدمین الحاکم
کرده اند و مجهول رساخته اند و نسبت بسحر میکنند اما جمعی چون شیخ ابابکر شبلی

ذوالالباس بن علی شیح عبد الله صفت و شیح ابوالقاسم نصر آبادی و شیح ابوسعید البوخی
 و شیح الانبلام نوهم جدا الله انصاری و شیح ابوالقاسم گرگانی و میر علی بھری سے صاحب
 کشف الحجاب و خیر ایشان از متاخرین همه معتقد اند و بزرگ داشته اند و گفته اند مجور معات
 مجور اصل بنود صاحب کشف الحجاب فرموده اند من معتقد ویم اما سخن او اقتدار را
 نشاید حضرت خواجہ محمد باقر سارحمہ الله در فضل الخطاب آورده اند کہ اپنے در بعضے کتب نوشتہ
 کہ سید الطائفہ شیح خید فتویٰ قبل حسین بن منصور نوشتہ اند این اقترای محض است بہ
 الطائفہ چہ وفات ایشان پیش از قتیہ حسین بن منصور یا زود یا دوازده سال بودہ چنانچہ
 از تاریخ وفات این دو عزیز ظاہر میشود انچہ بر ایشان آمد از غلبہ شوق و جذبہ عشق و
 محققانہ اشتیاق مراتب بود و جذبہ عشق آنست کہ چون محبت بمرتبہ اعلا رسید ما شوق در
 بسوزد و او را از خود بفرماند و در نظرش جز یار در نیاید ہر چہ بیند از یار شناسد و در دود
 دیدہ و ظاہر و باطن او یار باشد و جز یار در دود عالم ہیچ نداند و نہ بیند چون
 عاشق بدین منوال گردد یقین کہ ہر چہ در نظرش در آید از کثرت یار پندار و چنانچہ
 مولانا عبد الرحمن جامی نسبت بہین حال فرماید بہت بسکہ در جان فکار دینہ زارم توئی
 ہر چہ بیند میشود از دور پندارم توئی و نیز بعضے از کبار عارفین فرمودہ اند بہت
 چو در خانہ دل بنیر از تو کس نیست بہر شکل آئی تو باشی بدائم پدیس حسین بن منصور و دنیا
 بودند کہ از بھری و جذبہ عشق انانہی گفتہ در نظر ایشان ہیچ چیز جز یار در نیامد و چون صورت
 تشائی ایشان نیز بنظر افتاد آنرا ہر صورت یار دانستند اگر چہ صورت ایشان بود چنانچہ
 بخون از کمال بندہ عشق در او اخریلی را شناخت و پرسید کہ این کیست گفتند لیلی است
 مقصود تو و محبوب تو گفت لیلی خود منم فرد گر ان لیلی از خیمہ بیرون شود پناہم کہ وہ صحر
 چو بخون شود پناہم اگر چہ در حقیقت بخون لیلی نبود اما در نہایت عشق و فنا و جذبہ خود را
 یاد دیدہ و یار را خود از کمال یگانگی و کیمیتی دوئی برخاست و الایمیت چہ نسبت خاک
 عالم پاک نہ کہ ادراک عاجز است از درک ادراک پد قتیہ قتل ایشان در باب الطائفہ
 بغداد روز سہ شنبہ بہت و پنجم ذی الحجہ سال سہ و نہ ہجری واقع شد

حضرت شیخ ابو العباس بن عطاری

نام ایشان محمد بن احمد است بغدادی الاصل و از علمای مشایخ و ظفراء این قوم بوده اند
شاگرد ابراهیم مازستانی اند و با سید الطائفة و شیخ ابو سعید خراسانی صحبت داشته اند ایشان
تفسیری است بس نیکو بر تمام قرآن مجید بر زبان اشارات و قفات ایشان در راه ذیقعد
در سال سته صد و نه هجری بوده و بعضی سته صد و یازده نیز گفته اند و الاصح قول اول
و زیر قاهره بانه خلیفه چون حسین منصور را کشف از ایشان پرسید که چوئی در حق طالع
گفتند تو در حق خود و پدر و از دسیم مردمان بازده و زیر گفت تعریف میکنی و فرمود تا داند آنها
ایشان را یگان یگان کنده بر سر مبارک ایشان نشاندند و در همین حالت
بر رحمت حق پیوستند

حضرت شیخ ابو بکر رازی قدس ستره

نام ایشان محمد بن زکریا است و از بزرگان این طائفة و زهاد ایشانند گفته اند و در کتاب
یچکس از ایشان گریان تر نبوده و پیوسته عبادت میکردند و قفات ایشان در سال
سته صد و ده هجری بوده

حضرت شیخ ابو الحیر تمیمی روح الله در وجه

بار با دیه کعبه را بر قدم توکل و تحریطی نموده اند و قفات ایشان در سال سته صد و ده هجری

حضرت شیخ ابو محمد حریری رحمه الله

نام ایشان احمد بن محمد بن حسین است و بقولی حسین بن محمد و بقولی عبد الله بن یحیی از
اکمل مریدان سید الطائفة اند چون سید الطائفة و قفات نمودند ایشان را بجای سید الطائفة
نشانند در فقه و اصول امام بودند و با سیل عبد الله نزاری صحبت داشته اند گویند یکسال
بکلمه منظمه مقام کردند و خند و سخن گفتند و پشت باز نهاده اند و پای دراز کرده ایشان گفتند
اخلاص ثمره یقین است و ریاضه شک و گفته اند مریض عارفان بخدا در هدایت بود
و مریض عوام بعد از نا امید می و قفات ایشان در سال سته صد و یازده و بقولی
چهارده هجری بوده در جنگ قرامط از تشنگی بر رحمت حق پیوستند

حضرت شیخ بنان محمد اکمل قدس سره

اصل ایشان از واسطه است و در مصر سکونت داشتند صاحب مقامات و کرامات علیه السلام
و با سید الطائفة صحبت داشتند و ابراهیم خواص را دیده بودند از استادان نورانی
و ایشان گفته اند هر که نشسته بودم در نزد یک بن جوانی بود شخصی در می چند پیش آجین
نهاد و گفت مرا باین حاجت نیست آن شخص گفت بر فقر آن مسکینان قسمت کن چنان کرد
شب او را دیدم که در وادی برای خود چیزی بجهت گنیمت کاش برای خود از آن درها
چیزی نگاه میداشتی گفت نمی دانستم که تا این زمان خواهم زیست و فاته ایشان در سال
سه صد و شانزده هجری بوده و قبر در مصر است

حضرت شیخ محمد بن فضیل قدس سره

کنیت ایشان ابو محمد است و اصل از بلخ مرید شیخ احمد خضویه اند متعصبان بگینا
ایشان را از بلخ بیرون کردند و روی بشهر کرده اهل شهر را نفرین کردند شیخ الاسلام گفته اند
پس از آن شهر بلخ صوفی برخواست ایشان گفته اند مریدی که در طلب دنیا باشد آن نشان
او بار و گونساری اوست و گفته اند زهد در دنیا ترکست و اگر نتوانی اشیار کنی و اگر نتوانی
خوار داری و فاته ایشان در سال سه صد و نوزده هجری بوده و قبر در سمرقند است

حضرت شیخ ابو الحسین وراق رحمه الله

نام ایشان محمد بن سعد است از کبار مشائخ نیشاپور و قدامی ایشانند و مرید ابو عثمان چری
و عالم بوده اند گفته اند کرم در حق آنست که یاد کنی گناه یار خود را پس از آنکه عفو کرده باشد
و فاته ایشان در سال سه صد و نوزده هجری است

حضرت شیخ ابو الحسین وراح قدس سره

اصل ایشان از شهر بند افاست خادم ابراهیم خواص اند و در سماع از عالم رفته اند
و فاته ایشان در سال سه صد و بیست هجری بوده

حضرت شیخ ابو عمر و دشتی قدس سره

از کبار مشائخ شام بوده اند و ابو عبد الله جلاد اصحاب ذوالنون مصری صحبت داشته اند

تقصوت آنست که غیر خدا را در نقصان بیند بلکه چشم پوشد از مساوی او بسبب مشابیه
او که منزله است از جمیع نقصان با وفات ایشان در سال سته صد و بیست و هجری بود

حضرت خیر النساء ح قدس الله سره

کنیت ایشان ابو الحسین است و نام محمد بن اسمعیل و اصل از سامه و مسکن ایشان بغداد و مدینه
سری سقطی و از اقران سید الطائفة شیخ جنید داشت و نوری و این عطا و حریری اند ابراهیم
خواص و شبلی هر دو در مجلس ایشان توبه کردند شبلی را نزد سید الطائفة فرستادند و انساج
نبودند بسبب ساجی ایشان در نفقات الا انس مذکور است گویند وقت نماز شام بود
که ملک الموت سایه انداخته بر او بالین برداشته گفت عفاک الله و وقف کن که توبه کن
خدای من بنده خدای ترا گفته اند که جان او بردار و مرا گفته اند چون وقت نماز آید
بگذار از آنچه ترا فرموده اند فوت نشود و آنچه مرا فرموده اند میشود پس طهارت کردند
و نماز گذاردند و جان سپردند و وفات ایشان در سال سته صد و بیست و دو هجری بوده
و مدت عمر یکصد و بیست سال

حضرت شیخ ابو بکر الواسطی قدس سره

نام ایشان محمد است ابن موسی و مشهور اند باین فرغانی از قدما می اصحاب سید الطائفة شیخ
جنید و شیخ ابو الحسن نوری و از علمای مشائخ و عالم و جامع اند در علم ظاهر و باطن و امام توحید
و علم اشارت و صاحب مقامات و کرامت بوده اند شیخ الاسلام فرموده اند که از زبان حکیم
در خراسان آن توحید نیامده که از زبان واسطی و هم شیخ الاسلام فرمایند که واسطی گفته آنکه
گویند نزد یکم دور است و آنکه دور است درستی از نیست است و وفات و در مرید بود و بقول
صاحب بیانات سلمی بعد از سته صد و بیست و هجری و بقول صاحب محاسن الاخبار سال
سته صد و بیست است و قول ثانی اصح است و قبر نیز در مدینه

حضرت شیخ ابو بکر گسانی قدس سره

نام ایشان محمد بن علی جعفر است و اصل از بغداد از مریدان سید الطائفة شیخ جنید اند و سالها
مجاور بکعبه منظر بودند ایشان را چهره غم می گفتند و در طواف دو اوزه هزار ختم کرده

سی سال در حرم نشسته بودند و درین سی سال شبان روزی یکبار طهارت تازه میکردند و درین سی سال خواب نکردند و صحبت در خضر علیه السلام بودند و حضرت رسول صلعم را اکثر در خواب میدیدند و سواها میکردند و جوابهای شنیده میزدند و چنانچه یک شب پنجاه و یک مرتبه پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و سلم را بخواب دیدند و وقتی پیغمبر خدا صلعم فرمودند که هر روز چهل و یکبار بگویند یا حق القیوم یا لا اله الا انت چون دلها بمیرد دل وی نمیرد ایشان گفته اند انش خلق عقیقه به است و قرب اهل دنیا سبب است و باینان میل کردن مذکور تصوف همه خلق است هر که اخلاق بیشتر تصوف و گفته بیشتر و گفته محبت اشیاء است برای محبوب و گفته اند به تن در دنیا باقی و مدل در آخرت و گفته اند شکر کردن در مواضع استغفار گناه است در استغفار و در موضع شکر گناه و وفات ایشان در سال سه صد و بیست و دو هجری بوده و قبری در کعبه معظمه

حضرت شیخ ابراهیم بن داؤد رحمه الله

گفت ایشان ابو اسحاق است و از اجله مشایخ انصاری اند و از النون مصری و سید الطائفة و ابو عبد الله جلار را دیدند و عمر بسیار یافته اند ایشان گفته اند عاجز و ضعیف ترین خلق است که عاجز بود از دست داشتن شهادت و قوی ترین آن بود که قادر بود بر ترک آن و گفته اند آنچه کفایت بتو میرسد بی هیچ اما مشغول و ریخ در زیاده طلبی است و گفته اند کفایت درویشان توکل است و کفایت توکل ان اعتماد بر مالک و ارباب و گفته اند بس است از دنیا تراد و چیز تو صحبت درویشان و دوم حرمت ولی و وفات ایشان در سال سه صد و بیست و شش هجری بوده

حضرت شیخ ابو الحسن بن محمد مزین

نام ایشان علی است و از مشایخ بغداد و انبیا سید الطائفة و سیل بن عبد الله تستری صحبت داشته اند و مجاور کعبه معظمه بودند و مزین بودند بکی مزین و نیزه و دایم بکیه ایشان مزین میفرمودند شیخ الاسلام گفته اند مزین بشیری رسید گفت ختم امامه فاتحه شیر بر جای خود و بر چون بر سر کوه رفت گفت ختم ایشان انشیره شیر بر پای خاست و زنده شد و وفات ایشان در سال سه صد و بیست و هشت هجری و بقدری سه صد و بیست و هشت هجری بوده و قبری در کعبه معظمه است

حضرت شیخ ابو علی ثقفی رحمه الله تعالی

نام ایشان محمد بن عبد الوهاب است ابو حفص عدا و حمد و ن قصار را دیده بودند و وفات ایشان
در سال ستم و بیست و هشت هجری بوده

حضرت شیخ ابو محمد نقش قدس سره

نام ایشان عبد الباقی بن محمد نیشاپوری است متوطن بوده اند بنزد امیر شیخ ابو حفص عدا و
وسید الطائفة را دیده بودند شیخ ابو حفص ایشان را سیاحت فرمودند هر سال هزار فرسنگ
سفر میکردند پای برهنه و سر برهنه و بیج شهری زیاده از ده روز توقف نمیکردند گاه بودی
که ستم روز می بودند ایشان گفته اند هرگز خوشی را با بطن خاص ندیدیم تا خود را بظاهر عام
ندیدیم شخصی بایشان گفت فلان بر دی آب میرود و فرمودند تردن شخصی که مخالفت
نقش کند بزرگتر است از آنکه در هوا بر دے آب رود و وفات ایشان در سال ستم صد
و بیست و هشت هجری بوده

حضرت شیخ ابو یعقوب نهرجوری رحمه الله

نام ایشان اسحاق است بن محمد از علماء مشایخ بوده اند بامید الطائفة و عمر بن عثمان کے
صحبت داشته اند و سالها در مکہ معظمہ مجاورت کردند مرید ابو یعقوب صوفی اند ایشان گفته
دینا و ریاست و کناره آن آخرت است و کشتی آن تقوی و مردم همه مسافر و گفته اند زول
فلسے را که شکر آن کنی و پائندار نیست آنرا که کفران کنی و گفته اند هر کرا سیری بطعام بود
همیشه گرسنه بود هر کرا تو نگری بال بود همیشه در دیش بود هر کرا حاجت خود قصد خلق کند
همیشه محروم بود و هر کرا در کار خود یاری از خدای نخواهد همیشه مخدول بود و وفات ایشان
در سال ستم صد و سی هجری بوده و قبر در مکہ معظمہ است

حضرت شیخ ابو احسن صالح دینوری

نام ایشان علی بن محمد بن سہیل است از کبار مشایخ دینور اند و ساکن بودند بمصر مرید شیخ
ابو جعفر صیدلانی و پیر شیخ ابو احسن خرقانی و ابو عثمان مغربی اند وفات ایشان شب شنبه
پانزدہم رجب سال ستم صد و سی و یک هجری و بقوی ستم صد و سی و دو هجری ایشان در مصر است

	حضرت شیخ ابوبکر بن طاہر دینوری	
نام ایشان عبداللہ بن حارث طائی است و از کبار مشائخ جمیل و از اقران شبلی اند با بوی بن حسین محبت داشتہ اند وفات ایشان در سال سہ صد و سی ہجری بودہ		
	حضرت عبداللہ متنازل بقدرس سرہ	
یکانہ روزگار و صاحب اسرار بود عالم معلوم ظاہر و باطن و محدث بودہ و مرید حمزون قصا گفتہ اند بچکس فریضہ از فرائض ضائع نکند الا کہ مبتلا گردد و بضاعہ کردن سنتها و ہر کہ تبرک سنت مبتلا گردد زود باشد کہ در بدعت افتد و گفتہ اند ما باب محتاج ترسیم کہ بسیار علم و گفتہ اند حیثت فقر الفطاع است از دنیا و آخرت و مستغنی شدن بخداوند دنیا و آخرت و گفتہ اند عا آنت کہ از بیچ چیزش عجب نیامد وفات ایشان در سال سہ صد و سی و یک ہجری بودہ		
	حضرت شیخ ابراہیم بن ششیان الکرمان شاہی	
کنیت ایشان ابوالحاق و از مشائخ جمیل و از اصحاب ابوعبداللہ مغربی و ابراہیم خواص بودند و گفتہ اند ہر کہ حرمت مشائخ نگاہ ندارد و بدعوی ہای دروغ و گزافہای بیفر مغ گرفتار شود و آن نصیحت گردد وفات ایشان در سال سہ صد و سی و ہفت ہجری بودہ		
	حضرت شیخ ابو علی مشتولی قدس سرہ	
نام ایشان حسن بن علی بن موسی است و مشتول دہی است برہ و فکی مصر شاگرد ابو علی کاتب و ابویعقوب موسی اند وفات ایشان در سال سہ صد و چہل ہجری بودہ و قبر در شتول است		
	حضرت شیخ ابوسعید اعرابی قدس سرہ	
اصل ایشان از فارس بودہ و در نیشابور سکونت داشتند از بزرگان مشائخ و مقدامی این طائفہ بودند شاگرد شیخ ابوبکر شبلی اند و شیخ ایشان را بزرگ میداشتند و وفات ایشان در نیشابور در سال سہ صد و چہل ہجری بودہ		
	حضرت شیخ جعفر الحذا رجمہ اللہ	
نام ایشان احمد بن محمد است و اصل ایشان از بصرہ و ساکن بودند بکہ معظمہ در وقت خود		

خود شیخ حرم بودند ایشان را تصانیف بسیار است و باسید الطائفة صحبت داشته اند و وفات ایشان در سال ستم صد و چهل و یک هجری بوده

حضرت شیخ ابراهیم بن احمد مولد الصوفی

کنیت ایشان ابو محمد است و صحبت داشته اند باسید الطائفة وفات ایشان در سال ستم صد و چهل و یک هجری بوده و در قبر در شیراز است

حضرت شیخ ابوالقاسم الحکیم السمرقندی

کنیت ایشان ابواسحاق از کبار مشائخ طریقت اند با ابوعبدالله جلاله ابراهیم قهار رقی صحبت داشته اند وفات ایشان در سال ستم صد و چهل و دو هجری بوده

حضرت شیخ ابوالقاسم بن عیسی البغدادی

نام ایشان اسحاق بن محمد بن اسمعیل است و با ابوبکر در اراق صحبت داشته اند ایشان را تفسیر بر بعضی آیه های کلام مجید و فرقان حمید بسی نکات و اشارات مشائخ سلف در آن جمع کرده اند و روزی میان خلق نشسته بودند و حکم میکردند یکی از بزرگان بزیارت آمد ایشان را در بهمان کار مشغول دید سجاده بر روی حوض انداخت و نماز کردند چون فارغ گشت مراودا گفتند ای برادر این خود کوکان کنند مرد آنست که در میان چندین غفل دل با خداست عز و جل نگاه تواند داشت وفات ایشان در روز عاشورا سال ستم صد و چهل و دو هجری بوده قبر در موضع جاگرد زیر سمرقند است

حضرت شیخ

نام ایشان فارس است از خلفای حسین بن منصور طنج و صاحب امام ابو منصور اتریدی بوده اند وفات ایشان روز عاشورا سال ستم صد و چهل و دو هجری بوده و قبر در جاگرد زیر سمرقند است

حضرت شیخ ابوالعباس سیاری

و دختر زاده احمد بن سیار اند و نام ایشان قاسم بن قاسم بن مهدی است و اصل از مرو و مرید ابوبکر و وسطی اند و طریقه سیاره منسوب ایشان است و بنای این طریقه بر جمع و تفریق است

و صاحب علوم ظاهر و باطن بودند و فات ایشان در سال ستم صد و چهل و دو هجری واقع شد

دقیق در دست

حضرت شیخ ابوالخیر تنیانی القاطع

نام ایشان حماد است و باصل از ده تنیات بوده اند که از قول مصر است گویند تنیات از مصلحه است از ولایت مغرب و شیخ زبیل می یافتند و ایشان را بد دوست نیز دیده اند باخیر موافقت و صاحب کرامات و مقامات بودند باسید الطائفة شیخ جنید و ابو عبد الله جلا صحبت داشته اند در طریق توکل بگذرانیدند روزی یکی را دیدند که بر آب می رود و گفتند ای خیم بدعت است در خشکی بیا و راه برو دیگر بر او دیدند که بر پتو می رود و گفتند ای خیم بدعت است بجا می روی گفت بجای فرمودند فرود آئی راه برو گفت دست بریدن ایشان در فحیات الانس مذکور است و فات ایشان

در سال ستم صد و چهل و سه هجری بوده

حضرت شیخ ابوبکر مصری قدس ستره

نام ایشان محمد بن ابراهیم و استاد ابوبکر و فی دفترانی اند و شاکر و زقاق کبیر باسید الطائفة و توری صحبت داشته اند و فات ایشان در سال ستم صد و چهل و پنج هجری بوده

حضرت شیخ ابومرزا احم شیرازی قدس ستره

نام ایشان ابراهیم و لقبی بن ابراهیم است و اصل از نیشاپور باسید الطائفة و در دیم و ابو عثمان حیرمی و ابراهیم خواص صحبت داشته اند و چهل سال مجاد در مکه معظمه بودند و درین مدت در حرم بول نکردند صحبت تعظیم کعبه و شخصیت حج گذارده بودند پیوسته می فرمودند که من نسی سال غلاسه بنید بدست خود پاک کرده ام و باین فرخ میگردند چون مشایخ وقت حلقه میزدند صدر به ایشان بودند گویند در موسم حج عجمی آمد که برات من بده که حج گذارده ام به دو زرخ خواهم رفت یاران تو مرا بتواضاعت داده اند که برات بتاخم شیخ سادگی او را دیده دانستند که یاران با و مطایبه کرده اند بجزم که محصل استجابات دعا است اشارت کردند و گفتند آنجا رفته بگوی یارب اعطینی البراءة یعنی ای پروردگار من عطا کن مرا نجات از دوزخ ساعی نه گذارده بود که باز گشت و بدست او کاغذی بخط سبز بران نوشته بودند

بسم الله الرحمن الرحيم بده برامة فلان بن فلان من الناس من اين است نجات نامه فلان پير
فلان از آتش و فاسد ايشان در سال سده صد و چهل و هجده بوده بن

حضرت شيخ ابو عمر و زجاجي قدس سره

کينست ايشان ابو محمد است و اصل از بغداد و خلده محله است از بغداد شاگرد سيد الطائفة و
ابراهيم خواص و پير شيخ ابو العباس نهاذمي اند و با نوري در ديم و تميمون و حريري صحبت
داشته اند و ايشان بوي پاياف بوده اند و گفته اند دو هزار پير را می شناسم از اين طائفة پنجاه
و شش حج گز کرده بودند و گفته اند که روزی نزد جنيد رفتم و ايشان را بيار يا فتم گفتم ای
استاد با حق بگوئی ترا عافيت دهد گفتند دوش میگفتم بمرم نه آند که تن ملک ماست خواهيم در
داريم خواهيم بيار تو کيستی که میان ما و ملک ما دخل کنی گفت در کن تا بنده باشی وفات
ايشان در سال سده صد و چهل و هشت هجری بوده و قبر ايشان در شونيزيه بغداد است
نزدیک قبر سری سقلي و شيخ جنيد است و مدت عمر نود و پنج سال

حضرت شيخ جعفر بن نصير الحندي اخو صفيه سره

نام ايشان علی بن احمد بن سيل است و اصل ايشان از پستگ که در نوامی هرات از جو انمردان
شاخ حراساند ابو عثمان حريري را دیده بودند و با ابو العباس عطا حريري و طاهر مقدسي
و ابو عمر دمشقي صحبت داشته اند ايشان گفته اند مردم سه گروه اند اوليا که باطن ايشان بهتر است
و ظاهر ايشان و علما که ظاهر و باطن ايشان یکسان است و جهال که ظاهر ايشان بهتر است
از باطن ايشان خود انصاف نمی دهند و از ديگران انصاف می طلبند کي از ايشان طلب دعا
کرد گفتند حق تعالی ترا از رفته تو نگاه دارد وفات ايشان در سال سده صد و چهل و هشت هجری
بوده گرند بعد از وفات دروشی بسر خاک ايشان ميرفت و از حق دنيا نخواست شيئي بخواب
ميد که میگفتند ای درویش چون بسر خاک ما آئی دنيا نخواه اگر دنيا خواهی بسر خاک دنيا داران
رو چون بسر خاک ما آئی همت از دو کون بریدن خواه

حضرت شيخ ابو الحسين الصوفي القوسنجي قدس سره

منوطن بودند بشام و با عبد الله بن جلا صحبت داشته اند وفات ايشان در سال سده صد و پنجاه هجری بوده

حضرت شیخ ابوبکر بن داود دینوری

کنیت ایشان ابو محمد نام پدر بن عبد الله است اصل ایشان از ری مولد و نشانیان پور بود
از مشایخ کبار و عالم علوم ظاهر بودند باید الطائفة و محمد بن فضیل بنی در دیم و سمنون و ابوبکر
جرجانی و محمد بن داود و غیر هم صحبت داشته اند و از کبار اصحاب ابو عثمان حیرمی بوده اند
وفات ایشان در سال سه صد و پنجاه و سه هجری سر داده

حضرت شیخ بندار بن حسین بن محمد بن مهلت سیرازی

کنیت ایشان ابوالحسین است و اصل از شیراز مرید شیخ شبلی و استاد ابو عبد الله خفیه اند
و با جعفر حداد صحبت داشته اند از ایشان پرسیدند که تصوف چیست گفتند و قال بعد شیخ الاسلام
گفته اند و قال بعد آنست که هر چه بد دل گذشت که برای او بکنی آخر کنی وفات ایشان در ارجان
سال سه صد و پنجاه و سه هجری و شیخ ابو ذرعه طبری ایشان را غسل داده

شیخ ابو بکر ملک بن علی بن عبد الله بن عمر الکاظمی رونی رحمه الله

کنیت ایشان ابو عمر و اصل ایشان از کاظمی فارس است مستجاب الدعوات بودند
و از جمله ابدالان و صاحب کشف و کرامات وفات ایشان روز سه شنبه بیست و هشتم رجب
سال سه صد و پنجاه و هشت هجری بوده

شیخ علی بن بندار بن حسین الصوفی اصبهانی

کنیت ایشان ابوالحسین است و از بزرگان مشایخ نیشابور اند باید الطائفة و در کوفه و بغداد
و این عطا و حریری صحبت داشته اند و بسیاری از مشایخ را در یافته و در هر یک شایسته بودند و این
گفتند و در باشد از مشغولی بخلق که امروز در مشغولی خلق سودی نمانده است روزی با شیخ عبید
خفیه بن علی بی رسیدند شیخ ابو عبد الله ایشان را گفت پیش رو اس ابو الحسن
بچه سبب پیش رو من شیخ ابو عبد الله گفتند تو شیخ جنید را دیده و من ندیده ام و این
را از آنجست گفتند که دیدار مشایخ نسبتی است بزرگ آن طائفة را و مرتبه ایست بلند
این قوم را که گویند این مرویست فلان پیر را دیده و یا فلان شیخ صحبت داشته و یا
ایشان در سال سه صد و پنجاه و سه هجری بوده

	حضرت شیخ ابوبکر الدا قی رحمه الله
نام ایشان محمد بن داود دمشقی است و گفته اند دینوری الاصل اند اما ساکن بودند به شام مرید دقاق کبیر اند حضرت سید الطائفة را دیده اند و گفته در یادیه بنالیدند و گفته آلی از ان خود که مرادادی بهره من چیزی بر دل من آشکارا کن تا جان بیا ساید چیزی برای شان بکشادند و رازی برای شان افتاد نزدیک بود که تباہ شوند گفته آلی پوشش که طاقت ندارم آنرا بشویند و فوات ایشان در شام سال ستم صد و پنجاه و نه هجری و مدت عمر شریف صد و بیست سال	
	حضرت شیخ ابوالحسن بن سالم بصری
استاد ابوطالب کی و مرید سیل بن عبداللہ لستری اند و آخر کسی که از مریدان سیل بن عبدلہ فوت کردند ایشانند و فوات ایشان در سال ستم صد و شصت و هجری بود و ندیده	
	حضرت شیخ ابوبکر مقید قدس سره
نام ایشان محمد بن احمد بن ابراهیم است و اصل از جرجا بلاد از بزرگان مشایخ بودند سید الطائفة و یوسف بن حسین را دیده اند و با عثمان حیرتی صحبت داشته اند و فوات ایشان در سال ستم صد و شصت و پنج هجری بوده	
	حضرت شیخ اسمعیل نیشاپوری قدس سره
نام ایشان اسمعیل بن یحیی بن احمد السلمی است جد شیخ عبدالرحمن سلمی اند از جانب مادر از اصحاب ابو عثمان حیرتی اند و سید الطائفة را دیده بودند و در حدیث ثقة اند و فوات ایشان در سال ستم صد و شصت و پنج هجری یا شش است	
	حضرت شیخ ابو عمرو بن یحیی
نام ایشان محمد بن احمد المقر است یا یوسف بن حسین و عبد اللہ خراز رازی و مظفر کرمان سگه و ردیم و حریری و ابن عطا صحبت داشته اند گویند پنجاه هزار دنیا میراث با ایشان رسید و هم را بر فقر انقذ کرده بود مدت و تجرید احوال حج بستند و فوات ایشان در سال ستم صد و شصت و شش هجری بوده	

حضرت شیخ ابو عبد الله محمد مرقی رحمہ اللہ

حافظ و امام بغداد بودند و در حدیث شاگرد عبد الله بن احمد بن حنبل اند رضی اللہ عنہم سیاطه
شیخ جنید را دیده بودند و وفات ایشان در ذی حجه سال ستم صد و شصت و هجری بوده و قبر
در بغداد است

حضرت شیخ ابو بکر قطبی رحمہ اللہ

نام پدر ایشان محمد بن عیسیٰ نیشاپوری است جامع بود در میان ظاهر و باطنی حاکم ابو عبد الله گفته
است و چند سال با ایشان صحبت داشته ام گمان میبرم که فرشته برگزیده ای نوشته باشد وفات
ایشان در سال ستم صد و شصت و هجری بوده

حضرت شیخ ابو احمد قدس اللہ تعالیٰ سرہ

نام ایشان احمد بن عطاء است از کبار شایخ شام اند و ساکن بودند در صور ایشان گفته اند که حدیث
نوشته جمل از مردی که در وفات ایشان در سال ستم صد و شصت و هجری است
و قبر در صور بود که الحال آن زمین را آب گرفته

شیخ ابو عبد الله محمد رودباری رحمہ اللہ

نام ایشان محمد بن سلیمان معلوکی الفقیه و اصل از نیشاپور است در شریعت و طریقت امام وقت
بوده اند و اشلی و مرتش و ابو علی نقی صحبت داشته اند و صاحب ابن عباد گفته که ابوسہیل مثل خود
ندیده و انیز مثل او ندیده و ولادت ایشان در سال دهم صد و نود و هجری وفات در سال
ستم صد و شصت و هجری بوده و مدت عمر مفاد و ده سال

شیخ ابوسہیل معلوکی

کنیت ایشان ابواسحاق است باسید الطائفة صحبت داشته اند شیخ ابو عبد الرحمن سلمی
گفته اند ایشان را گفتم مرا وصیتی کن گفتند کاری کن که از ان پشیمان شوی وفات ایشان
در سال ستم صد و شصت و هجری بوده

حضرت شیخ ابراہیم بن ثابت

نام ایشان محمد بن عمر الحکیم است و اصل از ترند آند و بنی بوذرجمید محمد بن علی حکیم ترندی اند

و با احمد حضوریه صحبت داشته بودند صاحب تصانیف اند و توحید و انجیل و زبور دیگر کتب
آسمانی خوانده بودند و دیوان اشعار نیز دارند و گفته اند اگر طبع را بپرستد که بدو تو کیست گویند
در مقدمه و اگر گویند پیشه تو چیست گویند کسب کردن ذل و خواری و اگر گویند نهایت تو
چیز است گویند میدی وفات ایشان در سال ستم صد و هفتاد و هجری بوده و قبر در قم است

شیخ ابو بکر فرار از حمله شد

نام ایشان محمد بن حمدون الفراس است از حله شایخ نیشاپور بودند و با ابو علی ثقفی و عباد الله منازل
و ابو بکر شبلی و ابو بکر طاهر اهری و مرقدش صحبت داشته اند شیخ نموده اند اگر من ابو بکر فرار را نمیدانم
صوفی نمی بودم وفات ایشان در سال ستم صد و هفتاد و هجری واقع شده

حضرت شیخ ابو اکسین حسره

نام ایشان علی ابن ابراهیم است و اصل از بصره و ساکن بودند بغداد و شبلی مذہب اند و مرید
شیخ شبلی میفرمود که هرگز خمس بی اذن من طلوع نکرده گفته اند سحرگاہی ساجات کردم که
آلشی از من راضی هستی که من از تو راضی ام ندانم که ای کذاب اگر تو از من راضی میبودی
رضای ما طلب نمی کردی وفات ایشان بروز جمعه ماه ذی حجه سال ستم صد و هفتاد و یک
هجری بود

حضرت شیخ ابو القاسم نصر آبادی

نام ایشان ابراهیم بن محمد بن حموی است و مولد و مقام نیشاپور مرید شیخ شبلی اند و جامع بودند
میان علوم ظاهر و باطن و در حدیث و فقه اند و واسطه را دیده بودند و با ابو علی رودباری قریش
و ابو بکر طاهر اهری صحبت داشته اند و در آخر مجاور که منظم گشتند وفات ایشان در قفقاز
مذکور است بخط مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره که در سال ستم صد و هفتاد و دو هجری
نوشته اند و بقول امام یافعی و کتاب محاسن الاخبار و رساله امام قشیری در ماه
ربیع الاول در سال ستم صد و شصت و هفت است و قول اصح این است

حضرت شیخ ابو بکر طرسوسی الحرمی

نام ایشان علی بن احمد بن محمد طرسوسی است چندین سال مجاور که معظم بودند ایشان را

طاؤس الحرمین بخوانند شاگرد ابو الحسن مالکی اندو یا ابراهیم شیبان کرمان شاهی محبت داشته اند
و بایشان نسبت درست میگردد وفات ایشان در سال سته صد و هفتاد و چهار هجری بوده
و قبر در کوه معطر است

حضرت شیخ عبد الواحد بن علی السیاری

ایشان شاگرد و خواهر زاده ابو العباس سیاری اند روزی صوفیان را دعوت کردند و آنها را بسیار
مشغول بودند یکی از ان میان بهو ابر شد و ناپدید گشت و هرگز پیدا نیامد سرای خود را بر صوفیان
وقف کردند و درین کار درآمد وفات ایشان در سال سته صد و هفتاد و پنج هجری
واقع شده

حضرت شیخ عبد الله بن قتی ارحم

اصل ایشان از برق مضافات خوارزم است و در بخارا متوطن شده اند و در فقه و شعر و لغت
و نحو و علم معرفت امام بودند وفات ایشان در سال سته صد و هفتاد و شش هجری رومی داد

حضرت شیخ ابو نصر سراج رح

نام ایشان عبد الله بن علی الطوسی است و لقب طاؤس الفقیر اهل تائف بسیار دارند
از انجمله کتاب لمع است در علم تصوف مرید ابو محمد مر قش اند و سترهی سقطه و سیل تستری را
دیدند بودند در شب زمستانی آتش میسوخت و در معارف سخن میرفت ایشان را حالتی پدید
آمد در میان آتش خدای را سجده کردند و روی ایشان از آتش آسبیده رسید از ان بهو ال
کردند گفتند کسیکه بدرگاه او آبردی خود ریخته باشد آتش ردی او را نتواند سوخت وفات
ایشان در سال سته صد و هفتاد و هشت هجری بوده و قبر ایشان در طوس است گفته
هزاره که از پیش خاک من بگذارند مغفور بود و حکم این بشارت اهل طوس بخانه ما را از
پیش مرقد ایشان میگذرانند

حضرت شیخ ابو القاسم رازی قدس ستره

نام ایشان جعفر بن احمد بن محمد است متوطن نیشاپور بودند و با ابن حطّاء و محمد بن الحواری
و ابو علی رودباری محبت داشته اند مثل نخی گفته اند چار چیز در ابو القاسم جمع است

کہ کسی را بنو جمال و مال و زہد و سخاوت بحال وفات ایشان در سال ستم صد و ہشتاد و ہشت ہجری بود:

حضرت شیخ ابو القاسم المقرئ

تمام ایشان جعفر بن احمد بن محمد المقرئ است برادر ابو عبد اللہ المقرئ انداز مشائخ خراسان بودند و باین عطا و حریری و ابو بکر بن ابی سعدان و ابو علی رودباری و ابو بکر ممشاط دینوری صحبت داشته اند وفات ایشان پینشاپور در سال ستم صد و ہشتاد و ہشت ہجری واقع شد است

حضرت شیخ ابو بکر کلابادی قدس سرہ

نام ایشان محمد بن ابراہیم بن یعقوب الکلابا بالنجاری است کتاب تعرفت از تصانیف ایشان و بعضی از بزرگان گفته اند اگر تعرفت نبودی تصوف دانستہ نشدی وفات ایشان در بخارا روز جمعہ نوزدہم جادی الاولی سال ستم صد و ہشتاد و ہشتاد و چہار ہجری روی داده

حضرت شیخ ابو الخیر جیشی قدس سرہ

تمام ایشان اقبال بودہ و لقب ایشان طاؤس الحرمین گویند ہر گاہ بیرون شدہ مقدسہ حضرت رسالت پناہ صلعم درآمدی و گفتی السلام علیک یا رسول اللہ قلین جواب آمدی و صلیک السلام یا طاؤس الحرمین و ایشان غلامی بودند جیشی الاصل در وقت بندگی نیز بندگی حق سبحانہ و تعالی اشتغال تمام داشتند و ہمیشہ خواجہ ایشان سیکنت از من چیزی بخواہ میبخش نمی خواستند روزی الحاج بہ پیار کرد گفتند اگر میخواہی براسے خدا مرا آزاد کن خواجہ گفت کہ من چندین سال است کہ ترا آزاد کردم در حقیقت تو خواجہ بودے و من بندہ پس خواجہ خود را وداع کردہ روی بنجد آوردند شخصت سال مجاور حرمین شریفین بودند و ہر گز از جکلیل چیزی طلب نکردند ہر گاہ میخواستند از کسے سوال کنند با لقی آواز میداد کہ شرم نمی دارے روی کہ بآن پیش ما سجدہ میکنی آزا پیشش غیر ما خواہی گردانے شیخ عمود شیخ ابو العباس پدیدار ایشان فخر می کردند وفات ایشان بکلمہ معظمہ است در سال ستم صد و ہشتاد و ہشت ہجری

حضرت شیخ احمد بن ابراہیم المسبوحی قدس سرہ

کنیت ایشان ابو علی است و از اجلہ متقدمان مشائخ بغداد بودند با شیخ سری سقطی صحبت

داشته اند گفته اند ایشان بایک پیرزن وردای فعلی بی آنکه ذکوه و کوزه بردارند هیچ میگفتند
و در تمام راه بیداد تا که سخطیه بوی سیل میگذرا تیند وفات ایشان در شعبان در سال صد
و هفتاد و شش بخری بوده و مدت عمر هشتاد و سه سال

حضرت شیخ ابوالحسن بن سہمعون

نام ایشان محمد است و لقب اطلق بالحکمه و مشهور اند باین مسمون از مشایخ بغداد و معاصر شیخ
شبلی بودند باین مسمون گفته اند هر سخنی که از ذکر خالی است لغو است و هر خاموشی که از فکر
خالی است هوس است و هر نظر که از عبرت خالی است لهو است و شیخ الاسلام گفته اند باین مسمون
نیک نیم چرا که هصری استاد و امیر بخانید و هر که استاد در این بخاند و تو از ترجمی سگ به از تو بود
و لادت ایشان در سال ستم هجری بوده و وفات روز جمعه پانزدهم ذی قعدة یا ذی حجه در
سال ستم هجری و شش یا هفت هجری است و ایشان را در خانه که می بردند دفن
کردند بعد از سی و نه سال خواستند که بگوستان نقل کنند کفن ایشان همچنان تازه بوده

حضرت شیخ ابوطالبؒ کی

تا بم ايشان محمد بن علي بن عظيم الكمار قتيست و نساء مکه معظمه است مريد شيخ ابوالحسن بن
ابي عبد الله احمد بن سالم البصري اندوفات ايشان در جمادی الاخره سال سه صد
هشتاد و شش هجری بود

حضرت شیخ ابوبکر السوسی قدس سرہ

نام ایشان محمد بن ابراهیم الصوفی السوسی است در شام متوطن بوده اند و صاحب غبارق
و کرات و فوات ایشان بدین شرح در ماه ذی حجه سال سه صد و هشتاد و شش واقع شده

حضرت شیخ ابو القاسم دینوری و اعطی

نام ایشان عبدالعزیز بن عمرو بن اسحاق است در فقه و حدیث و زهد و ورع و مجاهد نفس
و صدق امام وقت خود بود و مذکور است ایشان از اجرت کوفتن ادویه عطاران بود و وفات
ایشان روز شنبه بیست و چهارم می جمعه سال شصت و نود و هفت هجری واقع شد
و تبریز دیکر امام احمد ضیل است قدس سره

حضرت خواجہ محمد بن عمار الشیبانی قدس سرہ
--

اصل ایشان از عنایت شیخ عبد اللہ خفیف را دیده بودند و شیخ الاسلام حضرت خواجہ عبد اللہ انصاری در ایام طغولیت ایشان را دیده اند و خواجہ محمد بن فرموده اند کہ بعد از مای ما عبد اللہ بن شمسند و محمدان و بتدعان را برآه آورد و ہم شیخ الاسلام گفتہ اند کہ رسوم علم را بہرات خواجہ محمدی آورد و وفات ایشان در سال چہار صد و دہم ہجری بودہ

حضرت شیخ عثمان بن ابوعمرباقلالی

از بزرگان این قوم بودہ اند گویند کہ ہیکل گاہ از خانہ خود بیرون نیامد مگر برای نماز جمعیہ و درختی چند از خرمادر خانہ داشتند کہ فوت ایشان از ان بود و وفات ایشان در حبس سال چہار صد و دو رک دادہ مدت عمر ہشتاد و چہار سال

حضرت شیخ ابوعلی دقاق

نام ایشان حسن بن محمد بن دقاق است مرید شیخ ابو القاسم نصر آبادی بودند و بسیاری از شاخ را در یافتہ بودند استاد ابو قاسم قشیری داد و شاگرد ایشان بودند و روزی پیرے بہ مجلس ایشان درآمد نیست آنکہ از توکل چیزی پرسد و شیخ دستاری نیکو بر سر داشتند دل آن بہ پیران میل کرد گفت ایہا الاستاد توکل چہ باشد گفت آنکہ طبع از دستار مردم کوتاہ کنی و دستار را با و دادند وفات ایشان بہ نیشا پور بودہ در ماہ ذیقعدہ سال چہار صد و پنج و بقولی چہار صد و شش ہجری

حضرت شیخ ابو عبد الرحمن سلمی

نام ایشان محمد بن حسین بن محمد بن موسی السلمی است صاحب تفسیر حقائق و طبقات مشائخ اند تصانیف ایشان بعد رسیدہ مرید شیخ ابو القاسم نصر آبادی مرید شیخ شیلی شیخ ابو سعید ابو انیر قدس اللہ سرہ بعد از وفات پیر ابو الفضل از دست شیخ ابو عبد الرحمن خرقہ پوشیدہ اند و حضرت مولانا عبد الرحمن جامی کہ در نفحات الانس ذکر ہست از مشائخ آوردہ اند کہ بہ علان از طبقہ اولی است علان از طبقہ ثانی از کتاب طبقات ایشان است وفات ایشان در ماہ شعبان چہار صد و دوازده ہجری واقع شدہ

حضرت شیخ ابوسعید مالینی

نام ایشان احمد بن محمد بن اسمعیل بن جعفر است و اصل از مالین و آن موضعی است از توابع
هرات از بزرگان این قوم اند و در حدیث ثقه بودند و کثافت عالم را سیر نموده اند و به
بسیاری از مشایخ رسیده اند و وفات ایشان در مصر شوال سال چهار صد و دوازده هجری رخ داده است

حضرت شیخ ابوآسین بن جعفر همدانی

نام ایشان علی دست شاگرد کوکبی و جعفر غلجی اند از مشایخ حرم بودند و ایشان را کتبی است
معتبر بهجه الاسرار نام که در آن خوارق و احوال حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جلی نوشته اند
وفات ایشان در سال چهار صد و چهار هجری بوده

حضرت شیخ عبداللطیف طائی

نام ایشان محمد بن فضیل بن الطائی بختانی الهروی است مرید موسی بن عمران جیرفتی و از
استادان ویران شیخ الاسلام اند و وفات ایشان در غرّمه ماه سال چهار صد و شانزده
هجری است و قبر در هرات واقع است

حضرت شیخ ابوعلی بن داستانی

نام ایشان محمد بن علی داستانی و لقب شیخ المشایخ نسبت ارادت ایشان بسته واسطه
شیخ عمر بیطامی که برادر زاده و مرید حضرت سلطان بایزید بیطامی اند میرسد و از اقران
شیخ ابوالحسن خرقانی اند و وفات ایشان در ماه رجب سال چهار صد و هفده هجری است
و مدت عمر پنجاه و نه سال

حضرت شیخ ابو منصور صفهانی قدس سره

از کبار مشایخ زمان و بزرگان صوفیه بودند و وفات ایشان در ماه رمضان سال چهار
صد و هفده هجری بوده

شیخ سالار مسعود غازی قدس سره

شیخ عبدالحق دهلوی نوشته اند که از سروران و غازیان لشکر سلطان محمود غزنوی اند
در اوائل اسلام در هندوستانی فتوحات بسیار نموده بدرجه شهادت رسیده اند

و خوارق و کرامات بسیار بعد از وفات از ایشان ظاهر گشته و میگردد خلق انبوی معتقد ایشانند
شهادت ایشان در سال چهارصد و نوزده هجری بوده و قبر در قصبه بیراج است و جمیع شیعیان سال
در روز عرس زیارت رفته ایشان سلمهای بسیار از اطراف و اکناف هندوستان جمع می شوند و
نذر دنیا ز بسیار می برند

حضرت شیخ ابوعلی سیاه قدس سره

از کبار مشایخ مروانند و با شیخ ابوالعباس قصاب و احمد نضر معاصر بودند و به استاد ابوعلی تقی
صحبت داشته اند در ابتدای ده قانی میگردد سی سال روزه داشتند چنانچه کسی مطلع نمیشد
شخصه بایشان گفت بحکیم باش که حجب خلق دارند گفتند باشد گفت پس الله تعالی اسائر العیوب
نبود شیخ گفتند خویش را از من بپوش فی الحال آن مرد واس گردد و جامه و پاره شد و برهنه
گشت تضرع و زاری نمودند تا دعا کردند آن مرد بحال خود باز آمد وفات ایشان به مرد در شعبان
سال چهارصد و بیست و چهار هجری بوده

حضرت شیخ ابوالسحاق بن شهریار گزرونی

نام ایشان ابراهیم و اصل ایشان از فارس است و انتساب ایشان در تصوف به شیخ ابوعلی بن
بن محمد الفیروز آبادی الاکار است و ابوحسین جعفر را دیده اند و در حدیث گفته بودند و معاصر بودند
با صاحب کشف الحجب لیکن ملاقات واقع نشده یکی از روزها با شیخ ارادت تمام داشت هر چند جدا
کرد شیخ از چیزی قبول نکردند پیغام شیخ فرستاد که چون چیزی قبول نمی کنی از برای تو چند بنده را
آزاد کردم و ثواب آنرا بفرستیدم شیخ فرمودند که پیغام من رسیده و شکر نیکوئی تو داد کردم
لیکن آزاد کردن بندگان مذہب من نیست مذہب من بنده گردانیدن آزادانست بهرانی
و احسان وفات ایشان در ذیقعد سال چهارصد و بیست و شش هجری بوده

حضرت شیخ ابو منصور محمد الانصاری قدس سره

پدر شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری اند و مرید شریف حمزہ عقیل و خدمت ابوالمشرقی
کرده بودند شیخ الاسلام گفته اند که شیخ احمد کو قانی مرا گفت که در همه عالم بگشتی چون پدر خود
ندیدی و هم گفته اند که بتاد و چند سال علم آموختم و نوشتم و رنج بردم در اعتقاد و آئین

از پدر خود آموخته و در ده هجرت ایشان در راه شبان سال چهار صد و سی و هجری بوده و قبر ایشان
در یک نزدیک قبر شریف حمزه عقیلی است

حضرت شیخ ابوسعید بن ابوالخیر قدس سره

نام ایشان فضل الله است و اصل از مترین اسان سلطان وقت و سرور اهل طریقت و پیغمبر
زمره حقیقت بودند و صاحب علوم غایبه و باطن و شرف القلوب و همه اهل آن زمان مخر ایشان بودند
نسبت ارباب ایشان شیخ ابو الفضل بن حسن مرخسی است و ایشان مرید ابو نصر سراج
و ایشان مرید ابو محمد مرقدش و ایشان مرید سید الطائفة حضرت شیخ بنید بغدادی و بعد از قوت
پیر ابو الفضل مرقد از شیخ عبد الرحمن سلمی پوشیده اند و بخت حل بعضی مشکلات یکسال با شیخ
ابو العباس قصاب آملی بودند گویند شیخ ابو العباس از صومعه بیرون آمدند چون قصد کرده
بودند برگ کشاده شدند و بود شیخ ابوسعید از آن حال خبردار شدند از زاویه خود پیش شیخ
رفتند و دست ایشان را شسته به بستند و جامه را فرو آورده جامه خود پیش ایشان داشتند
شیخ گرفته پوشیدند و شیخ ابوسعید جامه را شسته و خشک کرده پیش شیخ آوردند شیخ
اشارت کردند که پوشش شیخ ابوسعید پوشیده بر او بود و رفتند چون با ماد اصحاب حاضر
شدند جامه شیخ ابو العباس را در بر شیخ ابوسعید و جامه شیخ ابوسعید را در بر شیخ ابو العباس
دید و شجب شدند شیخ ابو العباس فرمودند دو شش شمار یافت و همه نصیب این جوان بنگه
گشت مبارکش باد و حضرت شیخ ابوسعید را اشارتیکو در قصوف بسیار است و این از انجمله
است رباعی جسم هم اشک گشت و چشم گریست و در عشق قوی چشم هم باید زیست و
ازین اثری نماید این عشق از چیست و چون من همه معشوق شدم عاشق کیست و در راه گدایی
نه کفر است و نه دین و نه یک گام از خود برون نه و راه بهین و ای جان جهان تو راه اسلام
گزین و باارسیه نشین و باخود نه نشین و تار و سه ترا بدیدم اسه شمع طرازه
نی کار کنم نه روزه دارم نه نماز و چون با تو بوم مجاز من جمله نماز و چون بی تو بوم
نماز من جمله مجاز و این رباعی نیز از حضرت ایشان است بجهت تپ مجرب است
که به کاغذ نوشته به بند در باگی ای در صفت ذات تو میران که همه و در جمله جان

خدمت درگاه زنون به طاعت و ستائش و شفاعت تودهی پذیرا بود فیض بخشش بستان دیده و از حضرت شیخ پرسیدند که قصوت چیست فرمودند آنچه در سردازی بهی و آنچه در کف داری بدی و از آنچه بر تو آید بخشی و بایشان گفتند که فلان کس بر روی آب میرود و فرمودند سهل است بزغنی و صوهه زیر آب ببارود گفتند فلان کس در هوا میرود گفتند زغنی و کسی نیز در هوا میپرد گفتند فلان در یک لحظه از شهری بشهری میرود گفتند شیطان در یک نفس از مشرق به مغرب میرود این چنین چیز بارالس قیتی نیست مردانست که در میان خلق نشیند و داد و ستد کند و زن خواهد و با مردم در آمیزد و یک لحظه از خدای خود غافل نباشد و آدیت حضرت شیخ رویش کیشنه غره محرم سال سصد و پنجاه و هفت و فوات ایشان در شب جمعه چهارم شعبان سال چهار صد و چهل و هجری و مدت عمر شریف ایشان هزاره است حضرت شیخ وصیت کرده بود که این ابیات را پیش جنازه بخوانید ابیات خوب تر اندر جهان از آنچه بود کار به دوست برد دست رفت یار یار به آن همه اندوه بود این همه شادی به آن همه گفزار بود این همه کردار به و قبر در سینه است

حضرت شیخ عمود قس سمره

نیت ایشان ابو اسماعیل است و نام احمد بن محمد بن حمزه صوفی شیخ ابو العباس نهادندی لقب ایشان عمود کرده مشایخ بسیاری را خدمت کرده بودند و با شیخ الاسلام صحبت داشتند و کمال ینگانی در میان یکدیگر بوده و فوات ایشان در رجب سال چهار صد و چهل و هجری است و مدت عمر فرمود و سال و قبر و رگازرگاه هرات است نزدیک مسجد جامع

حضرت شیخ ابو عبد الله را کور محمد الله

نام ایشان علی محمد بن عبد الله است و معروف باین باکویه در جوانی شیخ ابو عبد الله بنی بکر دیده اند و استاد ابو القاسم قشیری و شیخ ابو سعید و شیخ ابو العباس نهادندی ملاقات کرده بودند و فوات ایشان در شوال سال چهار صد و چهل و هجری است

حضرت شیخ ابو الحسن روری رحمه الله

نام ایشان علی بن محمود بن ابراهیم است از کبار مشایخ وقت بودند مرید شیخ ابو الحسن همدانی

باشیخ عبدالرحمن سلی صحبت داشته اند و ایشان فرموده اند که با هزار شیخ صحبت داشته ام و از هر یک خطبتی یاد دارم رباط روزی بایشان منسوب است که برای پیرو خود ابو الحسن حضری بنا کرده بودند و وفات ایشان در رمضان سال چهارصد و پنجاه و یک هجری روی داده و در آن عمر شصت و پنج سال است

حضرت شیخ پیر علی هجویری قدس سره

کنیت ایشان ابو الحسن است و نام پدر عثمان ابن ابی علی الجلالی الغزنوی و ایشان صاحب بودند چنانچه درین باب میفرمایند که شیخ من جنیدی مذہب بودند و میگفت که سکر باز نگاه کردگان است و صوفی گاه مردان و منکه علی بن عثمان الجلالی ام بر موافقت شیخ خودم که کمال حال صاحب سکر صواب شد و دگرترین درجه اندر صحو از رویت باز ماند که بشریت بود پس صحوئی که آفت نماید بهتر از سکری که مین آن آنست بود و مرید شیخ ابو الفضل بن حسن اختی اند و ایشان مرید حضری و ایشان مرید شیخ شبلی اند و شیخ ابو القاسم گرگانی و شیخ ابوسعید ابوالخیر و شیخ ابو القاسم قشیری و بسیاری از مشایخ زادیده اند و مخفی مذہب بوده و اصل ایشان از غزنین است و جلابی هجویری دو محل است از محلات شهر از غزنین است که انتقال کرده اند از یکی بدیگری و قبر والد بزرگوار ایشان در غزنین است و مسجدی که خود ساخته بودند محراب آن نسبت بمسجد دیگر اهل به سمت جنوب است گویند علای آذوقه بر شیخ درین باب اعتراض کردند روزی همه راجع نموده خود امام شده در آن مسجد نماز گذاردند و بعد از تمام حاضران گفتند که نگاه کنید که کعبه بکدام سمت است حجابها از میان برخاست و کعبه مجازی نمود از گشت و قبر ایشان موافق مسجد ایشان است و قبر والد ماجد نیز در غزنین است متصل تاج الاولیا که خال پیر علی هجویری اند و خانوادہ ایشان خانوادہ زهد و تقوی بوده و حضرت پیر علی هجویری را تصانیف بسیار است اما کشف الحجب مشهور و معروف است و یکپس را بران سخن نیست و مرشدی است کمال در کتب تصوف بخوبی آن در زبان فارسی کتابی تصنیف نموده و خوارق و کرامات زیاده از حد و نهایت و بارها بر قدم تجرید و توکل سفر کرده اند و بعد از سیاحتی بسیار در دار السلطنت لاهور رسیده اقامت در زیدند اهل آن دیار همه مرید و معتقد او گشتند و لاهور شهر نیست

مسلم و تبرک خالص ریح مسکون درین شهر بهم میرسد و امروز مجمع اولیا و صلحا و علما و فضلا است
و مزارات تبرک بسیار دارد و از مردم صحیح القول شنیده شد در یک محله طلا که از محلات این
شهر است قریب پنجاه هزار حافظ قرآن مجید از مردوزن و صغیر و کبیر پیش از دیوبانی که درین شهر
شده بوده اند و اکنون نیز در آن محله حافظ بسیار اند و فوات ایشان در سال چهار صد و سی و چهار
و بقولی شخصت و چهار هجری بوده و قبر در میان شهر لاهور مغربی قلعه واقع شده و خلق انبوه هر
جمعه به زیارت آن روضه منوره شرف میگردند و شهر است که هر که پیل شب جمعه یا پیل روز
پنجم طواف روضه شریفه ایشان بکنند هر حاجتی که داشته باشد بصمول می انجامد فقیر نیز
به زیارت روضه منوره ایشان و والدین و خال ایشان مشرف گشته

حضرت شیخ ابو القاسم قشیری قدس سره

نام ایشان عبدالکرم بن هوزن القشیریست از مشایخ خواص غید و رساله قشیری و تفسیر لطیف
الاشارات از تصانیف ایشان است مرید و داماد شیخ ابو علی دقاق و استاد شیخ ابو علی قاری
اند و صاحب کشف المحجوب گفته است که امام قشیری را از ابتدا اے مالش پرسیدم گفت
وقتی مرگ می بایست از هر روزن خانه هر رنگ که میگردم بموم میشد می انداختم و فوات
ایشان در ربيع الآخر سال چهار صد و شخصت و پنج هجری بوده

شیخ الاسلام حضرت خواجه عبداللہ انصاری قدس سره

کنیت ایشان ابو اسماعیل است و نام پدر ایشان ابو منصور محمد الانصاری و لقب شیخ الاسلام
و هر جا که در نفحات الانس و این کتاب شیخ الاسلام مطلق مذکور شده مراد ایشانند مرید پدر
خود اند و اصل ایشان از بهرات است و از فرزندان ابو منصورست انصاری ابن ابو
ایوب انصاری که صاحب رعل رسول صلعم بوده اند دست انصاری در زمان خلافت
حضرت امیر المومنین عثمان رضی الله عنه با حقت ابن قیس بخراسان آمده و بهرات ساکن
شدند شیخ الاسلام از بزرگان و محدثان و صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند در زمانه
خود گمانه بوده اند فرمودند که اول مراد و میرستان زنی کردند چون چهار ساله شدم مرا
در دیرستان بالینی کردند چون نه ساله شدم الما نوشتم از قاضی بانصوردان

چار روزی چهارده ساله بودم مرا به مجلس بر نشاندند و من در دبیرستان ادب خرد بودم که شریعی میگفتم بنام دیگران سیدی بودند و انتشار ایشان از خشش هزار بیت عربی بعضی است و گفته اند یک کت بیت اشعار عرب یاد دارم و گفته اند که من ست صد هزار حدیث یاد دارم با هزار هزار اسناد و گفته اند که بجای پرویز گار من آن نکرده که من اگر دست بر اندام خود نهادم می گفتند این چیست آن را حدیثی دانستم و گفته اند من از سده صد و پنجاه و شش ام بهم سنی بوده اند و صاحب حدیث فرموده اند که قاضی ابراهیم باغری می فرمود که گفتند تعالی را بخواب دیدم گفتم خداوند اینده کی بتو رسد گفت آنگاه که او را هیچ مانع نماند که او را از من باز دارد ولادت ایشان روز جمعه وقت غروب آفتاب ماه شعبان در فصل بهار سال سده صد و پنجاه و شش هجری و فات ایشان در نیم ربیع سال چهار صد و هشتاد و یک هجری بوده و مدت عمر شریف ایشان هشتاد و پنج سال و قبر در گاه در گاه هرات است

حضرت شیخ ابوالحسن بنجار رحمه الله

از بزرگان مشایخ بوده اند و در و گری میکردند و در فقه نیز بودند بردی که ایشان را کسی نمی شناخت و فات ایشان روز جمعه دوم ماه ذی حجه سال چهار صد و هشتاد و یک هجری بوده و مدت عمر هشتاد و چهار سال

حضرت شیخ ابوالنضر الرومی النخنجی بادی رحمه الله

نام ایشان محمد بن احمد بن ابی جعفر است و اصل از کرمانست گویند که سده صد و پیرا خدمت کرده و صحبت دارنضر بودند علیه السلام و در حرین و بیت المقدس و غیره ریاضتها کشیده اند و فات ایشان در سال پانصد هجری بوده و قبر در خانجیه باداست و مدت عمر یکصد و بیست و چهار سال

حجة الاسلام حضرت امام محمد بن محمد الغزالی الطوسی

کنیت ایشان ابو حامد است و لقب زین الدین اصل ایشان از طوس بوده و انتساب ایشان در تصوف بشیخ ابوعلی فارندی است جامع بودند در علوم ظاهری و باطنی و در وقت خود علم العلماء و مجتهد بودند و در مذهب امام شافعی رحمه الله و صاحب تصانیف بسیار

سل سیر یا موت النویل که جمیل مجلد است و احیاء العلوم و جواهر القرآن و کیمیای سعادت
و غیر هم و برادر امام احمد غزالی انگویند چون کتاب نخول تصنیف کرده پیش حضرت امام حسین
که استاد ایشان بودند برزید امام حسین گفتند قوزنده در گور کردی یعنی این کتاب تو
مصنوعات مرا پلوشید و ولادت ایشان در سال چهارصد و پنجاه و وفات در چهاردهم
جمادی الاخری سال پانصد و پنجاه و هجری و مدت عمر شصت و یک سال و چهار سال و
قبر در بغداد است

حضرت شیخ ابوالباس خراسی

نام ایشان احمد بن جعفر است بسیاری از شاخ صحبت داشته اند و صاحب مقامات بلند
و کرامات ارجمند بوده اند گویند در سالی که ایشان کج نمی رفتند نیز ایشان را مردم
در عرفات می دیدند وفات ایشان در سال پانصد و هشت و هجری روی داده است

حضرت حکیم سنائی غزنوی رحمه الله

کلیت ایشان و نام ابوالمجد محمد و دین آدم است از کبرای شعرای صوفیه و مرید خواجری است
هدایتی اند و با پدر شیخ رضی الدین علی لالا ابنای حسم اند چون در حدیقه حکیم بعضی ابیات
استغفر و الحاقی است و از استماع آن در دل این فقیر انکاری بهم رسیده بود روز یک
بغزنین داخل میشد بخواب و قرار داده بود که بزیر تاج حج اکابر آید تا مشرف گردد الا حکیم جان
شب پیش از آنکه داخل شود بخواب دید که در زیارت نزارات مشایخ غزنین است و گفته
میگوید که این قبر حکیم سنائی است چون آبخوار رسید قبری از سنگ سفید دید که بر آن نوشته اند
هذا قبر حکیم سنائی و درین شبهه دارد که سنی نیز نوشته بودیانه چون چنین مشاهده شد فهمیده که
اشارت آنست که حکیم سنی اند چون صباح آن زیارت کرد همان قبر به سنگ سفید بروشی که در
خواب دیده بوده مشاهده نمود و یقین شد که آن ابیات الحاقی بد هندیان بتدع است
وفات ایشان در سال سبت و پنجاه و هجری است و همین تاریخ بر قبر ایشان نوشته اند

حضرت شیخ ابو عبد الله جوینی قدس سره

نام ایشان محمد بن حمویه است از جمله مشایخ خراسانند و از اصحاب شیخ ابوالحسن بستی و بلبلوم

ظاهر و باطن اگر استه بودند و ذات ایشان در سال پانصد و سی هجری بوده و مدت عمر ایشان
نود سال

حضرت عین القضاة همدانی قدس سره

نام و کنیت ایشان ابو الفضائل عبدالله بن محمد المیاچی است و لقب عین القضاة و اصل
ایشان از همدان است و با شیخ محمد بن حمویه و امام احمد غزالی محبت داشته و خوارق و
کرامات عجیبه مثل احیاء و امات بسیار از ایشان بظهور رسیده و فضائل و کمالات از
تصانیف عربی و فارسی ایشان ظاهر است و ذات ایشان در سال پانصد و سی
و سله هجری بوده

حضرت حجة الانام شیخ الاسلام حضرت شیخ احمد جام قدس الله سره

کنیت ایشان قدوه انام ابو نصر است و نام پدر ایشان ابو الحسن و اصل ایشان از شیخ
نامق که از تواتر جام است قطب و غوث وقت مقتدای اهل طریقت و راهبهای سالکان
حقیقت و یگانه زمانه خود بودند و از فرزندان حریرین عبدالله النجلی اندک ایشان را حضرت
امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی الله عنه یوسف این است نام کرده بودند و حضرت شیخ ایوب
بودند و در است و دو سالگی توفیق یافته بکوه رفتند و بعد از هیزده سال ریاضت و چهل سالگی
ایشان را میان خلق فرستادند و ابو اب علم لدنی برایشان کشاده گشت زیاده از سته صد کاغذ
در علم توحید و معرفت و علم سر و حکمت تصنیف کرده اند که هیچ عالم و حکیم بر آن اعتراض نکرده است
و این تصانیف همه آیات و احادیث موید و موافق است و اشعار عالی در تصوف نیز
دارند و چهل و دو فرزند حق سبحانه و تعالی بحضرت شیخ کرامت فرموده بود سی و نه پسر و سته
دختر و اله اکبر بادشاه که جد و الا ماجد این فقیر اند از اولاد حضرت شیخ بودند و بعد از وفات
چهارده پسر و سته دختر ماند و این چهارده پسر همه عالم و کامل و صاحب تصانیف و کرامات
بوده اند و در شصت و دو سالگی می فرمودند که تا حال صد و هشتاد و هزار مرد بر دست من توبه
کرده اند و شیخ طبر الدین عیسی که از فرزندان ایشانند در کتاب رموز الحقائق آورده
که تا آخر عمر بر دست پدرم ششصد هزار کس توبه کرده اند و شیخ ابو سعید ابو الخیر خرقه داشتند

که از حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه بایشان رسیده بود و در آن طاعت میکردند و امور گشتند که آن خرقه را بحضرت شیخ جام رسانند فرزند خود شیخ ابو طاهر را وصیت کردند که بعد از وفات بیچند سال جوانی بنوعی بلند بالای و از شوق چشم احمد نام بنالقاء خود آید و تو در میان باران نشسته باشی البته آن خرقه را با و بده بعد از وفات حضرت شیخ ابو سعید ابو الخیر شیخ ابو طاهر بخواب دیدند که والد ایشان با بمنی از یاران به تعبیل می روند و پرسیدند یا شیخ چه تعبیل است فرمودند تو نیز برو که قطب اولیا میرسد چون روز دیگر شیخ ابو طاهر در خانقاه خود نشسته بود جوانی به آن صفت که شیخ فرموده بودند درآمد شیخ ابو طاهر در حال دریافت اعزاز و اکرام تمام نمودند اما چنانچه مقتضای بشریت است تفکر گشتند که خرقه پدر را چون از دست به هم حضرت شیخ جام گفتند ای خواهر درانت نیات روان باشد شیخ ابو طاهر را وقت خوش شد برخاسته آن خرقه را بدست خویش بحضرت شیخ جام پوشانیدند گویند که آن خرقه را بسبب دوتن از مشایخ پوشیده بودند آخر بحضرت شیخ خواجه شده بعد از آن کس ندانست که آن خرقه چه شد ایشان با شیخ ابو طاهر که صحبت داشتند اند خواهر مود و دچستی را نسبت ارادت بخندست حضرت شیخ بوده از حضرت شیخ پرسیدند که مقامات مشایخ شنیده ایم کتب ایشان دیده از بچگی مثل این حالات که از شما ظاهر میشود نه شده فرمودند که مادر وقت زیارت هر ریاضتی که دانستم که اولیای خدای کرده اند بجا آوردم و بر آن مزید نیز کردیم حق سبحانه و تعالی بفضل و کرم خود هر چه بهمه ایشان داده بود یکبار به احمد داد و ولادت ایشان در سال چهار صد و پهل و یک هجری و وفات در سال پانصد و سی و شش هجری بود و مدت عمر شریف نود و پنج سال و شیخ در موضع خبر و جام است

حضرت شیخ ابو العباس بن عریف

نام ایشان احمد بن محمد الصنهاجی اندلسی است جلدی بودند میان علوم ظاهری و باطنی چون میدان و مقتضای ایشان بسیار شدند سلطان وقت را هر اسے در دل پدید آمد ایشان را بکنور طلب داشت و در مرگش رحلت نمودند سال پانصد و سی و شش هجری

شیخ عبد السلام بن عبد الرحمن بن ابی الزبال مخفی الاشیاء
 کینت ایشان ابو الحکیم است کتب علوم صوری و معنوی نموده بودند و کتاب شیخ اسکندر
 از مؤلفات ایشان است وفات ایشان در سال پانصد و سی و شش هجری بوده و قبر در
 مراکش برابر قبر شیخ ابو العباس بن عریف است

حضرت شیخ ابوالبلیان بن محفوظ القرشی

معروف اند باین انواری صاحب مقامات و حالات علیه و در علم ظاهر و باطن کامل بودند
 و مرید بسیار داشتند وفات ایشان در سال پانصد و پنجاه و یک هجری بوده

حضرت شیخ الشیوخ عبد الاول بن شیب السجری الهروی قدس سره
 کینت ایشان ابو الوقت است مقبول خواص و غام و جامع ظاهر و باطن بوده اند و در حدیث
 شاگرد جمال الاسلام دادند و صحبت حضرت شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری
 رسیده اند و از خراسان به بغداد رفتند و عمر بسیار یافتند ولادت ایشان در ماه ذیقعد سال
 چهارصد و پنجاه و شست وفات در رباط فقیر روز بغداد و ذیقعد سال پانصد و پنجاه و سه هجری
 بوده و قبر ایشان در شومیزه متصل بغداد متصل قبر شیخ ردیم است و حضرت قطب بانی
 محبوب سبحانی غوث الثقلین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ امام است نماز جنازه
 ایشان کردند

حضرت تاج العارفین ابوالوقا قدس سره

امام ایشان کاکیش است از کبار مشائخ و بزرگان این قوم و قدوه اولیاء اکمل و مرید شیخ
 شنبکه اند و در ارشاد طالبان آیت بودند شیخ علی بیته و شیخ بقای بن بطو و شیخ عبد الرحمن
 طفتونجی و شیخ مطرب البارزانی و شیخ ماهد کردی و شیخ جاکبر و شیخ احمد بن فکله از مریدان ایشان
 اند نقل است از شیخ علی بیته و شیخ ماهد کردی رحمة اللہ که روزی شیخ تاج العارفین بالاک
 منبر در و غط بودند که حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ در مجلس ایشان حاضر شدند
 و در همان ایام بغداد آمده بودند و آوردن جوانی ایشان بوده شیخ تاج العارفین قطع
 کلام کردند و گفتند این جوان را از مجلس بیرون برید و پنهان کردند باز در و غط شدند شیخ

عبد القادر برآمد و از تاج العارفین بیرون کردند غوث اعظم امر نمودند باز آنحضرت و سایر
 مشایخ موم تاج العارفین از خبر فرود آمده اند شیخ عبد القادر را در کنار گرفتند میان دو چشم
 ایشان بوسه دادند و حاضران مجلس را گفتند بر خیزید و تعظیم کنید که این ولی خدای است
 و گفتند ای اهل بغداد امر اخراج او نه از بهر امانت او کردم بلکه از برای آنکه شما در ایشان سید
 حضرت بود که بر سر او نوری نمی بینم که شمع از مشرق و مغرب گذشته است بعد از آن فرمود
 ای شیخ عبد القادر امروز وقت است و درین نزدیکی وقت تو خواهد شد خردس هر کی باک
 کن و خاموشی کرد و دیگر خردس تو که تا قیامت در بانگ خواهد بود و دوست آنحضرت را گرفته
 گفتند ای شیخ عبد القادر مرا وقتی خواهد بود چون آن وقت بیاید مرا یا دکنی و سجاده و بیهن
 و تسبیح و کاس و عصای خود و شیخ عبد القادر دادند شیخ عمریز از گفته تسبیح که شیخ تاج العارفین
 بغوث الثقلین داده بودند چون آنرا بر زمین می نهادند یگان یگان و این خود می گشت و آن کاس
 را چون کسی نخواست که بدست گیرد خود می بست و بدست آن شخص می آمد وفات ایشان
 بعد از یازدهصد هجری بوده و قبر در موضع قلینا که از مصافات بغداد است واقع شده
 و مدت عمر هشتاد سال متجاوز است

حضرت شیخ عدی ابن مسافر الشامی النکاری قدس سره

با حضرت غوث الثقلین سید عبد القادر جیلانی رضی الله عنه و شیخ جاد دیاس که پیر حضرت
 غوث الثقلین و با شیخ عقیل مسخی صحبت داشته اند کرامات و خوارق عالیه از ایشان بطور
 آمده و چون در شام خلق بر ایشان حج شدند از آنجا بخیل مکاره که از توابع موصل است
 زادیه بنا کرده عزالت گزیدند و مردم آن دیار همه مرید و متقد گشتند و حضرت غوث الثقلین
 شیخ عبد القادر رضی الله عنه فرمودند اهل بار که بقدم تجرید از بغداد عریضت حج کردم
 جوان بودم تنها بیستم شیخ عدی بن مسافر پیش آمد و نیز جوان بود پرسید
 کجا میردی گفتم بکه گفت بیل صحبت داری گفتم من بقدم تجریدم گفت من
 نیز بقدم تجریدم با هم روانه شدیم روزی دیدم که جاریه حبشیه رجها را انداخته
 بر قمی بر سر پیش من بایستاده و تیز تیز در روی من نگرست پس گفت ای جوان از کجایی

گفتم از عجم گفت امروز مراد رنج انگندی گفتم چرا گفت باین لحظه در بلا و حبشه بودم
مراسداده افتاد که خدای تبارک بر دل تو تجلی کرد و عطا فرمود ترا آنچه عطا نه فرمود شل آن غیر
ترا از آنها که من دادم خواستم که ترا به نیم و بشناسم و گفت امروز صحبت شما ام و شب با شما انطا
خواهم کرد و روان شد او در یک طرف دادنی میرفت و مالک طرف و چون شب شد طبقه انطا
فرود آمد بر آن شش نان با سر که بونیری آن جاریه گفت خنک خدای را که اگر ام کرد مرا و بهمانا
مرا هر شب دونان فرودی آمد مشب برای هر یک و نمان بعد از آن شب ابرق آب فرود آمد
بیا شما میدیم در لذت و علا و بیت به آبهای زمین مانند نیو و پس بهان شب آن جاریه از اجدادش
و برفت چون بکه رسیدیم شیخ خدیو در طواف تجلی واقع شد و بنحو دینقا و چنانکه بعضی می گفتند
که به مرد ناگاه دیدم که آن جاریه پیش سر او ایستاده است و میگوید زنده گردانا و ترا آنگس که
میرانده بعد از آن در طواف مرا تجلی واقع شد و از باطن خود خطاب می شنیدم و در آخر
آن با من گفتند که ای عجد القادر تجریدنا هر را بگذارد و تفرید تو عین را لازم دارد و براس
نفع مردم بنشین که بار بند اسے خدا هستند که میخواهم ایشان را بر تو بر دست تو بشرف
قرب خود برسانیم ناگاه آن جاریه گفت ای جوان نمی دانم امروز چه نشان است ترا که
بر سر تو زور خیمه زده اند و تا آسمانها گرد تو در آمده اند و چشم همه اولیا از مقامهای خود
در تو خیره مانده است و همه مثل آنچه ترا داده اند میدار و بعد از آن جاریه بر رفت دیگر او
نه دیدم و فوات شیخ عدی در سال پانصد و پنجاه و هفت هجری بوده و قبر ایشان در جبل
بنکاریه است

حضرت شیخ اجد کردی رحمه الله

مرید شیخ تاج العارفین ابو الوفا اند صاحب کشف و کرامات بود و تدریس کثرت از ایشان بهره
مند شد و از معتقدان حضرت غوث الثقلین بود و در وزی شخصی بنزد مست شیخ اجد
آمد گفت اراده که معظمه دارم بر قدم تجرید شیخ کوزه خود را با و عطا نموده فرمودند هر گاه
تشنه شوی آب شیرین و هرگاه که سینه گردی تلقان باشک آینه ازین کوزه پدید آید و فوات
ایشان در سال پانصد و هشت و یک هجری بوده و قبر در جبل حمرین است

حضرت شیخ سیدی احمد بن ابوالحسن الرفاعی قدس سرہ

از اولاد اجداد حضرت امام موسی کاظم اند و نسبت خرقہ ایشان به شیخ واسطہ بھضرت شیخ شبلی
 میرسد حضرت غوث الثقلین را دیدہ اند و در ایام عبیدہ بطالع سکونت داشتند صاحب
 کشف و کرامات و مقامات علیہ و بسیار بزرگ و شایقی مذہب بود ابو الحسن علی کہ خواہر زادہ
 ایشانند گفتند روزی بر در خلوت ایشان نشستہ بودم کہ آواز کسی شنیدم چون نظر کردم
 پیش خال من شمعے تشتبہ بود کہ آن را ہرگز نہ دیدہ بودم ساعتی با ہم سخن گفتند پس
 آن شخص از روزی کہ در دیوار حضرت شیخ بود بیرون آمد و چون برق در ہوا بگذشت
 پیش سیدی درآمد و پرسیدم کہ این مرد کہ بود فرمودند او را دیدی گفتیم دیدم
 گفتند او کسی است کہ خدای تعالی بحر محیط را یوی محاطت میکند یکی از رجال اربعہ
 است ستر روز است کہ مجبور شدہ است تا خبر نہ دارد گفتسم یا سید اسی سبب مجبوری
 چیست گفتند در یکے از جزائر محیط مقیم است آنجا ستہ شبان روز متصل باران باریدہ
 بخاطر او گذشت کہ کاش این باران در آبادانی می بارید بعد از آن استغفار کرد و بسبب
 این اعتراض مجبور شد من گفتیم یا سیدی او را مجبوری خبر دار ساختی گفتند نہ شرم داشتیم
 گفتیم اگر فرامی من او را خبر دار کنم گفتند میکنی گفتیم آری گفتند سر برگیان خود فروکش چنان
 کردم آوازی بگو شسم رسید کہ یا علی سر بر آں سر بر آوردم خود را در یکے از جزائر بحر محیط دیدم
 حیران شدم بر خاستم و ہندو گہن بر ختم و آن مرد را دیدم و بر و سلام کردم و آن قصہ را
 بگفتم سوگن زمین داد کہ ہر چہ ترا بگویم چنان کن قبول کردم و گفت خرقہ مرا در گردن من
 و مرا بر روی در زمین میکش و منادی میکن کہ این ست سزای کیسکہ برخداے تعالی
 اعتراض کند خرقہ ہر گردن او کردم خواستم کہ بکشم باقی آواز داد کہ ای علی گذار کہ لا
 آسمان براے او بزاری درآمدہ اند و گریان شدہ اند خداے تعالی از خوشنود گشت
 بعد از شنیدن آن آواز بخود شدم و چون بخود باز آمدم خود را پیش خال خود دیدم
 داشتند انستم کہ چون آمدم و چون رفتسم روزی در مجلس شیخ احمد رفاعی سنا حضرت
 شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ مذکور می شد شخصے بطریق انکار گفت بس کن سیدی بجانب او

به غضب نگاه کردند فی الحال آن شخص بر رسیدی فرمودند که اگر اقدوس است که مناقب شیخ
عبد القادر تواند بیان کرد که بر تبه او تواند رسید او شخصی است که در یک جانب او دریای
شریعت و در یک جانب او دریای حقیقت است هر جا که میخواید غوطه میزنند و برادران و مردان
خود را وصیت میکردند که چون به بغداد درویش از شیخ عبد القادر کسی را نبیند چه در ایام حیات
و چه بعد از وفات که ادا از حق تعالی عهد گرفته است هر که به بغداد در آید و مر از زیارت نکند
احوال او سلوب گردد و میفرمود که هر کس که حضرت شیخ عبد القادر را ندیده وفات ایشان
رو به خشنه دوازدهم جمادی الاولی سال پانصد و هشتاد و هشت هجری بوده و بعضی گفته اند
که در سماع از دینارفته اند و مدت عمر هشتاد سال تجاوز بود و قبر در قریه ام عده بطالع

است

حضرت شیخ حیوة بن قیس الحارانی قدس سره

صاحب اوصاف جلیله و مقامات جلیله و از اجله اکابر و مرجع مشایخ کبار بودند و حضرت غوث
را دریافته شیخ ابوالحسن قریشی فرموده اند چهار کس میدانم از کبار مشایخ که در قبور خود تصرف
نمیکنند چنانچه احیا شیخ معروف کنی و سید محی الدین عبد القادر جیلانی و شیخ عقیل تنجی و شیخ
حیوة حارانی قدس الله تعالی اسرارهم و وفات ایشان در سلج جادای الاخری سال
پانصد و هشتاد و یک هجری بوده و قبر در موضع حران است

حضرت شیخ شهاب الدین سهروردی المقتول رحمه الله

نام ایشان یحیی بن حبیش است در حکمت مشائیان و اخراقیان تخریب بودند بعضی از مشایخ ایشان
را منسوب بعلوم سیمیا و بعضی بخلل در عقیده و اعتقاد فلاسفه متهم میداشتند چون به حلب رسیدند
علما به قتل ایشان فتوی دادند و بعضی گویند در حبس خفه کردند و بعضی گویند قتل و صلب کردند
و بعضی گویند مخیر ساختند میان انواع قتل چون زیارت عادت داشتند اختیار کردند که
بگرسنگی بکشند و این طلب و رشان ایشان مختلف بودند بعضی بالحد و زندقه نسبت
میکردند و بعضی بکبرایات و مقامات میستودند و مولانا عبد الرحمن جامی
قدس سره فرمودند علم بر عقل غالب بود با هر که مختل بر علم غالب باشد

وفات ایشان در سال پانصد و هفتاد و هفت هجری و مدت عمر شریف سی و هفت و یاسی و شش سال بود

حضرت شیخ جاگیر قدس سره

اصل ایشان از کردستان است و متوطن نواحی سامره بودند شیخ تاج العارفین ابو الوفا طایفه خود را بدست شیخ علی بیتی بجهت ایشان فرستاده بودند و تکلیف حضور نکردند و گفتند که من از خدای تعالی درخواستم که جاگیر را از جمله مریدان من گردانند قدامی عز و جل و در این بخشید حضرت غوث الثقلین را در یافته بودند و صاحب کرامات عالییه بودند و وفات ایشان در سال پانصد و نود و هجری و قبر در نواحی سامره است

شیخ عبدالرحیم مغربی قدس سره

کنیت ایشان ابو محمد و اصل از مغرب زمین است از سادات حسنی و اعیان مشایخ منزه و صاحب کرامات و مقامات علییه بودند و زمی شیخ طهارت میکردند شخصی بنجد مست ایشان آمده التماس نمود که شیخ به آبی که طهارت نموده بودند اشارت کردند و از آن آب بخور و حالیکه از و سبب شده بود باز یافت و ایشان میفرمودند که شیخ عبدالقادر از اعیان دنیا و دنیا دار است و وجود است وفات ایشان در سال پانصد و نود و هجری بوده است و مدت عمر هفتاد و سه سال و قبر در موضع قنی واقع شده که از توابع کاشمر است

حضرت شیخ ابوعلی بن مسلم قدس سره

از کبار مشایخ عراق اند و صاحب تالیفات و مؤلفیه که ایشان از جمله ابدالان بودند و در تجرید بکمال داشتند و همیشه مراقب و گریان میبودند و وفات ایشان در سال پانصد و نود و هجری بود و مدت عمر نود و سه سال

حضرت شیخ نظام کنجی قدس سره

مولد ایشان کنجه است و عالم بوده اند و علوم ظاهر و باطن و از مریدان مشایخ ریحانی اند و عمر گرانمایه از اول تا آخر به تقاضای و تقوی و عزت گذرانیده اند و صاحب کشف و کرامات بوده اند و از ملات سلاطین اجتناب داشته اند بلکه سلاطین را بنجد مست ایشان

رجوع بخود وحق بقصد شیخ را در سخن قدرت تمام داد و اشارات ایشان تمام حقیقت کشف
 بمریان مبارک است و این از جمله اشارات شیخ است ابیات چون بعد جوانی از بر تو نبه
 در کس بندم از بر تو نبه بعد را بدرم فرستادی بمن نمی خواستم تو میدادی چونکه بودر که
 تو گشتم بهر چه از آنچه ترسیده ام دستم گیر به وفات ایشان در سال پانصد و نود و شش
 هجری بوده و قمر در گنجه است

حضرت شیخ عبداللہ القرطبی الماسمی قدس سرہ

تمام ایشان محمد بن ابراہیم است صاحب کرامات و مقامات بلند عالم معلوم غامبری و باطنی
 بوده اند و در زمان خود تصرف تمام داشتند و صحبت شیخ صباغ رسیده بودند و وفات ایشان
 در سال پانصد و نود و نوبہ ہجری روی داده

حضرت شیخ

کنیت ایشان ابو محمد بن ابی نصر است مرید سراج الدین محمود بن خلیفہ اندو با شیخ ابو نجیب
 سرور روی و رسل صبح بخاری شریک بودند و تصانیف بسیار دارند از ابنخلع تفسیر عرسل
 است کہ در آن بس نکتهای دقیق و اشارتہای لطیف مندرج است و در وجد و ذوق
 و استغراق حالت تاملی داشتند و پنجاه سال در جامع عتیق شیراز عطا گفتند و مجلس نهادند
 گویند و را در آخر عمر از وجد و سماع باز ایستادند شیخ ابو الحسن گرد و یہ گفته در دعوت بعضی صوفیہ
 با شیخ روز بہان یکجا شدم و بر حقیقت حال او مطلع بودم در خاطر آمد کہ در علم و حال از او
 زیادہ ام بر سر من مطلع شد گفت ای ابو الحسن این خطرہ را از خود دور کن کہ امروز
 پنجکس باروز بہان برابر نیست و ادیگاہ زمان خود است وفات ایشان در نصف
 محرم سال ششصد و شش ہجری روی داده

حضرت شیخ روز بہان بقلہ

صحبت و اخضر علیہ السلام بودند و شصت سال از فائدہ کہ در شیراز داشتند جز بہ او اسے
 نماز جمہ و کفایت مراتب بیرون نیامدند و در علم و تقوی کامل بودند و وفات در آخر محرم سال
 ششصد و شش ہجری

حضرت شیخ ابوالسحاق اغرب قدس سره

نام ایشان ابراهیم بن علی است و از ایمان مثل شیخ بطالع و صاحب کرامات و مقامات عالیله
جامع میلان علوم ظاهری و باطنی و شافعی مذہب بودند و بجهت غلبه استغراق اکثر مراقب می نشستند
گویند سال رو بجانب آسمان نه کردند اگر شیر می آمد و سر بر پای شیخ می مالید و ایشان میفرمودند
که شیخ عبد القادر رسید است امام صدیقان و محب عارفان و قدوه سالکان است و قاضی
ایشان در سال شش صد و نهم هجری بوده و قبر در بطالع است

حضرت شیخ ابوالحسن کردویه قدس سره

کنیت ایشان ابوالحسن و نام علی بن حمید الصعیدی خوارق بسیار و کرامات بسیار از ایشان
ظاهر شد و پدر ایشان رنگریز بوده و میخواست که پسر نیز رنگریزی کند و ایشان را گران
آمد و بخدمت صوفیه رفت و آمد داشتند روزی پدر ایشان آمده دید که جامه های مردم را
رنگ نه کرده اند در غضب شد و در دکان تقارای بسیار بود و در هر یکی رنگی چون غضب
پدر را دیدند همه جامه ها را اگر در یک تقارن نهادند غضب پدر زیاد شد گفت جامه های مردم را
ضلع کردی هر یک رنگی خواسته بودند تو همه را در یک رنگ کردی شیخ ابوالحسن دست در
تقار کرده همه را به یکبار پیرون آوردند هر یکی را آن رنگ شده بود که صاحبش خواسته بود چو
پدر آن بدید به سلوک راه صوفیه باز گذاشت و از رنگریزی معذور داشت و قاضی
ایشان در پانزدهم شعبان سال شش صد و دوازده هجری بوده و قبر در رمی است از
توابع مصر

حضرت شیخ ابن صباغ رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو محمد است صاحب اسرار و معارف و کرامات و خوارق در زمان خود از
مشاهیر بود و در صحبت حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی رسیده اند و فائده گرفته اند
مرید شیخ علی هسینی بودند و ایشان مرید تاج العارفین ابو الوفا و ایشان مرید شیخ ابو محمد ششک و
ایشان مرید شیخ ابوبکر بطالع قدس الله اسرارهم و فرقه که حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه در
واقع بشیخ ابوبکر بطالع داده بودند و از شیخ علی بن هسینی بایشان رسیده از ایشان غائب شد

وفات ایشان در سلخ ذیقعد و سال شش صد و نوزده هجری بوده و قبر در باب المصطفى است

حضرت شیخ یونس بن یوسف سیانی

طالبان یوسفیه بایشان منسوب است صاحب کرامات و مقامات عالیہ بودند وفات ایشان
در سال کشش صد و نود و هجری بود

حضرت شیخ علی بن اوریس یعقوبی رحمہ اللہ

کفایت ایشان ابو الحسن است و نام علی صاحب معارف و اسم او احوال و مقامات عالی
بودند و ایشان اندک گفته اند چهار کس را شام از ادیبای خدای که در قبور خود تصرف میکنند
چنانکه زند ما شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی و شیخ معروف کرخی و شیخ عقیل متینی و شیخ حیوایه بن قیس
خراسانی این مقدمه در ذکر شیخ حیوایه نیز مذکور شده و وفات ایشان در سال ششصد
و بیست و یک هجری رومی داده

حضرت شیخ فرید الدین عطار

اصل ایشان از قریه کدکن است از مضافات نیشاپور و هشتاد و پنج سال در نیشاپور بود
میدشخ نجم الدین بغدادی اند و در ابتدا قریه بردست شیخ زکریا الدین آکات کرده اند و محبت
بسیاری از اکابر مشایخ را در یافته اند و بعضی گفته اند که او یسی بودند صاحب وجد و سماع و از
بزرگان صوفیه اند مولانا جلال الدین رومی فرموده اند که نور منصور بعد از صد و پنجاه سال
بر روح فرید الدین عطار تجلی کرده مربی او شد و حضرت مولانا عبد الرحمن جامی گفته اند آن قدر
اسرار توحید و حقائق و ذوق که در شویات و غزلیات عطار است در سخنان هیچ یک
از این طائفه یافته نمی شود کتاب تذکرة الاولیاء و آئین نامه و میسر نامه و منطق الطیر از تصانیف
ایشان است ولادت ایشان در شعبان سال پانصد و سیزده وفات در سال
شش صد و هفت و هجری بوده در دست کفار در سن یک صد و بیست و یک
سالگی بهر چه شهادت رسیده اند

حضرت شیخ ابن خارص المصری

لنیت ایشان ابوفض است و لقب شرف الدین و نام عمر بن فارض الحموی ولادت

و سکونت ایشان در مصر بود از فیله بنی سعد اند و قصیده ناصیه فارضیه از ایشان است چون این
قصیده را تمام کردند شبی پیغمبر علیه السلام را بنحو آب دیدند که از ایشان می پرسیدند قصیده خود را
تمام کرده چه نام کردی گفتند لواطح الجنان در دواخ الجنان فرمود اند نظم السلوک نام کن همچنان
کردند که حضرت رسالت پناه صلعم فرموده بودند وفات ایشان در دوم جادی الاولی سال شش صد

دوسی و دو بجزی روستا داده

حضرت شیخ اودالدین الکرماتی قدس سره

مرید شیخ رکن الدین بنجاسی آمد و ایشان مرید شیخ قطب الدین ایبری و ایشان مرید شیخ ابوالنجیب
عبدالقادر سروردی اند قدس الله اسرارهم و به صحبت شیخ محی الدین عربی رسیده اند گویند
ایشان از ابشاه که حال ظاهری سیل تمام بود شیخ شمس الدین تبریزی از ایشان پرسیدند که
در چه کاری گفتند راه را در طشت آب می بینم فرمودند اگر بر قناییل نه داری چرا بر آسمان نمی بینی
و پیش مولانا جلال الدین رومی گفتند شیخ اودالدین شایه باز بود اما پاکباز بود و مولوی فرمود
کاش کردی و گذشته وفات ایشان در سال شش صد و سی و پنج بجزی بوده

حضرت مولانا شمس الدین تبریزی

نام ایشان محمد بن علی بن لک داده است گفته اند که هنوز در مکتب بودم پیش از بلوغ اگر چه در
برمن میگذاشت از حقیقت سیرت محمدی مرا آرزوی طعام نمی شد و اگر سخن طعام می گفتند بدست
سرمخ آن میکردم مرید شیخ ابوبکر سلیمان تبریزی آمد و بعضی گویند که مرید بابا کمال خجندی
بودند و بعضی گویند مرید شیخ رکن الدین بنجاسی آمد و حضرت مولانا عبد الرحمن جامی فرموده اند
احتمال دارد که به صحبت هم رسیده اند از همه تر بهیت یافته باشند مولانا جلال الدین رومی که
یگانگی و یک جویی با ایشان بوده و پیشه با هم صحبت میداشته اند و در اشعار خود همه جمله ستایش
ایشان کرده اند و اکثر در خلوت روز و شب بصوم وصال می نشسته اند وفات ایشان

در سال شش صد و چهل و پنج بجزی بوده است

شیخ ابوالنصیر جمیل یعنی قدس سره

از کبار مشایخ و بزرگان این قوم صاحب کشف و کرامات اند و اوایل از طاعا الطرق بودند

روزی در کسین قافله شسته انتظار می کشیدند غنیمت که با قنقیری میگوید ای آنکه چشم بر قافله دارم
و دیگری را چشم بر پشت درم ایشان این اثر عظیم کرده توبه نمودند از آن عل باز ایستادند و صحبت
شیخ نهان الاطمینانی رسیده به مرتبه دلایست فاکر گردیدند بعد از آن شیخ کبیر علی ابدل رسیده التماس
صحبت کردند و شیخ قبول فرمودند روزی برای بهیضم بصحرای رفتند و در آنز گوشه باغچه بودند چون
بجمع کردند بهیضم مشغول شدند شیر دراز گوش را بیدید چون بهیضم آوردند که بار کنند دیدند که شیر
دراز گوش را کشته روی بشیر کرده گفتند که بهیضم خود را بر چه یار کنم سوگند به عزت
معبود که پشت تو با خواهم کرد بهیضم را جمع کرده پشت شیر نهادند او را رانده تا نزد یک شهر
آوردند بعد از آن گفتند هر جا خواهی برو و وفات ایشان در سال ششصد و پنجاه و یک

هجری ردی داده

حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی

نام ایشان علی بن عبد الله و اصل از مغرب از سادات حسینی اند و ساکن بودند در اسکندریه
جمع کثیری از بنابه صحبت ایشان پیوسته اند از کبار اولیای و عظمای شایخ بودند گفته اند یکبار
هشتاد و روز گرسنه بودم در خاطرم گذشت که مرا ازین کار نصیبی نشد ناگاه زنی دیدم که از زلف
بیردن آمد بنایت خوب روی گوئیاری و اولوز آفتاب بود و میگفت نحسی هشتاد و روز گرسنه بود
ایستاده تا بر خدای تعالی میکند بمل خود و شش ماه بر من گذشت که طعمای نه چشیده ام
گویند اول یک قهوه خور و ایشان بودند وفات ایشان در سال ششصد و پنجاه و چهار
یا شش هجری بوده در راه که منظمه در محرابی که آب شور داشت چون ایشان را آنجا نکرده
برکت ایشان آب آن سرزمین شیرین گشت

حضرت شیخ علی انخار قدس سره

از مشایخ کبار عراق اند و صاحب مقامات جللیه شهادت ایشان در سال ششصد و پنجاه
و شش هجری بوده

حضرت شیخ عبد الله بلبانی قدس سره

لقب آفتوده اولیای اکمل احوال الدین و نام پیر ایشان ضیاء الدین مسعود بن محمد بن علی

ابن احمد بن عمر بن اسحاق بن شیخ ابوعلی دقاق است قدس الله ارواحهم و شیخ عبد الله رطیلانی
 معروف را از پدر خود دارند و پدر ایشان به چهار واسطه از شیخ ابو نجیب سمرودی و به صحبت ملا
 ابوبکر عدانی پیوسته از ایشان نیز بهره تمام حاصل نموده اند و به رایشان میگفته اند که من آنچه
 الاخذ ای خود خواسته بودم بعد از الله و او ندو آنچه بر من مقدار و در کجاشا و در مقدار و در
 کجاشا و در شیخ از بزرگان و موهبتان این طائفة و صاحب کرامات بلند مقامات از جمله
 فرموده اند که بیک آه که بر آرم صد هزار چون منصور حسین پیدا کنم و شیخ فرموده اند که در
 نماز و روزه و ایامی شب است این جمله اسباب بندگی است درویشی نه ریختن است
 اگر این حاصل کنی واصل گردی و این رباعی از اشعار ایشان است رباعی ناهق بد و چشم
 سر زینم مردم به از پای طلب می نشینم مردم به گویند خدا چه چشم سرتوان دیدن آن ایشانند
 چنینم مردم به وفات ایشان روز عاشورا سال شش صد و هشتاد و شش هجری واقع شد

حضرت شیخ لیس المرفی السود قدس سره

ایشان کسب جامی را استمرار خود ساخته بودند اما از اهل کربلاست و ولایت بوده اند امام
 محی الدین نوادی از جمله مریدان و معتقدان ایشان بودند و به صحبت و خدمت ایشان بزرگ
 می جستند وفات ایشان در ربیع الاول سال شش صد و هشتاد و هفت هجری بوده
 و مدت عمر هشتاد سال

حضرت شیخ عقیف الدین تلمسانی

نام ایشان سلیمان بن علی است بعضی از فقهای ایشان را بزمند و الهاماد منسوب داشتند اما صوفیه
 بزرگ داشتند و حضرت مولانای عبد الرحمن جامی فرموده اند که هر که اندک چاشنی از مشرب
 این طائفة چشیده باشد که سخن او در شرح منازل السائرین که تصنیف شیخ الاسلام است به
 قدر بنی بر فوائد علم و عرفات است گویند که مجلس سماع حاضری شدند و رغبت تمام بآن شدند
 و خود می نمودند وفات ایشان در سال شش صد و نود و هجری بوده است

حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمه الله

لقب ایشان مشرف الدین و نام مصلح الدین بن عبد الله است و تخلص سعدی در علوم

ظاهر و باطن و نظم و شریعت و کمال و مجاورت شریفه شیخ ابو عبد الله خلیف بوده اند قدس الله سره
 بار از یارتر حرمین شریفین پیاده رفته اند و اکثر اقالیم را گشته اند و بهندوستان رسیده
 بت سومات را شکسته اند و صحبت شیخ شهاب الدین سهروردی و بسیارے از اکابر ادب و ریاضت
 اند و در بیت المقدس و بلاد شام مدتی سقائی کرده اند و قتی بایکے از اکابر سادات فی الجمله
 و گوی و قشقدان شریف حضرت رسالت پناه صلعم را بنحو اب و دید که او را عتاب کردند
 چون بیدار شد پیش شیخ آمد و عذر خواست و تصانیف ایشان همه مشهور و مقبول است
 و این از جمله شمر ایشان است غزل من ندانستم از اول که تو بمیر و وفائی به عهد نبستن از
 چه که بندی و نه پائی به گفته بودم چو بیانی غم دل با تو بگویم به چه بگویم که غم از دل برود و جنت
 بیانی به دوستان عیب کنندم که چرا دل بتو دادم به باید اول بتو گفتن که چنین خوب چرائی
 شیخ را باید ازین خانه برون بردن و کشتن به تا که همسایه ندانند که تو در خانه مائی به وفات ایشان
 شب جمعه ماه شوال سال ششصد و نود و یک هجری بوده و قبر در بیرون شهر
 خیره از است

حضرت شیخ حسن بلغاری قدس سره

اصل ایشان از نخوان است و صاحب جذب و مقامات عالیله بوده اند و نسبت ارادت
 ایشان بر دو واسطه شیخ ابوالنجیب سهروردی میرسد در سن سی سالگی نائب شده در نیکام
 در آمده اند و کثافت عالم را سیر نموده اند و وفات ایشان و رسال ششصد و نود و هشت
 هجری بوده و مدت عمر نود و سه سال و قبر در سرخاب تبریز است

حضرت شیخ ابو محمد مرجانی

نام ایشان عبد الله بن محمد است و اصل از مرجان مغرب زمین ابواب علوم الهی و انوار بانی
 برده می ایشان کشاده بود و از بزرگان این قوم اند و وفات ایشان و رسال ششصد
 و نود و نه هجری بوده

حضرت ابن طهرت اندلسی

بیت ایشان ابو عبد الله است و هجرت کرده اند و در واداشته اند که متبار و نوری بجاه

اسبوع طواف میکردند وفات ایشان در رمضان سال هفتصد و هفت هجری بوده و مدت عمر ایشان
نود سال و چهار ماه و پادشاه عصر از سادات مندی و کمال اخلاص که بخندست ایشان داشت جنازه شیخ
را بر دوش خود گرفت

حضرت شیخ شمس الدین قدس سره

نام ایشان محمد بن احمد و تاهای صوفی است قبل از مذهب بوده و مدت وفات ایشان در سال هفتصد
و یازده هجری روستا داده

حضرت شیخ عماد الدین رحمه الله

نام ایشان احمد بن شیخ الحارثیه ابراهیم بن عبد الرحمن است و اصل از واسطه در علم تصوف تصانیف
بسیار دارند وفات ایشان در هفتصد و یازده سال هجری بوده و مدت عمر پنجاه و چهار سال

حضرت شیخ سلمان ترکمان قدس سره

در دمشق بوده اند کم میگفتند و کم از جای برینجا ستند و کم می گفتند و علمای ظاهر با جمالت و بزرگی نیازند
سلوک بایشان میکردند با وجود آنکه در ماه رمضان چیزی نخوردند و نماز نمیکردند اما کشف و اطلاق بر
مغیبات بسیار داشتند و این طایفه را ستر مال خود ساخته بودند وفات ایشان در سال هفتصد و چهارده هجری

حضرت شیخ نجم الدین قدس سره

نام ایشان عبد الله بن احمد بن محمد الاصفهانی است صاحب مقامات و مناقب عالیله شاگرد
ابو العباس المرسیی الشاذلی و مدتی مجاور که مضطرب بودند وفات ایشان بکه مقطمه در جادی الاربعه
سال هفت صد و بیست و یک هجری بوده و مدت عمر هفتاد و شش سال

حضرت شیخ اوحی اصفهانی

گویند ایشان از جمله اصحاب شیخ اوحی الدین کرمانی اند و بر سر پستی جام داشتند با مذهب از ایشان است
و اکثر اشعار ایشان در تصوف و حقیقت است و این میراث ایشانست بیت اوحی شمس الدین
سخنی دین آشی رو نیک بختی دیدند وفات ایشان در سال هفتصد و سی هفت هجری بوده و قبر در مراغه تبریز است

حضرت مولانا محمود زاهد عارفی قدس سره

لقب ایشان جلال الدین است در علوم ظاهر و باطن و در ولایات نظام الدین همدانی و در بیست و شش سال

سنت و شریعت بر تئیه مالی رسیده بودند در تقوی و ورع جهد مبلغین نمود و وفات ایشان در ماه
یکم سال هفتصد و هفتاد و هشت هجری بوده و قبر در مرغاب هرات است

حضرت مولانا زاهد مرغابی رحمه الله

نام پدرایشان شیخ علی بن شیخ ابوبکر بن شیخ احمد بن شیخ محمد شاه بن شیخ محمود بن شیخ سبیل تابا دی
است و تابا دی است از قول جامع در علوم ظاهر شاگرد مولانا نظام الدین هردی بوده اند
اما بواسطه متابعت سنت و آداب شریعت ابواب علم باطن برایشان مفتوح گشت و کرامات
و مقامات عالیه از ایشان بظهور آمد و ادبسی بودند از روحانیت شیخ احمد جام و پیوسته زیارت
روفته حضرت می نمودند و در مدت هفت سال پیاده و پاسبی برهنه از تکیا دی به روفته متبر که ایشان
قرآن خوانده میرفتند و از برکت روحانیت حضرت شیخ بطلب اقصی و مرثیه ام علی فائز گشته حضرت
خواجه بهاؤ الدین نقشبند قدس الله سره چون به مجلس ایشان رسیدند مولانا حضرت خواجه پرنسبه
که چنانچه نام دارید خواجه فرمودند که بهاؤ الدین نقشبند گفتند از براس ما نقشه به بندید خواجه
فرموده اند که آدمیم که نقشه ببریم و دوروز با هم صحبت داشتند و حضرت تبو صاحبان
انار الله بانه کمال اخلاص و ارادت در خدمت مولانا داشتند بلکه مولانا مری صاحبان
بودند وفات ایشان نیمه روز پنجشنبه سلخ محرم الحرام سال هفت صد و نوز و یک هجری
بوده و قبر در موضع تابا دی است

حضرت خواجه حافظ شیرازی

نام ایشان محمد است و لقب بمس الدین حضرت مولانا عبدالرحمن جامی فرمودند پناه جو و آنکه معلوم
نیست که نظر هر دست ارادت به پیری داده باشند اما ایشان را سان آیت به گفته اند
و آثار حقائق و معارف در دیوان ایشان بسیار است و در تذکره عبدالقادر بهانه از
خدمت شیخ نظام الدین انتی نقل کرده است که خواجه حافظ مرید حضرت خواجه بهاؤ الدین
نقشبند اند و اکثر تفاضلی که از دیوان حقیقت بیان ایشان نموده میشود موافق مطلب می آید
چنانچه چنانکه بگوید شاه که در ایام شاهزاده گی بسبب آزر دگی والد خود جدا شده در آله آباد می بود
و تردد داشتند و اینکه بلازمست به عالیقدر بودند و دیوان حافظ را طلب نموده فال کشاد و این قاضی آمدند

غزل

چرا نه در پی عزم و یار خود باشم	چرا نه خاک ره کوی یار خود باشم
غم غریبی و غریب چو بر نمنی تا بم	به شهر خود روم و قصر یار خود باشم
ز محرابان سدا پد ده وصال شوم	ز نهنگان خداوندگار خود باشم
چو کار عمر نه پیدا است باری آن اولی	که روز واقعه پیش نگار خود باشم
بود که لطف ازل بهمنون خود حافظ	و گرنه تا به ابد شر سار خود باشم

و بموجب این فال بی تا بل و اجماع بر سرعت روانه شده بلازمست ایشان شرف گشتند
و قضا را بعد از شش ماه اکبر بادشاه فوت کردند و ایشان بادشاه شدند این فقیر
به خط حضرت جهانگیر بادشاه دیده که در حاشیه دیوان حافظ این مقدمه را نوشته اند
وفات ایشان در سال هفت صد و نود و دو هجری بوده و قبر در شیراز است

حضرت مولانا ظهیر الدین خلوی قدس سره

جامع بودند میان علوم ظاهر و باطن مولانا زین الدین ابابکر تابیادی میفرمودند امر و زور زیر
فلک مثل ظهیر الدین نمیدانم و میباشیخ سیف الدین در سال هفت صد و هشتاد و سه
هجری بوده و قبر شیخ در مزار خلوتیان بر سر ملگازرگاه است وفات ایشان در سال
هشت صد هجری و قبر در جوار قبر شیخ سیف الدین است

حضرت شیخ کمال خجندی قدس سره

بسیار بزرگ و صاحب حال بودند و خود را در لباس شعر و شاعری پوشیده میداشتند و ترک
و تجرید ایشان بکمال بوده چنانچه گویند در تبریز راویه داشتند که در آنجا بسری بردند چون بعد
از فوت ایشان آنجا دیدند بغیر از یوریل می که بران می شستند و سنگی که زیر سری آنها دیده
بودند و وفات ایشان در هشت صد و سه هجری بوده و قبر در تبریز است و بر قبر ایشان این
بیت نقش کرده اند بهیت کمال از کعبه رفتی بر در یار و هزارت آفرین مردانه رفتی

حضرت مولانا محمد شیرین

شخص ایشان مغربی است میر شیخ اسمیل سی اندو شیخ اسمیل از اصحاب شیخ فخر الدین عبدالرحمن

اسفرانی و از معاشران و معاصران شیخ کمال فحندی بوده اند و قات ایشان در سال هشت صد و نهم هجری است و مدت عمر شصت سال و این غزل نیز از جمله اشعار ایشان است غزل

از جنبش بحر قدم بر خاست موج بیدد وز موج بحر بیکر آن صحراد دریا شد عیان اندر جهان بیدد و واحد احد نبود ولی لیکن جهان جسم و جان گرچه شد از دریا عیان اندر سرای لم یزل باشد ابروین ازل اندر یکی صدین نمان در صدیکی را بن عیان من بر مثال بایم افتاده از دریا بردن وقت سست کان خورشید باوان ماه ماهید با آن آفتاب مشرقی پیدا شود در مغرب وز موج دریای ازل برست صحرا سیه صحرا یقین دریا شود چون یابد از دریاد در خط ملک صد احمد بود عین احد بر روی بحر بیکر آن باشد چو در دریا بر سر دریم آرد دائره از پیش بر خیزد عدد از صدیکی گفتم بدان صدر از یک یک از صد باشد که موجی در رسد باز م بریا در کشد از برج دل طالع شود از اندرون سر بزند گر مغربی را آینه پنهان نباشد در غمد	
---	--

حضرت شاه قاسم انوار قدس سره

اصل آن بساطت آب از ازربایجانست مولد و نشاء تیریز در ادل حال نسبت ارادت
شیخ صدرالدین اردبیلی داشتند بعد از آن بصحبت صدرالدین علی یمنی که از مریدان او و حلقه
کرامانی بودند رسیده اند و در او احوال انپوره حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند را دیدند و با ایشان
صحبت داشتند و یوان اشعار ایشان شکل بر حقائق و معارف و اسرار است و در باب
مریدان ایشان ایشان حضرت مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره فرمودند که فقیر بعضی از
ایشان را دیده و احوال بعضی را شنیده اکثری از رقبه دین اسلام خارج بودند و بدائرتہ ایت
و تہادن بشرع و سنت داخل فرموده اند کہ می توان بود کہ چون فتوح و نذر و در بسیارے
میرسید و ہمہ را صرف لنگر و مریدان و درویشان می شده و اصحاب نفس و ہوا را مقصود
در انجام حاصل بوده بدین جہت جامعہ بباک نیز خود را در زمرہ مریدان ایشان داخل ساخته
باشند و آن سیادت منزلت این ہمہ پاک بود و مریدان حضرت شاه مدد نیز در ہندوستان
این حال دارند اکثری بپاک مدقات ایشان در سال شصت و ہشت ہجری بوده و نیز در ہندوستان

شیخ زین الدین خوانی رحمہ اللہ

کنیت ایشان ابو بکر است جامع بوده اند میان علوم ظاہری و باطنی و از اول تآخرونین است
برجاء شریعت و متابعت سنت یافته بودند و حضرت مولانا عبد الرحمن جامی فرموده اند کہ متابعت
سنت بزرگترین کرامتی است پیش این طائفه و شیخ زین الدین خوانی مرید شیخ نور الدین عبد
قریشی مصری اند و ایشان مرید شیخ سیف کورانی و ایشان مرید شیخ تاج الدین حسن شمشیری و
ایشان مرید شیخ محمود صفائی و ایشان مرید شیخ عبدالصمد نظیری و ایشان مرید شیخ علی برغش و
ایشان مرید شیخ شہاب الدین سروردی گویند در آخر حیات ایشان را داروی رسیده
کہ شبانہ روز بالکل از خود غائب بودند و چون از ان غیب ایشان را با ندآوردند قریب یکسال
خاموشی بر ایشان غالب بود و سخن کم میگفتند و فوات ایشان در شب یکشنبہ دوم شوال سال
ہشت صد و سی و ہشت ہجری بودہ و بعد از وفات ایشان سہ جافعل کردہ احوال قبر شیخ در
ہرات است نزدیک عید گاہ و عمارت عالی بران خستہ اند

حضرت سید برج الدین قدس سرہ

لقب ایشان شاہ مارہست و مرید شیخ محمد طینور شامی نسبت ارادت ایشان بسبب کبر سن
یا بہت دیگر بیخ یا شش واسطہ ہجرت رسالت پناہ مسلم میرسد غرائب احوال و عجائب الطوار
و مقامات بلند و کرامات ارجہند داشتہ اند و بزرگی حضرت شاہ مار زیادہ از انست کہ در
تحریر و تقریر آید گویند و از وہ سال طعام نخوردند و یا سیکہ یکبارہ پو شدند دیگر احتیاج
شستن نمی شد و ہمیشہ سفید و پاکیزہ میماندند و شیخ عبدالحق دہلوی فرمشتہ اند کہ ایشان در مقام
صمدیت بودند و آن مرتبہ ساکنان است و از بہت جمال بکمال کہ حق تعالی بایشان عطا
فرمودہ بود ہر کہ نظر بر روی مبارک ایشان افتادی بس بی اختیار سجد کردی و از بہت
ہمیشہ برق بر روی خود می انداختند و فوات ایشان ہفتم جمادی الاولی سال ہشت صد
و چہل ہجری بودہ و قبر ایشان در موضع کن پور کہ از توابع قنوج است واقع شدہ و ہر سال
در ماہ جمادی الاولی کہ عرس ایشان است قریب ہر پنج شش لک آدم مرد و زن صغیر
و کبیر از اطراف و جوانب ہندوستان در ان روز بہ زیارت روضہ شریفہ ایشان

با علمای بسیار جمع میشوند و همه نذر و پند می آورند و کرامات و خوارق عجیبه و غیره احوال نیز نقل میکنند و از چهار حصه اهل هندوستان از وضع و شریف و دو حقه مرید حضرت پیر و تکلیف غوث اعلین شاه محی الدین سید عبدالقادر جیلانی انداما اشرف بیشتر و یک حصه مرید شاه داراما ابلات بیشتر و نیم حصه مرید حضرت خواجه حسین الدین چشتی و نیم حصه مرید حضرت محمد بابا و الدین گریا ثانی قدس الله اسرارهم

حضرت مولانا جلال الدین یورانی

کنیت ایشان ابو زید است بعد از کسب علوم ظاهر برکت متابعت سنت در مایه شریعت بر تبه اعلی رسیدند و اکثر به کفایت مهات مسلمانان بقدر امکان کوشش می نمودند بهر که رجوع بالستی کردند و بآنجا میرفتند اگر چه بظاهر دست ارادت به پیر نه داده اند اما او سی بودند چنانچه میفرمودند هرگاه مرا اشکالی می افتد روحانیت حضرت رسالت پناه صلعم بواسطه رفیع آن میکنند گویند روزی از اصحاب خود شانه طلبیده اند و گفتند حضرت رسالت پناه صلعم فرموده اند که بازید گاهی محاسن خود را نشان میکنید ایشان به صحبت مولانا حضرت ظمیر الدین خلوتی رسیده و مستقد طریق ایشان بودند حضرت مولانا عبد الرحمن جامی اکثر پیش ایشان میرفتند چنانچه گفته اند روزی با جماعتی بزیارت مولانا جلال الدین یورانی رفیق وقت بازگذاشتن یکی از ایشان را در خاطر گذشته بود که اگر مولانا را کرامتی هست میباید که پاره کشمش تبرک بمن بده چون روانه شدیم آن شخص را آواز دادند که یک ساعت باش بنمانه درون رفته یک طبق سویه برون آوردند و باو دادند و گفتند معذور دار که در باغهای ما کشمش نمی باشد وفات ایشان در شب دوشنبه دهم ماه ذیقعد سال هشت صد و شصت و دو هجری بوده

حضرت خواجه شمس الدین محمد الکو سوی اجماعی قدس سره

کو سو قصبه ایست از توابع هرات که ولادت ایشان در آنجا واقع شده و از اولاد بزرگوار حضرت شیخ الاسلام احمد اجماعی الناقی اند قدس الله سره جامع بودند بعلوم ظاهر و باطن و بنده است شیخ زین الدین خانی بسیار میرفتند و بصحبت شیخ بابا و الدین عمر نیز بسیار میرسیدند مولانا سعد الدین کاشغری و مولانا شمس الدین محمد سعد و مولانا جلال الدین یورانی و غیرهم

از عزیزان که در آنوقت بودیم به مجلس ایشان حاضر میشدند معارف و لطائف خواجہ را استخوان
 میگردند در آشنای و غلط و مجلس سماع خواجہ را وجدی عظیم میرسید و میسمای بسیار میزدند و مجلس را
 اثر میکرد و اکثر صحبت ایشان چیزی که در خاطر کسی میگذشت آنرا برده می که غیر از کسی نیست
 اظهار نمود و وفات ایشان در روز شنبه بیست و ششم جادوی الاولی سال شصت و شصت
 و ستہ هجری بود و در قبر ہرات نزدیک مسجد جامع قریب مزار نقیہ ابو یزید مرعی است

مولانا شمس الدین محمد رومی

اصل ایشان از قریہ روج است و آن بر تہ فرستے ہرات واقع شدہ از کبار مریدان مولانا
 سعد الدین کاشغری اند و ہم بنیرہ حضرت مولانا می جای ایشان گفتند کہ مرا ہمیشہ آرزو ہے ان
 میبود کہ پیغمبر صلعم را بنحو اب ہنرم روزی بہ خدمت والدہ خود رفتم ایشان کتابی در پیش داشتند
 و میخواندند کہ ہر کس این دعا را شب جمعہ چند بار بخواند پیغمبر صلعم را بنحو اب بیند اتفاقاً آن شب
 آئینہ شب جمعہ بود نہ خدمت خواندن دعا از والدہ خود گرفتہ بجلو تہانہ خود رفتم و مشغول شدہ
 با شراط نیز دعا را خواندم و نیز شنیدہ بودم کہ ہر کس شب جمعہ سہ ہزار مرتبہ درود بپڑول
 علیہ الصلوٰۃ والسلام ہفت مرتبہ آن سرور را بنحو اب بیند این عمل نیز کردم چون بنحو اب رفتم در واقعہ
 دیدم کہ در سراسے خود درآمد و والدہ من ایستادہ مرا گفت من انتظار تو ہے بر دم اینک
 رسول صلعم بخانہ ما آمدہ اند بیایا تا در خدمت آنحضرت بر م پس دست مرا گرفتہ بجاسے کہ
 آنحضرت نشستہ بودند بر دم دیدم کہ آنحضرت نشستہ اند و جمعی کثیر در گرد و پیش آن سرور
 نشستہ و ایستادہ اند و مکاتبات نوشتہ بر اطراف عالم میفرستند و گوئی اے حضرت رسول
 میکنند و مولانا شرف الدین عثمان زیارنگاہی کہ از علمائے ربانی بودند می نویسند و او را مرابرو
 عرض کرد کہ یا رسول اللہ پسری کہ دیدہ کردہ بودی کہ در از عمر و دولتند خواہد شد این آن
 پسراست یا نہ آنسرور بجانب من دیدہ تبسم کردند و فرمودند کہ ہاں فرزند است چہ وقت
 کہ مادر من پسرے داشت صاحب جمال فوت کرد و او بسیار متالم شد شب حضرت رسالت
 پناہ صلعم را بنحو اب دید کہ می فرایند علیین باشد کہ خدا سے تعالی بتو پسرے صاحب دست
 و در از عمر خواہد عطا فرمود و مرا خدا سے عز و دل بایشان داد پس آنحضرت بمولانا عثمان

فرمودند که کتوبی برای این پسر بنویس مولانا کاغذی نوشت مشکی برست سطر و در زیر آن
سطور شش گوی که مردم در قبال ما بنویسد جدا جدا چیزهای نوشت و پیچیده بدست من دادند
و آن خدای با خود گفتم که مضمون کتوب را ندانم باز گشته بخدایت آنحضرت آدم و
عرض کردم ندانم یا رسول الله که درین کاغذ چه نوشته شده حضرت آن کتوب را از دست
من گرفته بخوانند و من بیک خواندن مضمون آن سطور را یاد گرفتم و باز پیچیده بدست من دادند
میخواستم که باز چیزی بپرسم ناگاه آواز از در برآمد از خواب بیدار شدم دیدم که مادر می آید
و من در دست دارد و بغضتم گفت ای محمد چیزهای در خواب دیدی گفتم آری گفت من
خوابی دیده ام و آنچه من مشاهده نمودم بودم بعینه آنرا نقل کرد و ولادت ایشان و شرب برت
سال هشتصد و بیست و هجری بوده و وفات روز شنبه شانزدهم ماه رمضان سال هشتصد
چهار هجری بوده و قبر در گاه و نزدیک مزار شیخ الاسلام خواجه عبداللہ
انصاری است قدس اللہ سرہ

لحمه کردند و خدمت نه فرمودند میگفتند که پیغمبر صلی الله علیه و آله را خواب دیدم که میفرمودند علی دلی برد خود
 میزنی و از احوال خلق خبر میدانی شوی گفتیم یا رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم اگر دلی است
 از آن تست داد اگر درست از آن تست علی بیچاره در میان چسبیت فرمودند بر اے خلق خدا
 و ماکن که دعاے تو در حق ایشان مستجاب است وفات ایشان در سال مبعود و پنجاه هجری بود
 و قبر در حوالی جوپور در موضع است که توطن داشته اند و آن بسر اے میران مشهور است
 بزار و تبرک

حضرت مخدومی شیخ حسین خوارزمی

ایشان مرید حضرت مخدومی اعظم حاجی محمد جوشتانی که از کبار ستارین و بزرگان دین و صاحب
 کرامات ارتبند و مقامات بلند بوده اند مخدومی اعظم در سلسله کبرویه مرید شاه علی بیدادری
 و ایشان مرید شیخ رسید الدین محمد اسفرانی و ایشان مرید عبداللہ برامشادی و ایشان
 مرید شیخ اسحاق خلانی و ایشان مرید سید علی بدائی اند قدس الله اسرارهم وفات مخدومی
 اعظم در سال نه صد و سی و هفت هجری روسته داده وفات شیخ حسین به شام بوده در نه صد
 و پنجاه و شش سال هجری

حضرت شیخ علی تقی قدس سره

نام پدر ایشان عبدالملک بن قاضی خان اتشی القادری الشاذلی المدنی الحسینی است از کبار راه
 وقت و مثل خاندان افغانی کرام ایشان از جوپور بودند و مولد ایشان در برهان پور
 در سن هفت سالگی والد ایشان در خدمت شاه باجن چشتی که در برهان پور بودند مرید ساجده و
 بعد از آن از شیخ عبدالحکیم بن شاه اجن خرقه شاذلی چشتی پوشیده و پانصد و بیاربعان سفر
 کرده به صحبت بسیار از مشایخ آنجا رسیدند و تحصیل علم نمودند عزیمت سرین شهر بنین کردند
 و بانجا رسیدند از شیخ محمد بن السنودی خرقه متبرکه که قادریه و شاذلیه له منسوب است شیخ
 نورالدین ابوالحسن علی الحسینی الشاذلی پورشیهره و بمرتبگی آنجا رسیدند و تصانیف شریک بسیار
 دارند وفات ایشان دوم شهر جمادی الاول سال نه صد و سی و هفت هجری بوده و در سن نه صد و سی و هفت
 سال است ولادت شیخ در سال نه صد و سی و هفت هجری بوده و در سن نه صد و سی و هفت سال است

حضرت شیخ ادهری جو پوری

نام پدر ایشان شیخ بہاؤ الدین است در وقت خود از بزرگان مشائخ ہندوستان بودند
 با وجود آنکہ چنان سن و عمر گشتہ بودند کہ مادر کس ایشان را گرفتہ نمی توانستند ایستاد اما چون بہ علی
 می درآمدند ایشان را دہ کس نمی توانستند نگہداشت و فات شیخ در سال ۶۰۰ ہجری و ہفتاد و ہشت ہجری
 است و مملویشان از صید تجارتی بودہ و قبر در جو پور است

حضرت شیخ سلیم نجم پوری قدس سرہ

نام پدر ایشان شیخ بہاؤ الدین است و اصل از دہلی و مرید خواجہ ابراہیم اند کہ از اولاد حضرت
 خواجہ فیصل عیاض و در سلسلہ چشت بودند و شیخ از اولاد کبشکر اند در مدت عمر روزہ طی می داشتند
 در احوالی حال بطریق سبایان می بودند چون درین کار درآمدہ اند زیارت حرمین شریفین بہ سفر
 گشتہ و ملک عرب و عجم را سیر کردہ و مشائخ آنوقت را در یافتہ باز بندہ وستان آمدند
 و در کوی سیکری کہ در آنوقت دیر اندہ بود توطن گزیدند و حضرت اکبر بادشاہ از اخلاص و
 اعتقادے کہ بہ شیخ داشتند شہرہ در انجا آباد کردند و قلعہ متین بران کوی ساختند و فچو رنام تہاؤ الدین
 چون بادشاہ را منہ زندی نمی ماند ہر گاہ کہ از ارباب کمال و صاحب حال شخصے را می شنیدند
 رجوع باو نمودہ التماس فرزند میگردند شخصے بعرض رسانید کہ عزیز می درین نزدیکی از خانہ مبارک
 آمدہ در کوی سیکری میگذرانند بادشاہ خود بزاویہ شیخ رفقہ التماس منہ رز نمودند
 شیخ گفتند فرجوا اب خواہیم داد چون روز دیگر بادشاہ رفتند شیخ فرمودند حق
 تعالی بہ شمارستہ فرزند خواہد عطا فرمود فرزند کلان خود را با خواہید داد کہ تربیت نمایم
 چون مدت حمل جاگیر بادشاہ نزدیک رسید اکبر بادشاہ بخانہ شیخ فرستادند جاگیر بادشاہ
 بخانہ شیخ متولد شد و شیخ خود را بر ایشان گذاشتہ سلطان سلیم نام کردند و شیخ
 خود را بشیر خواہد دادند مقرر نمودند و گفتند و متے کہ این پسرخن در آید مارحلت خواہیم نمود
 و بچنین شد ولادت شیخ در سال ہشت صد و ہفت ہجری بودہ و فات در بیست و ہفتم
 رمضان سال ۶۰۰ ہجری و ہفتاد و یک و قبر در مسجد کلان فچو ر است کہ اکبر بادشاہ بہجت حضرت
 شیخ بنا کردہ اند پس عالی ساخته اند

حضرت شیخ نظام امینی قدس سره

از بزرگان مشایخ هندوستان اند و اصل از قصبه امینی که از تولد کهنه است مرید شیخ معروف جوپوری
 اند و شیخ معروف به پیشخ الهیاد شریع کافیه و هدایه اند که سلسله ایشان بخیند واسطه شیخ نوقطب عالم
 که در ریگال آسوده اند میر سردر یانتهای شاکه کشیده صاحب کشف و کرامات گشته بودند و از سماع پرستیز
 میزدند و میگفتند چرا در اختلاف باید افتاد و فوات ایشان در سال نه صد و هشتاد و نه هجری بوده
 و قبر در قصبه است

حضرت شیخ داود جنم وال قدس سره

جنم قصبه السیت از مضافات لاهور آبای کرام ایشان از غرب هندوستان آمده اند و تولد ایشان
 در بیت پور شده والد ایشان پیش از ولادت شیخ فوت کرده اند و او اهل حال پیش مولانا تاج
 آبه که از شاگردان حضرت مولانا عبدالرحمن جامی قدس سره الهی بوده و کسب علوم می نمود
 در ایام طفولیت اصفهانی را بقدرت تمام میخواند و منسوب اند بسلسله علیه قادریه و او اهل
 سلوک اولیسی بودند از روحانیت حضرت قطب ربانی عوث صمدانی سید عبدالقادر جیلانی
 رضی الله عنه و با اشاره حضرت عوث اعظم نظام هر دست ارادت بشیخ حامد قادریه و لد
 شیخ عبدالقادر ثانی دادند و از بزرگان مشایخ متاخرین صاحب مقامات بلند و خوارق اعجاز
 گشتند و فوات ایشان در سال نه صد و هشتاد و دو هجری بوده و قبر در شهر گڑھ نواحی جنم است

حضرت شیخ نظام نارنولی قدس سره

نارنول از شهرهای مشهور هندوستان است مرید شیخ خانو چشتی اند که در گوالیار گولن مشغول
 و از کبار مشایخ وقت خود بودند شیخ نظام تا چهل سال بارشاد طالبان مشغول بودند و جمیع کتب
 ببرکت ایشان بمرتبه عالی رسیدند گویند همیشه پیاده از نارنول حضرت خواجه قطب الدین اولیسی
 قدس روحه بوجد و ذوق و جذبه تمام میرفتند و ولادت شیخ خانو در سال نه صد و چهل هجری
 بوده و فوات ایشان در سال نه صد و نود و هفت هجری روی داد

حضرت شیخ وحید الدین بکرانی

نسب ایشان غلو سیت از کبار مشایخ متاخرین اند و در علوم ظاهری قدرت ایشان بر مرتبه بود

که بر اکثر کتب درسی حاشیه یا شرحی نوشته اند خلقت انبوه بخدمت شیخ رسیده مستغنیض مستغنیض گشتند
 حالت باطنی نیز بر کمال داشته اند و در احمد آبا و سکونت در زبیده بودند و هیچ جا سفر نرفت و آمد
 نمی کردند اگر چه ارادت بجای دیگر داشتند اما ارشاد از شیخ محمد غوث اعظم یافته اند و در آداب طریقت
 تابع ایشان بودند و کار را نزد شیخ محمد غوث با تمام رسانیده اند و چون شیخ محمد غوث بکرات
 زفتن شیخ علی متقی که صاحب علوم ظاهر و باطن بودند با جمعی از علمای ظاهر بسبب بعضی سخنان بلند
 فتویٰ بدقتل ایشان نوشتند و ما که آنجا فتویٰ را موقوف به نوشتن شیخ وجیه الدین داشتیم
 چون ایشان بخانه شیخ محمد غوث رفتند در دیدن اول فریفته شیخ گشتند و کائنات فتویٰ
 پاره کردند و شیخ علی متقی گفتند که نعم شما بکمالات شیخ نرسیده و میگفتند که در ظاهر شریعت
 چنان باید بود که شیخ علی متقی است و در حقیقت آنجا که مرشد ماست و آنچه از اکثر مروج
 مبستر تحقیق نموده آنست که شیخ محمد غوث از اهل دعوت بودند اما آنرا بکمال رسانیده بودند و قاف
 شیخ وجیه الدین در زمره صفر سال ۱۲۵۰ و نو و دویست هجری بوده و قبر در میان شهر احمد آبا و
 است و ذات شیخ محمد غوث غلظت یازدهم رمضان سال ۱۲۵۰ و هفتاد هجری در اکبر آباد
 داغ شده و مدت عمر شصت و سه سال و قبر در گولیار است

حضرت شیخ علار الدین او دبی قدس سره

صاحب کرامات و مقامات عالیه بودند و نگاه کاهی حقائق و معارف را بصورت نظم در می آوردند
 چنانچه این مطلع از ایشانست بیت ندانم آن گل خود رو چه رنگ و بودارد نم که مرغ هر چمن
 گفتگو دارد نم - و از مردان ایشان بسیاری بکمال رسیده اند و گویند همیشه دعای سکر کردند
 که شهادت نصیب ایشان گردد و شبی دزدان بخانه ایشان در آمدند و با وجود آنکه سن شیخ
 به نو رسیده بود و شمیری بدست گرفتند و چندی را کشته خود بدرجه شهادت رسانیدند
 و شهادت ایشان در سال ۱۲۵۰ و نو و دویست هجری بوده است

حضرت شیخ محمد بن فضل الله قدس سره

از اولاد اجداد حضرت شیخ الاسلام احمد جام اند قدس سره و همه در موضع زندجان که از تولد هرات است
 می بوده اند صاحب مقامات بلند و کرامات از جنس در ریاضت و مجاهدت یگانه زمانه

و اکثر صائم ہے بودہ اند و انظار بشور بامی کمرہ و بالای آن صلابون آب بخورند تار و شود و از حضرت
 اخوند خود شنیدہ ام کہ میفرمودند چون عبداللہ خان اوزبک در اورانصر میرہ بخیر خراسان روانہ شد
 و در زندجان بخدمت ایشان رسید خواجہ فرمودند ہمسایہ خدا را کہ شستن بدہ و صبر کن کہ قلعہ ہرست
 بعد از تہ ماہ و تہ روز و نہ ساعت فتح خواہد شد بعد از گذشتن مدت مذکور بچنان شد کہ خواجہ فرمودہ
 بودند و نیز حضرت اخوند از زبان والدہ ماجدہ خود شیخ نصیح الدین نقل میکردند کہ ایشان سے فرمود
 شبی بخدمت خواجہ عبدالحق رفتہ ایشان ارادہ زیارت حضرت خواجہ عبد اللہ انصاری
 کردند و چون شب تاریک بود خواستند کہ چراغے روشن کنند و عن چراغ بہسم نہ رسید
 چراغدان را باب تر پر کردند و فیصلہ تافقہ باب دہن خود تر نمودہ و ران گذاشتہ روشن ساختہ
 و آنرا بدست مبارک خود گرفتہ مشوہ شدند و راہ قریب بیک فرسنگ بود و باد تند غی میوزید
 و چراغ روشن بود تا مگر قد حضرت خواجہ رسیدند و بچراغ روشن چراغ خاموش شد بعد از
 زیارت باز چراغ را روشن کردہ تا مثل خود بھمان طریق آمدند و نیز اخوند سے فرمودند کہ قرینیت
 خواجہ وصیت کرد کہ جنازہ مرا خواہید گذاراشت تا اہل سوار می رسد و امامت جنازہ
 من کنند چون خواجہ بر حمت حق میوستند چنین کردند و انتظار میکردند کہ در ہمانوقت
 والدین شیخ نصیح الدین بر اسب اہل سوار رسیدند و امامت جنازہ ایشان کردند و فات
 خواجہ در سال ہزار و پنچ ہجری بودہ و قبر در زندجان است و فات شیخ نصیح الدین روز پنجشنبہ
 بست و دوم رمضان سال ہزار و نوزدہ ہجری بودہ و قبر در لاهور است

حضرت شاہ ابوالعالی قدس سرہ

از سادات صحیح نسب صاحب کرامات و خوارق بودہ اند و سلسلہ علیہ قادریہ میرید شیخ داؤد جنی
 اند و بعد از سی سال ریاضت و مجاہدت در شہر لاهور سکونت در زیند حضرت خواجہ
 اخوند سے فرمودند کہ روزی ہمراہ اخوند خود ملائمت اللہ کہ عالم و عامل بودند و بدین
 ایشان رفتہ و آنجا نشستہ بودیم کہ شخصے سیحی بہ شاہ آورد و در دل من گذشت
 کہ اگر شاہ را اگر اتلی باشد باید کہ این سیح را بمن بدست در وقت خصمت مر طلبیدہ و
 ہمان سیح را بمن دادند و گفتند ہر وقت سیح تو بشما ہم رسد صد مرتبہ صلوات بخوانی

و بعد از آن ترک تدبیر نمود و به هدایت خلق مشغول گشتند و جمیع کیشی بپرکت صحبت ایشان محفل
 کمالات ظاهری و باطنی شدند و شیخ و وزران خویش بگماند و مرجع مشایخ گبار و از بزرگان شاخزین
 سلسله چشت بودند و شیخ و مشایخ دلایت خانان و آن حوالی را در بے ارادت
 بایشان بودند و قبولی اعظمی از شیخ را محبت و اخلاص بخد مت حضرت سید انام
 صلی الله علیه و علی آله الکرام و اصحابه العظام بر تبه بود که بگفت و شنید راست نیاید چنانچه هر چند
 گاه از ذوق و اشتیاق و از بے اختیاری متوجه مدینه متبرکه میگشتند و بعد از رفتن چند منزل
 بموجب اشاره آن سرور باز مراجعت می نمودند و طریقه ایشان تمام مطابق شریعت و سنت بود
 و آنچه فتوح میر سید محمد میگردید یک حصه بحسب قوت عیال میدادند و حصه دیگر صرف فائز
 و فقرای نمودند و یک حصه دیگر نزد حضرت سرور کائنات معلوم نموده بجهنم میفرستادند
 خوارق کرامات ایشان بسیار و بشمار است و فوات ایشان در ربیع الثانی و شب دوشنبه دوم
 ماه رمضان سال یک هزار و بیست و نه هجری بود و چنانچه خواجہ ہاشم رحمۃ اللہ تبارک و تعالیٰ فوت ایشان را
 ابن فضل اللہ یافته اند و مدت عمر شتاد و شش سال و قبر در پنج پور بر بانه پور است که خود آباد
 کرده بودند نیز او ترک

حضرت احمد کابلی دالسر مہدی قدس سرہ

از اولاد حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ حنفی مذہب بوده اند و در سمرقند سکونت
 ورزیدند و در سلسلہ نقشبندیہ مرید خواجہ باقی بودند و ایشان مرید مولانا خواجہ سلیمان کبکی و
 ایشان مرید پدر خود مولانا درویش محمد و از مشایخ قادریہ و چشتیہ نیز اجازت ارشاد حاصل
 کرده بودند از متاخرین مشایخ و صاحب ریاضت و مجاہدت و خوارق و تصانیف اند و در
 اواخر حال بعضی بر شیخ تہمت کردند کہ شیخ میگوید رتبہ من زیادہ است از خلفای راشدین
 رضی اللہ عنہم اما این محض بہتان و افتراء خائفان است بر شیخ چرا کہ این فقیر خود شنیدہ و
 از سیادت و تقابست پناہ فضائل و کمالات و شکاہ مخالفین و ساریت آگاہ افضل فضلاء
 عصر علامی نہای استاذی حضرت میرک شیخ بن شیخ فصیح الدین کہ میفرمودند وقتی ما را
 بموہر سمرقند و قشقرق و کیف ملافت و ملاقات شیخ احمد رومی داد و در آشنائے ملاقات

بنحاطر گزشت که اگر شیخ زاکر استی است باید که مردم آنچه از ایشان بیان میکنند خاطر نشان فرمایند
 و دیگر آنکه شنیده بودم که خواجه باقی که پیر ایشان است بی اجازت مولانا خواجگی لکنلی مرید
 میگرفتند و دیگر آنکه بخواجه خاوند محمود چه اعتقاد دارند چون ساعته پیش شیخ ششم جزو یک از مرید
 سند خود بمن دادند که مطالعه نمایم چون آنرا تمام بدیدم بمن گفتند ازین چیز بی نظاهر میشود گفتیم
 ازین صریح ظاهر نمی شود و آنچه در اینجا است درست است گفتند پس بدانید که آنچه از ما واقع
 شده همین است و باقی اقرار است و باز بعد از ساعته گفتند که روزی خواجه خاوند محمود با بنجا
 آمده بودند گفتند که خواجه باقی اجازت صریح از پیر خود ندارد و بخت آنکه روزی مولانا خواجگی
 لکنلی خمر زده خور و دند و قاج قاج را خود بریده بدست حاضران و مریدان میدادند
 و بخواجه باقی ندادند اصحاب گفتند خواجه نیز حاضر اند مولانا خواجگی لکنلی فرمودند ما خمر زده
 با و درست دادیم خواجه باقی ازین استنباط کردند که مرا اجازت ارشاد دادند من گفتم من
 چنین نیست چرا که ما هرگز ازین چنین سختی از پیر خود و از دیگر مردم نه شنیده ایم بلکه خواجه باقی
 ابامیکر دند که این کار از دست من نمی آید و این بار را من نمی توانم برداشتم مولانا خواجگی
 میفرمودند که ما اجازت دادیم و ترا این کار را باید کرد و درین اثنا بی چند س از ریش
 سفیدان نیز گفته اند که مادران مجلس حاضر بودیم که مولانا خواجگی اجازت ارشاد بخواجه
 باقی دادند خواجه خاوند محمود گفتند پس ما غلط شنیده بودیم و بعد از آن شیخ احمد سرمد
 که آنچه از مریدان خواجه خاوند محمود با ایشان اعتقاد دارد خواجه آپنجان نیستند و من آن اعتقاد
 بخواجه ندارم هر سه سوالی که در خاطر حضرت اخوند گدشته بود شیخ جواب دادند و فات ایشان
 در سال یک هزار و سی و چهار هجری بود و مدت عمر شصت و سه سال
 و قبر در سرمد است

حضرت شاه بلاول قدس سره

ولاوت ایشان در قبه شینو آهمن که از مضافات پنجاب است واقع شده و ملاهور سکونت
 داشتند و علم ظاهری و باطنی کسب نموده بودند و در سلسله علییه قادریه مرید شیخ
 شمس اندوایشان مرید شیخ ابوالسحاق و ایشان مرید شیخ داود جنبی دال که ذکر ایشان

بالا گذارشته و شیخ بلا دل صائم الدهر و قائم اللیل می بودند و در زهد و ورع امتیاز داشتند این فقیر
 یک مرتبه بخدمت ایشان رسیده آثار ریاضت و مجاهدت بسیار از ایشان شیخ ظاهر میشد هر روز جمع و گترس
 بخدمت ایشان آمد و وقت می نمودند هر کس هر وقت که بخدمت شیخ میرفت البته برائے او
 ماحضری میکشیدند و مردم همیشه بحسب شفای بیمارانشان کوزه آبی بخدمت شیخ می بردند و ایشان دعا
 خوانده بران آب میدیدند و اکثری شفای یافتند و وفات ایشان در وقت عشاء شب
 دوشنبه بیست و هشتم شعبان سال یک هزار و چهل و شش هجری بوده مدت عمر شریف هفتاد و سال
 و قبر در لاهور است بموضعی که سکونت داشتند و محمد بن محمد که با تمام رسید و کرامات شیخ متفرقه که تاریخ
 وفات و ولادت و محل قبور اکثری در کتاب نفحات الانس و تاریخ یافعی و طبقات سلمی بنویس
 و این خادم فقر بعد از تفحص و تحسین بسیار از کتابها معتبر متقدمین و متأخرین پیدا
 نموده بقیض ضبط در آورده امید که ارواح طیبه ایشان قدس الشراسر بهم ازین فقیر خشنود و گردند

ذکر نسائ المعارفات الصالحات الکاملات الوصلات رضی اللہ عنہن

بدانکه افضل نسائ العالمین پیش از عہد حضرت رسول صلعم آسیہ بنت مزاحم زن فرعون و مریم
 نسبت عمران است و بعد از ان سرور ازواج مطہرہ خدیجہ کبری و عائشہ صدیقہ و از بنات
 فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہن اند

ذکر ازواج مطہرات حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرویت است کہ آنحضرت فرموده اند من زنی انخواستم و بیچ یک از دختران خود زنی بکس ندادم
 مگر آنکه جبرئیل آمد از پروردگار و مرا بان امر نمود ازواج مطہرات و داورده بودند کہ آنحضرت بایشان
 زفات فرموده اند از انجا یازده متفق علیہ اند و یکے مختلف فیہ کہ زوجه بود یا سر یہ کہو

حضرت خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا

کنیت ایشان ام ہند است و نام پدر ایشان خولید بن اسد بن عہد الغیری بن قس بن کلاب
 و نسب ایشان در قس بن نسب آنحضرت صلعم متصل میشود و نام والدہ ایشان فاطمہ بنت زائدہ
 بن الاصم کہ از بنی عامر بن لوی بوده اول زنی کہ پیغمبر صلعم خواستہ اند حضرت خدیجہ اندیش
 از خواستگاری آن سرور خوانی دیدہ بودند کہ آفتاب از آسمان در خانہ ایشان فرود آمد

و لور آن از خانه ایشان منتشر شد چنانکه در کلمه منظمه هیچ خانه نمانده الا که بان نورینو گشتی در
 آن زمان که در عقد آن سرور درآمدن مبارک ایشان چهل سال بود و سن آنحضرت بیست و
 پنج سال و مهر ایشان بیست و شتر مایه بود و اولاد آنحضرت از دختر و پسر تمام از ایشان بود و صلعم
 صلعم حبت رعایت خاطر ایشان تا ایشان در حیات بودند هیچ زن نخواهند و اول کسی که
 از زنان با اتفاق بشارت اسلام مشرف گشت حضرت خدیجه کبری بود و در روز حیرت میل علیه السلام
 پیسید عالم صلعم گفت یا رسول الله صلعم این خدیجه است که می آید برای تو ظرفی پر از ادام و طعام
 می آرد چون تبور کرد او را از پروردگار او از من سلام رسان و بشارت ده او را بچانه در
 از یک مرد و اید محبوب که در آن خانه هیچ خصوصیت در بنی نبود گویند چون حضرت مشرف گشت
 حضرت پروردگار خود و از حیرت میل علیه السلام سلام رسانید حضرت جواب سلام فرمود
 وفات ایشان اصح آنست که در دهم ماه رمضان سال دهم از بعثت آن سرور
 واقع شده مدت عمر شریف هشت و پنج سال و قبر ایشان در مقبره جحون است پیغمبر صلعم خود
 بمقبره ایشان رفته و عاسی خمر کردند و بعد از رحلت آن سرور صلعم بسیار یاد میکرد

حضرت عائشه صدیقہ رضی اللہ عنہا

کینست ایشان ام عبد الله است ایشان از منقیات و فقها و علمای فصیحی و بلغای صحابه بودند و
 حضرت رسالت پناه صلعم در شان ایشان فرموده اند که خدایتعالی و تعالی من هده الحیرة یعنی بگردان
 حصه از سه حصه دین خود را ازین سترخ پوش و از حضرت عائشه صدیقہ مدیست که گفتند
 ملاقیست و فریت داده اند بر سائر از اول پیغمبر صلعم به و چیز اول بکری غیر از من نخواهند
 سید انام دوم آنکه هیچ نخواسته آنحضرت که پدر و مادر او هجرت کرده باشند در راه خدا
 غیر از من شکوم آنکه در پاکی من آیات کریمه از آسمان نازل شد چهارم آنکه پیش از آنکه مرا
 رسول صلعم بخوابد حیرت میل علیه السلام صورت مرا بر پارچه حریری بآسود و فرمود و گفت این را
 زن کن خفتم آنکه من و پیغمبر صلعم از یکطرف غسل میکردیم و با پنج زنی این امر بجائی آوردند
 آنکه آنحضرت نماز میگرد و من پیش نماز آنحضرت به پهلوی خوابیده بودم و این امر مخصوص من
 بود هفتم آنکه در جائه خواب هیچ زن و حی بان حضرت نازل نمی شد مگر در جائه خواب من هفتم آنکه

در حالی که روح مطهر آن سرور را قبض کردند سر مبارک آنحضرت میان سینه و پیش من بود و تمام آنکه آن سرور
صلعم روز نوبت من حلت نمودند و پنجم آنکه آنحضرت در خانه من بدفون گشتند و بصبحت پیوسته
که از رسول صلعم پرسیدند که دوست ترین آدمیان نزد یک تو کیست فرمودند عایشه گفتند از
حروان فرمودند پدر او از انس بن مالک رضی الله عنه مرویست که اول دوستی که در اسلام پیدا
شد دوستی پیغمبر بود صلعم با عایشه صدایقه و مردم هدایای خود را در روز نوبت عایشه صدیقه
بخشیدند آنحضرت میفرستادند و مقصود ایشان ازین امر طلب رضا و آن سرور بود و آنحضرت
به قاطع زبهر این سرور بودند که دخترک من دوست نمداری تو آنچه من دوست میدارم حضرت
فاطمه گفتند آری دوست میدارم فرمودند پس دوست دار عایشه را از حضرت عایشه منقول است
که گفتند پیغمبر صلعم الله علیه و سلم من فرمودند که میدارم که تو از من کی خوشنودی و که
در غضب گفتیم یا رسول الله از کجا میدانی فرمودند چون خوشنودی قسم بخوری که لا ورب
محمد هرگاه دشمنانی میگوئی لا ورب ابراهیم گفتیم آری چنین است گویند عایشه صدایقه رضی الله
عنها شش ساله بودند که سیدانام به عقد خویش در آورند و مهر ایشان متاعی که بود پنجباه و هجتم
می از زید و بر دایته پانصد درهم بود آنحضرت آنرا قرض نمود و تسلیم ایشان کردند و فات
حضرت عایشه صدایقه رضی الله عنها شب سه شنبه هجتم ماه رمضان سال نجاه و هشت هجری
بوده و مدت عمر شریف شصت و شش سال و قبر در بقیع است و اکثر اهالی مدینه مشرفه
حاضر شدند و ابوهریره رضی الله عنه بر جنازه ایشان نماز گذاردند -

حضرت زینب رضی الله عنها

نام پدر ایشان خزیمه بن حارث بن عبد الله بن عمر بن عبد منات بن هلال بن عامر بن صعصه
است در رمضان سال سوم از هجرت پیغمبر صلعم ایشان را در عقد نکاح خویش در آورند و هشت ماه
در خانه و مبارک آنحضرت بودند و بعضی بر آنند که سه ماه و ایشان را ام الماسکین میگفتند بحسب رحم و
شفقت و کثرت طعام و احسانی که بر مساکین داشته اند و فقا ایشان زوجه بیع الاخر سال چهارم از هجرت بود و در بقیع

حضرت زینب نبت حبش رضی الله عنها

کینت ایشان ام الحکم نام پدر ایشان امیه نبت عبد المطلب که عمه رسول صلعم بودند و تا ماول

ایشان برہ بود حضرت سیدنا ام ایثان را قید دادہ و زینب گذاشتہ اند و در ماہ ذیقعد رسال
 بحسب از ہجرت ایغان را در تقدیر خود آورده و در باب خواستگاری ایثان بر آنحضرت
 آیات کریمہ نیز وارد شد مرویست کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اذن بخانہ زینب رفتہ
 در حاکم ایثان سر بر نہ بود نہ گفتند یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لی خطبہ دینی گواہ
 فرمود اللہ الفروج و جبریل الشاہد از زینب رضی اللہ عنہا مرویست کہ روزی بحضرت
 سید الرسلین گفتہ کہ مرا چند فضیلت ہست کہ هیچ کدام از ازیواج ترا نیست یکے آنکہ نکاح من
 در آسمان واقع شدہ و دیگر در ان تفسیہ جبریل علیہ السلام میبانی بود و گواہ اول زنی کہ
 از وای مطہراتہ بعد از پیغمبر صلوات کردہ ایثان بودند و وفات ایثان در سال ہستم
 از ہجرت و بقولے است و یکم بود مدت عمر نچاہ و ستہ سال حضرت فاروق اعظم رضی اللہ
 عنہ اہل مدینہ مشرفہ را حاضر ساختہ بر ایثان نماز گذاردند و قبر و ربنج است بم

حضرت سووہ رضی اللہ عنہا

ایشان ام الاسود نام پدر ایثان زمعہ بن قیس بن عبدس بن عبدود بن نصر مالک بن ضیل
 بن لوسہ بن غالب قریشیہ العامریہ است و نسب ایثان بالنسب سرور کائنات
 در لوسہ مشعل میشود نام مادر ایثان نبت قیس بن عمر بودہ در مکہ معظمہ او اہل
 بہشت مسلمان شدند در سال ہسم از نبوت بعد از وفات حضرت خدیجہ
 کبریٰ رضی اللہ عنہا و پیش از تزوج حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت
 سیدنا ام ایثان را در نکاح خود آوردند و مہر ایثان چہار صد درہم بود و چون بکر سن
 ایثان را دریافتہ و آنحضرت ارادہ طلاق ایثان کردند شبی بر سر راہ آنسرور
 نشستہ وقتی کہ بخانہ عائشہ صدیقہ میرفتند گفتند یا رسول اللہ مرا طلاق مدہ و من هیچ طعمی
 نذایم لیکن بخواسم کہ فردا سے قیامت باز وای تو محشر رشوم من نوبت خود را بعبادت
 بخشیدم حضرت رسالت پناہ صلوات از ان ارادہ در گذشتند و وفات ایثان در او اخر
 خلافت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ بودہ و بقولے در زمان حکومت معاویہ
 رحلت نمودہ اند و قول اولی شہرت بقدر بقیہ است۔

حضرت صفیه رضی اللہ عنہا

نام پدر ایشان حمی بن الخطب بن ثعلبه بن ثعینه است و نام مادر ایشان نبیث سہمائل و صفیہ رضی اللہ عنہا از سبایای خیبر بودند چون سیدنا امام مسلم ایشانرا مخیر ساختند کہ آزاد کنند و بقوم ایشان ملحق سازند با آنکہ اسلام آوردند و حضرت رسول خواست نگاری نمودند و گفتند یا رسول اللہ بتحقیق کہ آرزوی اسلام دارم و تصدیق تو کردہ ام پیش از آنکہ دعوت کنی و اکنون کہ بمنزل تو آمدم مراد بریتو دیسبب حاجت نیست نہ پدری و نہ برادری در میان یهود دارم یا رسول اللہ مراد میان کفر اسلام بجز میگرانی و اللہ کہ خدا و رسول وی حبس اندزد من از آزادی و حقوق بقوم خود پس حضرت را خوشش آمد و ایشان را برابر اسے خود نگاه داشتند و آزاد کردند و آزادی ایشان را ہر ایشان ساختند و فات ایشان در سال سی و شش و بقولی در سال پنجاہ و بقولی پنجاہ و دو از ہجرت و بقولی در ایام خلافت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ بودہ و ایشان نماز گذارہ اند و قبر در بقیع است -

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

نام پدر ایشان ابوسفیان است و نام مادر ایشان صفیہ نبیث ابی العاص بن امیہ بن عبد مہس است کہ عمہ حضرت امیر المؤمنین عثمان بود ام حبیبہ فرمودند کہ در واقع دیدم کہ شخصی باین خطاب میکند کہ یا ام المؤمنین بیدار شدم و تعبیر واقعہ تخیلش بآن نمودم کہ پیغمبر مسلم مرا خواہد ساخت حضرت عثمان ایشان را در مدینہ سال ہفتم از ہجرت بسرور عالم دادند و در الوقت ایشان سی و پنج سالہ بودند و ہر ایشان چہار صد دینار زر سنخی و بر وایتے چہار ہزار درم نقرہ بود و فات ایشان در سال چہل و دوم یا چہل و چہارم از ہجرت واقع شدہ و قبر در بقیع است

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

ایشان دختر حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب اند رضی اللہ عنہ و مادر ایشان زینب نبیث منطلون بن حبیب بن وہب است و در سال سوم یا دوم از ہجرت حضرت سیدنا امام مسلم ایشانرا در عقد خویش در آوردند و ولادت ایشان پنج سال پیش از بعثت بودہ و فات

ایشان در سال چهل و پنج یا چهل و شصت هجری واقع شده و قبر در بقیع است

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

نام پدر ایشان عارف بن ابی سہیل حبیب بن عامر بن مالک است و آنسرور صلعم ایشان را در ماه شعبان سال بیستم یا بیست و یکم هجرت در مقبره الحولین در آورند و وفات ایشان در ماه شعبان سال پنجاه و پنج یا پنجاه و شش هجری واقع شده و مدت عمر شصت و پنج سال بوده و قبر در بقیع است

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

نام پدر ایشان عارف بن حزن بن یحیی بن المزم است و نام مادر هندی بنت عوف بن زہیر بن الحارث است در سال بیست و یکم هجرت پیدا نام صلعم در جلین مراجعت ایشان را در مقبره خولش آورند و وفات ایشان در سبت که فرموده اند شبی که نوبت من بود رسول صلعم از پیش من بیرون رفتند بر خاستم و در راستم بیدار خطه آمد و در رانزد اندک نشووم سوگند دادند که در ربکا شائی گفت یا رسول اللہ و شب نوبت من در خانه زنان دیگر میرودی فرمودند که درم لیکن بقیفا سے حاجت گرفته بودم و وفات ایشان در سال پنجاه و یک هجری و بقول شصت و یک یا شصت و یک یا شصت و یک بوده و قبر در بقیع است +

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

نام ایشان هندی بنت ابی اسبہ است و رسول صلعم در ماه شوال سال چهارم هجرت ایشان را در مقبره خود آورند و وفات ایشان متاعی بود که تمیت آن درم بود و آخری که از آن درج مطهرات بر حق پیوست ایشان بودند و وفات ایشان در سوم ربیع الآخر سال شصت و یک یا پنجاه و نه هجری بوده و ابو بکر رضی اللہ عنہ بر ایشان نماز گذارده اند و مدت عمر شصت و چهار سال و قبر در بقیع است

ذکر نبات طاهرات زاکیات حضرت صلعم حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

کنیت ایشان ام محمد و القاب مبارک ایشان طاهره و زاکیه و راضیه و مریضه و متبول است اگر چه فاطمہ زہرا البیضاء و درین نبات آنسرور صلعم اندام او در محبت و شفقتی که آن سرور را بایشان بود بزرگ ترین همه اند و جمیع اولاد اجماع سید انام صلعم از ایشان ست حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ در رمضان سال دوم از هجرت بعد از مراجعت از غزوہ بدر ایشان خواستگارے نمودند

و در این وقت حضرت فاطمه بانزده یا بیزده ساله بودند و سه پسر که حضرت امیرالمومنین حسن و حسین و سید زینب و ام کلثوم در قبیله باستانند از ایشان متولد شده اند و حسن در قبیله در طفولیت یرحمته حق پیوستند و از زینب که بعید الله جعفر و ام کلثوم که بحضرت امیرالمومنین عمر فاروق تزویج کرده بودند زنده ماندند از حضرت عائشه رضی الله عنها پسر سیدند که از او میان که دوست تربی بود رسول مسلم نمودند فاطمه گفتند از مردان فرمودند شوهر و سه روزی پیغمبر مسلم با حضرت علی و فاطمه زهرا با اسطی میفرمودند و بهر دو ملاحظ می نمودند حضرت علی گفتند یا رسول الله او دوست ترست یا از من یا من آنسور فرمودند که بی احب الی مشک و انت اغر علی منها یعنی فاطمه دوست تراست بیوی من از تو و تو عزیز تری بر من از و روزی حضرت سیدانام مسلم بحضرت فاطمه فرمودند این شخصی که در راه پیش آمد و بگو گفتند یا رسول الله آری فرمودند ملک بود که هرگز پیش ازین بر زمین نیامده امروز از پروردگار خود دستور می خواست که من سلام کند و بشارت دهد مرا که فاطمه سید زنان اهل بهشت و حسن و حسین جوانان اهل بهشت خواهند بود و ولادت با سعادت حضرت فاطمه زهرا در سال نهم و بقول چهل و یکم از واقعه فیل پنج سال پیشتر از نبوت حضرت سید انبیا صلعم واقع شده و فات در شب سه شنبه سوم ماه رمضان بعد از وفات آن سرور مسلم و بقول اصح پیشش مادر وی نموده مدت عمر شریف بهشت و بهشت سال بوده و قبر در بقیع است و نماز بر ایشان حضرت علی علیه السلام گذراده اند و بقول عباس رضی الله عنهما

حضرت زینب رضی الله عنها

ایشان بزرگترین بنات آنسور اند مسلم بقول اصح ایشان را با پسر خاله ایشان ابوالعاص بن البرج عقد کرده بودند و بعد از ایمان آوردن ابوالعاص آنسور زینب را بخت بدینکاح کردند و بقول بهمان نکاح با و باز گردانیدند و از ایشان یک پسر علی نام و یک دختر امانه نام متولد شد پسر چون بسر حد بلوغ رسید از دنیا برفت و امانه را حضرت امیرالمومنین علی کرم الله وجهه بعد از وفات حضرت فاطمه زهرا بموجب وصیت ایشان بعقد خویش در آوردند

ولادت ایشان پیش از نبوت در سال سوم از واقعه فیل بود و وفات در سال هشتم از هجرت واقع شده

حضرت رقیه رضی الله عنهما

ایشان بعد از حضرت زینب متولد شده اند و سید نام علیه الصلوٰة والسلام ایشان را با امیر المومنین عثمان رضی الله عنه عقد نموده اند و از ایشان پسری شد و آن پسری در سن دو سالگی در کوفه درگذشت و بعد از آن دیگر فرزندی نشد و ولادت حضرت زینب پیش از ولادت امیر المومنین علی بن ابی طالب بود و از واقعه فیل بوده و وفات در سال دوم از هجرت که آنسر در نینویده بدر زنده بودند و در کوفه و قبر در بقیع است

حضرت ام کلثوم رضی الله عنهما

بعد از رقیه و پیش از فاطمه زهرا رضی الله عنهما متولد شده اند نام ایشان آمنه بود آنسر و صلعم بود و از وفات حضرت رقیه در سال سوم از هجرت ایشان را به عقد کلح امیر المومنین عثمان داد و در مدتی با حضرت عثمان بودند و وفات ایشان در سال نهم از هجرت بوده است

ذکر سایر العارفات الصالحات رحمۃ الله تعالی علیهن

حضرت زانده رحمها الله تعالی

ایشان کیزی حضرت امیر المومنین عمر فاروق اند رضی الله عنهما گویند روزی بهلا ز دست حضرت رسالت پناه صلعم آمده سلام کردند آنسر و صلعم فرمودند ای زانده چرا پیش من میروی دیگر آئی تو موقوفه من ترا دوست میدارم زانده گفت یا رسول الله صلعم امر و تبعی آمده ام فرمودند آن چیست گفتند با دعا و طلب بهیزم میزنم چون بشارت بهیزم بهیتم و بنگی نهادم تا بگریم سواری دیدم که از همما بر زمین آمد و بر من سلام گفت و گفت سید انبیاء را از من سلام گوئی و بگوئی رضوان خازن بهشت گفت بشارت مرا ترا که بهشت بر امتان تو بهیتم و قیمت کرده اند گروهی بحساب بهیشت دهند و گروهی بحساب آسان کنند و گروهی را بشناخت تو بهیشت ندان گفت مقصد آسان گردد از میان آسمان زمین من التفات کرد و دید که آن بشارت را بر نمیتوانم برداشت گفت یا زانده این بشارت بهیتم بگوارد و در سنگ را گفت آن بشارت را باز آمده نماه عمر به آن سنگ روان شد و بشارت بهیزم می آورد با دعا و حضرت عمر رسول صلعم برخاستند و باز آمده به رخا حضرت عمر رفتند و اثر آمد در سنگ بریدند و بگویند صلعم گفتند الحمد لله که خدا می تواند از دنیا بیرون ببرد و از رضوان

را بر زمین است من بشارت نه داد و خدا بے تعالی از نے را از امت من بدرجه مریم رسانید

حضرت شعوانه رحمه الله تعالى

باز عزم بود و اندر آید می نشستند و ثقات خوش و غلط میفرمودند و او از خوش دستند و ارفان و
تأییدان و زاهدان در مجلس ایشان حاضر میشدند ایشان را گفتندی ترسم که از گریه بسیار چشم تو
نابینا شود و گفتند در دنیا کوشیدن از گریه بسیار مراد است تراست از گریه شدت غلاب
و دفع در آخرت برگشتند چیزی که از بقا بے محبوب باز ماند و بدیدار اشتاق باشد و دل گریه نیک
نماید گویند چون بشیرند شیخ فیصل عیاض نزد ایشان آمدند و طلب دعا کردند گفتند اے
فیصل میان تو و خدا ای تمناست چه چیز است که اگر دعا کنم مستجاب شود فیصل عیاض نمره
بزدند و بپوشش افتادند و فات ایشان رسالتی که صدقه افتاد و بخیری بوده

حضرت عقیقه العا بهرہ رحمه الله تعالى

از اهل بصره بودند معاوہ عدویہ صحبت داشتند اندر زندان بگریستند که چشم ایشان نابینا گشت
کے گفت چه دشوار است نابینائی ایشان گفتند محروب بودن از خدای تعالی ازان سزاوار
ترست و فات ایشان در سال یکصد و شصت و نهمی بوده

حضرت رابعه بصری رحمه الله تعالى

اصل ایشان از بصره است بزرگی و حالت فقر زیاده بران داشتند که در تحریر کتب سفیان
ثوری رضی الله عنه صحبت پریدن مسائل بصفت ایشان میفرمودند و بموظعت و دعای حضرت
رابعه غیبت داشتند حضرت رابعه همه غیب نماز میکردند و تا سحر برپای می ایستادند و گفته اند در
شبانه روزی هزار رکعت نماز میکردند و وقتی ایشان را از من حج پدید آمد روی میادید نهادند و بخیری
داشتند که خدمت بران بار کرده بودند چون بمیان بادیه رسیدند خبر بد اهل قافله گفتند
که ما خدمت شما بر میداریم فرمودند شما بکار خود بروید که من توبل شما نیامده ام اهل قافله برستند و
ایشان تنها ماندند مناجات نمودند که اکی باوشا مان چنین کنند با عورت غریب ما جز بے
مرا بخانه خود خواندی و در راه خرم را میراندی و در میان تنها گذاشتی هنوز مناجات تمام نکرده
بودند که خبر غیبت و ایشان بابر و نهادند و بمکه معظّمه رفتند راوی گفته که بعد از مدتی

همان خرد را دیدم که میفررفتند و شیخ زین الدین عطار در باب ایشان می نویسد که چون زن در راه خدا مرد بود و او را زن نتوان گفت والد ایشان را چهار دختر بوده و ایشان چهارم بودند باین جهت را بعبه میگفتند و در شبی که حضرت را بعبه تولد شدند والد ایشان رسول صلعم را بخواب دیدند که میفرمایند که دختر سیده است که هفتاد کس از امت بشناعت او آفریده خواهند شد گویند و نفعی در بادیه کعبه را دیدند که باستقبال ایشان آمده گفتند ملا رب البیت می باید است را چنانکه چون سلطان ابراهیم گفتند که دیگران راه کعبه را بقدم رفتند و من پدیدم و هر قدمی دوست ندارم میگذازند تا چهارده سال بکمر رسیدند و خانه را ندیدند و گفتند سبحان الله کبر چشم مرا خطای رسیده بافتی آواز داد که چشم ترا خطای رسیده اما کعبه باستقبال ضعیفه رفته است که روی باین خطای درین اثنا سلطان دیدند که حضرت را بعبه می آیند و کعبه بجای خویش باز آمد گفتند ای را بعبه این چه شور است که در جهان افکنده را بعبه گفتند که تو شور در جهان افکنده که چهارده سال رنگ کرده باشی رسیده گفتند چنین است چهارده سال در نماز یا دیه را قطع کردم زاری گفتند تو در نماز قطع کردی و من در نیاز از حضرت را بعبه پرسیدند که حق سبحانه و قضا را دوست داری گفتند و ارم گفتند شیطان را دشمن داری فرمودند از دوستی رحمان بعد از دوست شیطان نمی پردازم گویند فصل بهاری در خانه رفتند و بیرون نمی آیند خدا مدغم گفت ای سیده بیرون آئی تا آثار صنع منی گفتند باری تو درون آئی تا حاصل غنای منی بزرگی بخدایت ایشان رفت و لباس ایشان را بسیار کندید گفت کسان باشند که اگر اشارت کنی جامه حاضر سازند گفتند شرم سیدارم که دنیا خواهم از کسیکه دنیا مالک است پس چگونه خواهم از کسی که دنیا در دست او عاریتی است و میفرمودند که الهی ما را از دنیا هر چه هست کرده بدشمنان خود داده که ما را تو بپس چون وفات ایشان نزدیک رسید اکابر بر بالین ایشان حاضر بودند گفتند برخیز و بجای خالی کنی بر سر اسولان خدای بخاستند و بیرون رفتند آوازی شنیدند که یا ایها المصلین ارجی الی ربک راضیه مرضیه فادخل فی عبادی و اوعلی جنتی یعنی ای نفس آرام گرفته بذکر من که شاکر بودی در زمست و صبر نمودی در محنت باز گرد از دنیا بسوی موعود پروردگار خود در آن جائی که پسند کننده آنچه بتو داده اند پسندیده و نزد خدای پس در زمره بندگان شایسته من و در آئی درشت همراه مقربان چون اکابر به درون درآمدند دیدند که بر حمت حق میجوستند وفات ایشان سالیکه

[illegible]

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام جو کہ در جہل مقوس است بعد از فوت ایشان از خواب بیدار شدند کہ خبری کہ
 حضرت زین العابدین مروان در آمد گفتند من یک کفر باز کردید و حق تعالی را بگوئید کہ
 چنین هزار خلق تو پروردگار من گوی و من کہ از ہر جہان ترا دارم چون فرمودی گفت

حضرت زین العابدین علیہ السلام

امام پر ایشان بن زید است از قدما نساء احمدیہ و غیرہ مصر بودند منقول است کہ چون امام
 شافعی رحمۃ اللہ علیہ رسید پیش ایشان حدیث سنن نمودند چون امام بر حجت حق پیوستند
 چنانکہ امام را بجا نماند ایشان بر دہ نماز گزارند و وفات ایشان در ماہ رمضان سال دوم
 ہجری بود و چون بر حجت حق پیوستند زوی ایشان احق بن جعفر خواستند کہ بدین برادر
 اہل مصر درخواست نمودند کہ مرقد ایشان ہمین جا باشد قبول نمودند و بومی کہ مابین قاہرہ و مصر
 و از اورب سبلع گویند دفن کردند ۔

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام

از قدما نساء خراسان و کبار عارفان بودہ اند و کہا و کہ گشتند و گاہے بہ زیارت بیت المقدس
 میرفتند حضرت شیخ بایزید بسطامی قدس اللہ عنہ از ایشان ثنا گفتہ اند و فرمودہ اند و عمرہ
 خود یک مرہ و یک زن دیدہ ام آن زن فاطمہ زہرا علیہا السلام است از بیچ مقام اورا خبر کردم کہ آن
 خبر اورا ایمان نبودہ یکے از شایخ ذوالنون مصری را دیدم و پرسید کہ گریز رگ مرویدی از این
 طاغوت فرمودند زنی بود کہ اورا فاطمہ زہرا علیہا السلام میگفتند و در قسم مسانی قرآن مجید و تہجد
 میگفت کہ مرا عجب آید گویند روزے برای حضرت شیخ ذوالنون خیرے فرستادند شیخ
 قبول نکردند و گفتند از نسوان گرفتن بدلت و نقصان است ایشان گفتند ایچ موئے
 مرد و نیاز رگتر از آن نیست کہ سبب در میان نہ بیند وفات ایشان در سال دوم ہجرت
 و سلم ہجری بودہ است

حضرت زین العابدین علیہ السلام

از کبار نساء عارفان و کلمات و احداث بودند از شیخ مسری سبطی قدس سرہ منقول است
 کہ فرمودہ شی مطرب اشتم و خواہم نمی آید چنانکہ تجدوت شد چون نماز بامداد بگذارد دم

چون امام شافعی رسید پیش ایشان حدیث سنن نمودند و چون امام بر حجت حق پیوستند چنانکہ امام را بجا نماند ایشان بر دہ نماز گزارند و وفات ایشان در ماہ رمضان سال دوم ہجری بود و چون بر حجت حق پیوستند زوی ایشان احق بن جعفر خواستند کہ بدین برادر اہل مصر درخواست نمودند کہ مرقد ایشان ہمین جا باشد قبول نمودند و بومی کہ مابین قاہرہ و مصر و از اورب سبلع گویند دفن کردند ۔

گفتم بمثل قیمت سود گفت اسری علیه الرحمه وینا را بمن دهی قبول کنم تحفه آزاد است و زنده است
 گفتم طعنه چیست گفت ای استاد و دوش مرا سرزنش کردند ترا گواه میگم که از مهمل خود بیرون
 آمد و در خدای تعالی گفتم روی باین مثنی کردم ازین میگویی گفتم چرا میگویی و گفت گویا قتل
 با نچه مرا خواند بان از من راضی نیست ترا گواه میگم همه مال خود را در تحفه خدای تعالی صدقه
 کردم گفتم سبحان الله چه بزرگ است برکت تحفه بر همه بعد از آن تحفه برخواست و جامه های
 که در خزانه است بیرون کرد و بلاسی پوششیده بیرون رفت و میگویی گفتم خدای تعالی
 هزارهائی داد گرید از هر چیست بیتی چند خواند که معنی آن اینست میگریم آنرو بسوی او گرید
 میکنم از تر واد سوگند بحق او که دوست خواست من همیشه ام پیش او با برساند مرا محفوظ گرداند
 بخیزی که امیدوارم از و بعد از آن بیرون آمدم و چند آنکه تحفه را جستمینا قیمت هر سه غریب گفتم
 کردیم الحمدللی در راه بیرون و صاحب تحفه بکه مظهر رسیدیم و در وقت آنکه او را معرفی شنیدیم
 که این ابیات میخواهد که معنی آن این است دوست خدا و دنیا بیا را است و دراز است بیا
 او پس واسه او دوا دوست نوشانیده دوست خود را جام محبت خود پس سیراب گردانید
 خدای دخی که نوشانیده آن جام محبت را پس بهوش شده از محبت و خواهش بسوی او و بخوبی
 دوستی بنیز از چنین است کسی که دعوی شوق بسوی او کند بخودی باشد تا آنکه به بند او را میش
 رفتم چون مراد بد گفت ای سری گفتم بیک تو گیتی که خدا ترا رحمت کند گفت لا اله الا الله تعالی
 از شنیدن نا شناختن چنان تحفه را و او ضعیف شده بود گفتم ای تحفه چه فائده دیدی بعد از آنکه
 تنهایی گردید گفت خدای تعالی مرا بقرب خود انس بخشید و از غیر خود وحشت داد گفتم این مثنی برود
 گفت رحمه الله خدای تعالی او را از کرامتها چندان بخشید که هیچ چشم ندیده است و همسایه من است
 و در پشت گفتم خواجه تو که ترا آزاد کرد با من آمده است دعای پنهانی کرد و در برابر کعبه بنقاد و
 جان بهاد چون خواجه او باید و دیر امده دیده بر و افتاد رفتم که ویرا بر دارم مرده بود و بخیر و بخشن
 ایشان کردم و بجا که پیغمبرم رحمه الله تعالی -

حضرت ام عیسیٰ رحمه الله تعالی

مام برایشان ابراهیم حربی است از سار عارفات کلمات بودند و در فقه فتوی می نوشتند

وفات ایشان در ماه رجب سال ستم صد و بیست و هشت هجری بوده و قبر نزدیک قبر والد ایشان

حضرت ام محمد رحمة الله تعالى

چهارم ماجده شیخ ابی عبداللہ حنفی قدس اللہ سرہ از کبری غایبات قاضیات بوده اند ایشان را
عشایرات و مکاشفات بسیار است همراه پسر خود از راه بحر بسفر حجاز رفتند گویند که شیخ عبداللہ در
عشره اخیر رمضان احیای شب یکروز تا شب قدر در ریابند پیام بر آمده نماز میکردند و الیه
ایشان ام محمد و زویان متوجه نشسته بودند ناگاه انوار شب قدر بر ایشان ظاهر شدن کرد
آواز دادند که ای محمد ای فرزند آنچه تو آنعامی طلبی نیماست شیخ فرود آمدند و آن انوار را بویوند
زود بر قدم والده خود افتادند شیخ می فرمودند از آن وقت قدر والده خود بدست می

حضرت امه الواحد رحمة الله تعالى

نام ایشان سیتنه و نام پدر حسین بن اسمعیل حاکمی است هم علم قمرات و حدیث و فقه فرائض
و هم حساب و نحو و خوب میدانستند و صدقه بسیار میدادند وفات ایشان در ماه رمضان
سال ستم صد و هفتاد و بیست هجری است و مدت عمر از نو سال تجاوز نمود

حضرت امه اسلام

نام پدر ایشان قاضی ابوبکر بن کامل بن خلف است شاگرد محمد بن اسمعیل بصلانی اند و تنوخی
و زبیدی و ابوالعلی از شاگردان ایشانند و فضائل کمالات بسیار داشته اند و ولادت ایشان
در رجب سال سه صد و هشتاد و هجری بوده و وفات در رجب سال سه صد و نود و واقع شده

حضرت میمونہ واعظہ

نام پدر ایشان فنا قوله ست حافظ قرآن مجید و قرآن حمید بوده اند روزی در وعظ گفتند جاسه
که در وجه طلال باشد و در آن کس گناه نه کند زود پاره نمی شود چنانچه پیرانی که در بردارم
یافته مادرین است و پهل و هفت سال است که پوتم دیاره نه شد نقل است از عبدالعزیز
ایشان که در خانه مادویاری بود شرف بر افتادند بوالده گفتیم که این دیوار را از سر نو
با پیر ساخت ایشان بر پاره کاغذ میری نوشتند و گفتند این کاغذ را بین دیوار محکم ساز چنان
کردم بیست سال آن دیوار بحال ماند و نیفتاد و بعد از فوت ایشان بخاطر من رسید که بنیم

در آن کافیه نوشته اند به مجرد وجود اسحق بن یحیی و دوران فتنه که آن کافیه
والارض ان تزولا یا معک السموات والارض معک وفات ایشان در سال سیصد و هشتاد و هجری بوده

حضرت خدیجه و اعظمه

از کبریا نسابه امارات صالحات و عظم حضرت قطب ربانی محبوبیت جهانی حضرت شمس
عبد القادر جیلانی اندر فی الشیخهها گویند یکبار در جیلان خشک سال مشهور مردم به جهت طلب
باران بیرون رفتند باران نبارید همه بخدمت حضرت خدیجه آمدند و درخواست دعا نمودند
باران نمودند ایشان صحن خانه خود را رفتند و گفتند خداوند منم جارب کردم و تراب بپاش در
همان رووی باران در گرفت و چندان بارید که گویی سرشکها کشادند

حضرت ام محمد رحمة الله تعالی

نام پدر ایشان محمد بن علی بن عبد الله است باین سمون صحبت داشته اند و در صدق و صلاح
وزهد و ورع بی نظیر بوده اند و ولادت ایشان در سال سیصد و هشتاد و چهار هجری و وفات در سال
چهار صد و شصت بود و مدت عمر هشتاد و شش سال و قبر ایشان نزدیک قبر این سمون است

حضرت کریمه مروزیه

نام پدر ایشان احمد بن محمد بن ابی حاتم است علم ظاهری و باطنی را جمع کرده بودند در حدیث
درس میگفتند وفات ایشان در سال چهار صد و شصت و سه هجری بوده

حضرت فاطمه و اعظمه رحمة الله تعالی

نام پدر ایشان حسین بن حسن بن فضالویه است در مجلس وعظ ایشان همه نصایحات شهر حاضر
میشدند و به فیض میرسیدند وفات ایشان در سال پانصد و بیست و هجری

حضرت فاطمه

نام پدر ایشان نصر بن عطار است از سادات نسا و در ریاضت و مجاهدت و زهد و تقوی
یکانه زمانه بودند و در مدت عمر از خانه خود جز سه مرتبه بیرون نیامده بودند و فاسات ایشان
در سال پانصد و هشتاد و سه هجری واقع شده نصف از نصایحات عبادت ربانیه
و مجاهدت را بر مرتبه رسانیده اند که بالاتر از آن تصور نیست چنانچه امام عبد الله با نعمی رحمه الله

و یاری خود بخاک از مثل نوح روایت میکنند کہ زنی مصریہ در نواحی مصر سی سال بر یکجا اقامت کرد کہ در سواگر از آن خان رفت و درین سی سال بیج نخورده و بیج نیاشامید و ہشام پام پافی در روض الیامین آورده اند کہ یکے ازین مخالفہ گفتہ کہ در نواحی مصر زنی دیدم والہ حیران سی سال برد و پاک استاؤہ بانہ ہستانت و تابستان نہ شب نشست و نہ در روز از آفتاب بکاران اورا پناہی نبودہ و ماہا و لعلاترا کردہ و ہر سہ آمدند ہشام امام عبداللہ یافعی گویند کہ یکے از علما نقل کرد کہ در خوارزم زنی دیدم کہ زیادہ از بیست سال بیج نخورده و بیج نیاشامیدہ و حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ جامی قدس اللہ سیرہ در نقیشتہ الانس و نفوس شتہ اند کہ حضرت شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس اللہ تعالیٰ رحمہ فرمودند کہ در مرد پیر و فاضل بود کہ او را بمیکب می گفتند نزد من آمد و گفت ای ابو سعید تبظلم آدہ ام گفتیم گوی گفت مردم دعا میکنند کہ ما را یک نفس بیا یا ز بگذار سی سال است کہ میگویم کہ ملائکہ طرک العین بمن باز گذار تا ببرم کہ من کیم یا من خود ہستم هنوز اتفاق نیفتادہ است

حضرت بی بی جمال خاتون

در بیان حالی نمائیدہ است خواہر حضرت عین خان میراند کہ ذکر ایشان در ذکر سلسلہ علیہ قادریہ مذکور شدہ بی بی جمال خاتون از کبار نسائے عارفات و قاضات اند و در ترک و تجرید راجعہ وقت طریقہ شغل از والدہ ماجدہ خود از برادر بزرگوار و از دو خواہر و کرامات بسیار از ایشان بطوری رسیدہ و میرسد چنانچہ سقیمتہ قریب ہند من گندم و در ظرفی بدست مبارک خود انداختہ بودند و ہر روز از آن گندم بیرون مے آوردند صرف وابتسکان و فقرائے نمودند و گندم بحال خود بود و تا یک سال کفایت کرد گویند روز مے ہای بخانہ ایشان آوردند و وقت ایشان خوش بود چون نظر بران ہای انداختند فوری در ظاہر او پیدا آمدند و مدہ اندلین ہای را نگاہدارید کہ بمن دار و تا حال آن ہای خشک شدہ خویشان ایشان دارند و برکات آن طاہر و ز علیا بتما یکہ نگاہ می دارند برکت عجیبی دران پیدا مے شود و گویند ہر کس بی رحمی و حاجت مے روی میدہد بخدشت ایشان رسیدہ التماس فاتحہ مے نمایند و از برکت لہجہ ایشان آن مہم بکفایت میرسد و طہامی کہ بروج بزرگان مے پزند اول بدست مبارک خود طہام را ازویک میکنند بعد از آن دیگر را امر میکنند ہر قدر مر و کہ حاضر شدہ باشند بہر سیر

حضرت غفریت ایشان از شصت سال تجاوز است و در بوستان بوطن خود اقامت رهنما
 دیگر از آنجا بجای دیگر رفته اند و بدین حضرت میان میر نیز نیامدند و تا امروز که سال
 هزار و سیصد و نود و هجری است در قید حیات اند

خاتمه الکتاب

الحمد لله والمنة که این کتاب مسمی بسفینة الاولیا ازین روح مطهر حضرت سید انبیا صلی الله علیه
 وعلی آله و اصحابه وسلم و توجیه اولیای معظم قدس الله ارواحهم در شب بخت و هفتم ماه
 رمضان المبارک سال یک هزار و چهل و هجری که سال بست و پنجم از سن این فقیر است با تمام رسد
 اگر چه عبارت این کتاب راست بر است است و در عبارت آرائی مقید نه شده و ناکه
 ساده عام فهم نوشته لیکن بعضی جا اقتدا عبارت لغات الانس قطب الاولیا قدوة الاتقیاء
 نیز آسمان عرفان خورشید نعلک ایقان حضرت مولانا نور المله والدرین عبدالرحمن جامی قدس
 سره السامی که کمال فصاحت و متانت دارد و ایشانرا استاد خود میداند کرده در بیان روزمره
 خود را نیز ترک ساخته اگر میخواست که بعضی از سخنان خوش و احوال و حواری شناسی که الحال
 در قید حیات اند و این فقیر خود را نیز از ملازمت نموده و کرامات از ایشان مشاهده کرده داخل
 این کتاب سازد لیکن چون وقت تقاضا نمیکرد و نوشت و بهین سبب سخنان مالتی و
 نکتهای دقیق اکابر سلف را که عام فهم خود نیز داخل نساخته شیخ ابوسعید خراز چون بمهر رسیدند
 ایشانرا گفتند ای سید قوم چه بر بنبر سخن نگویی فرمودند این مردم از حق عنایت غائب اند و کرم
 باغایمان غیبت است و پناهی گفته اند اولی بمرت اولی همچنین سخنان ولی را هم جز ولی نفهم پس
 بغیر ایشان نباید گفت امید که سفینه سکنه از برکت اسامی این بزرگان متبول تمام یا بد
 و جوایز کان را بهره تمام از آن حاصل آید اگر بمقتضای بشریت سهوی و خطای شده باشد
 ارباب انش از انذیل اصلاح بوشند الحمد لله حمدا کثیرا و اما ابدا

خاتمه الطبع

الحمد لله والمنة که کتاب فیض انساب مسمی بسفینة الاولیا در مطبع نشی نول کشور واقع کانپور بر سر پستی
 علیاناب علی القاب نشی پراگ نراین مساجد بجا بیا لک مطبع و ام اقبال ماه نو بهر سنه ۱۲۹۰ هجری دوم طبع

نسخه از مکتوب کمال فیض بجا بیا لک مطبع و ام اقبال ماه نو بهر سنه ۱۲۹۰ هجری دوم طبع

